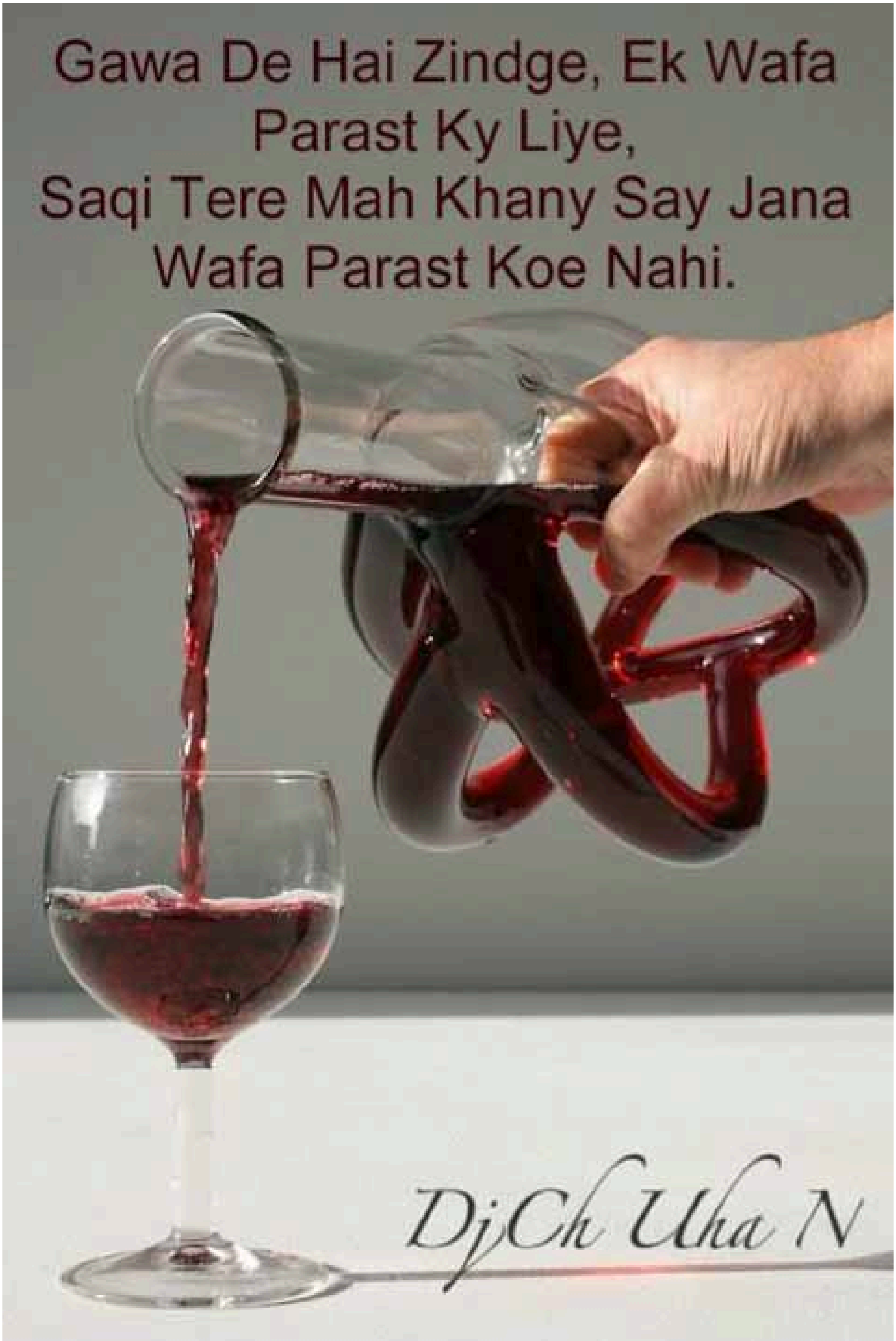
Gawa De Hai Zindge, Ek Wafa
Parast Ky Liye,
Saqi Tere Mah Khany Say Jana
Wafa Parast Koe Nahi.
DjCh Uha N

www.iqbalkalmati.blogspot.com

محبت ہو گئی تم سے

ہمارے دیدۂ تر کو محبت ہو گئی تم سے
کسی گہرے سمندر کو محبت ہو گئی تم سے
بھلے وہ چاندنی شب ہو یا فصلِ گل کی رنگینی
مرے ہر اک منظر کو محبت ہو گئی تم سے
خدا جانے کہ اب اس شغل کا انجام کیا ہو گا؟
دلِ ناشاد و مضطر کو محبت ہو گئی تم سے
کسی لمحے اگر تم کو محبت ہو گئی مجھ سے
سمجھ لینا مقدر کو محبت ہو گئی تم سے

جو صرف اور صرف اپنی ذات سے ہی پیار کرتا تھا
سنو! اک ایسے پتھر کو محبت ہو گئی تم سے
نہیں جاتی، تمہارے قرب کی خوشبو نہیں جاتی
مرے اجڑے ہوئے گھر کو محبت ہو گئی تم سے
مری آنکھوں کی جانب دیکھ کر تم جان سکتی ہو!
کہ اک گہرے سمندر کو محبت ہو گئی تم سے
کسی صورت بھی اب یہ اشک تھم سکتے نہیں واثق
مری آنکھوں کے ساگر کو محبت ہو گئی تم سے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بے سبب تو نہ تھیں تری یادیں

بے سبب تو نہ تھیں تری یادیں
تیری یادوں سے کیا نہیں سیکھا
ضبط کا حوصلہ بڑھا لینا
آنسوؤں کو کہیں چھپا لینا
کانپتی ڈولتی صداؤں کو
چپ کی چادر سے ڈھانپ کر رکھنا
بے سبب بھی کبھی کبھی ہنسنا
جب بھی ہو بات کوئی تلخی کی
موضوع گفتگو بدل دینا
بے سبب تو نہیں تری یادیں
تیری یادوں سے کیا نہیں سیکھا

http://wasishahpoetry.wordpress.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

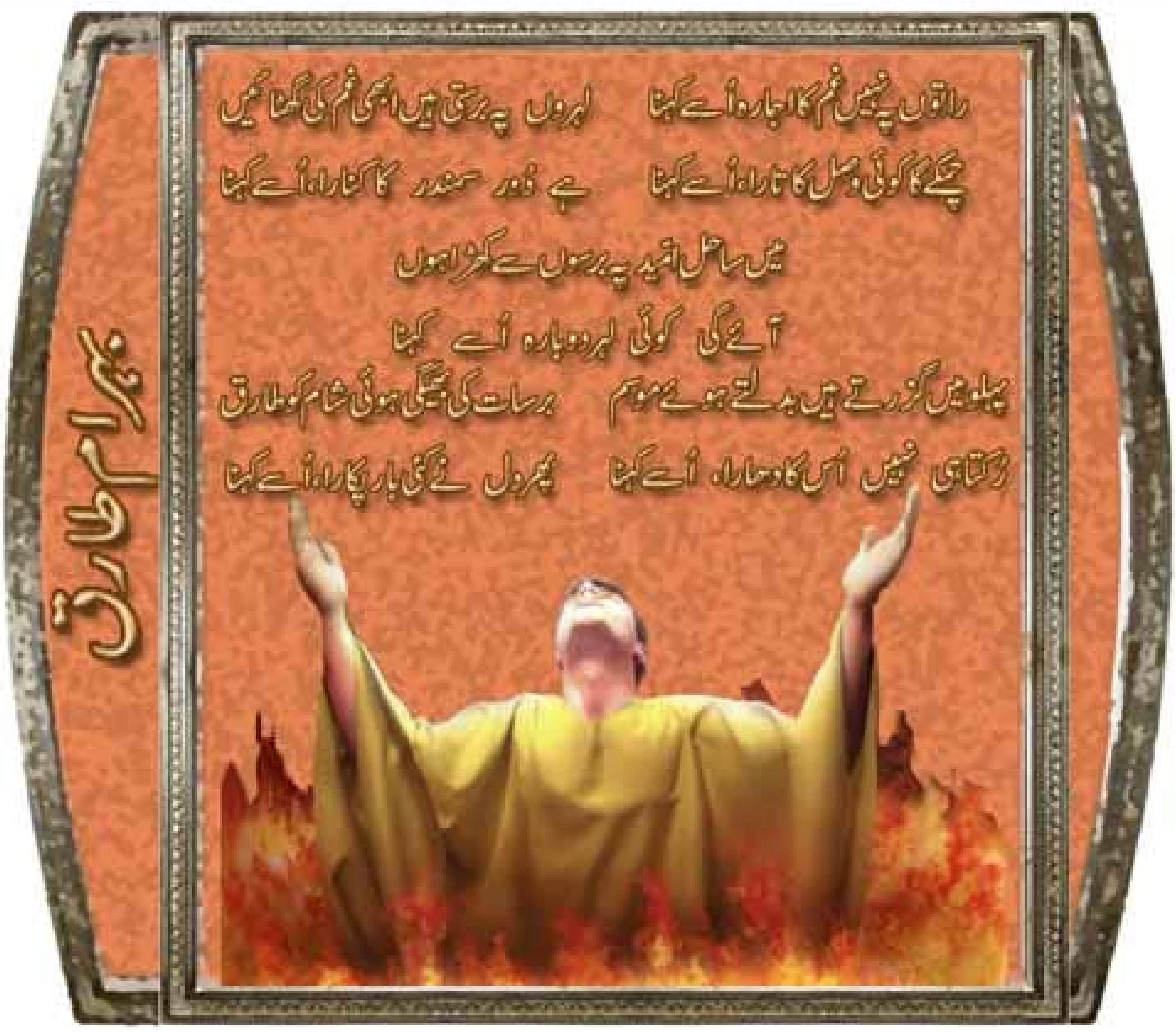

www.iqbalkalmati.blogspot.com

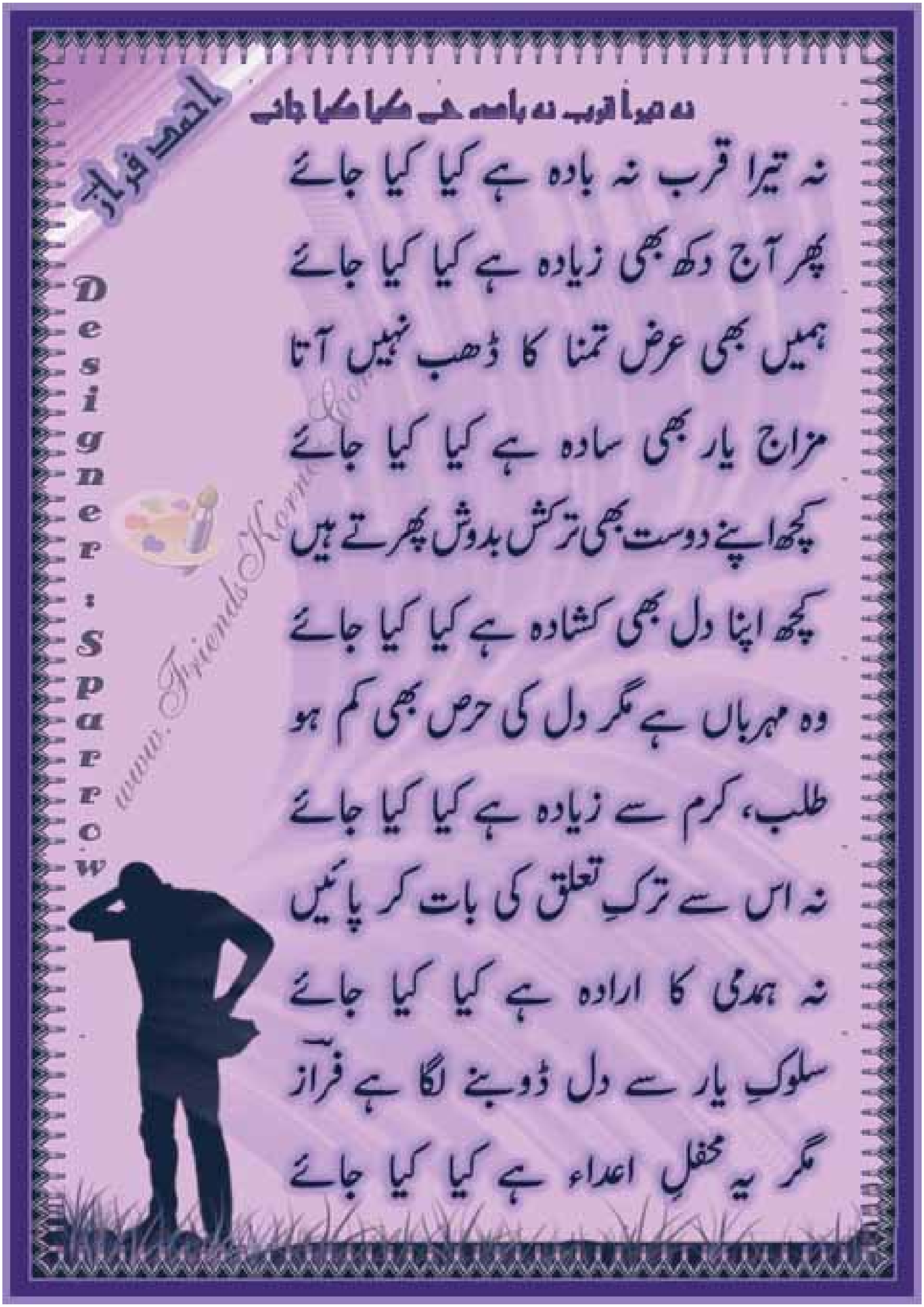
احمد فراز
نہ تیرا قرب نہ بادہ ہے کیا کیا جائے
نہ تیرا قرب نہ بادہ ہے کیا کیا جائے
پھر آج دکھ بھی زیادہ ہے کیا کیا جائے
ہمیں بھی عرض تمنا کا ڈھب نہیں آتا
مزاج یار بھی سادہ ہے کیا کیا جائے
کچھ اپنے دوست بھی ترکش بدوش پھرتے ہیں
کچھ اپنا دل بھی کشادہ ہے کیا کیا جائے
وہ مہرباں ہے مگر دل کی حرص بھی کم ہو
طلب، کرم سے زیادہ ہے کیا کیا جائے
نہ اس سے ترکِ تعلق کی بات کر پائیں
نہ ہمدمی کا ارادہ ہے کیا کیا جائے
سلوکِ یار سے دل ڈوبنے لگا ہے فرازؔ
مگر یہ محفلِ اعداء ہے کیا کیا جائے
Designer : Sparrow

www.iqbalkalmati.blogspot.com

وہ جو آ جاتے تھے آنکھوں میں ستارے لے کر

وہ جو آ جاتے تھے آنکھوں میں ستارے لے کر
جانے کس دیس گئے خواب ہمارے لے کر

چھاؤں میں بیٹھنے والے ہی تو سب سے پہلے
پیڑ گرتا ہے تو آ جاتے ہیں آرے لیکر

وہ جو آسودہ ساحل ہیں انہیں کیا معلوم
اب کے موج آئی تو پلٹے گی کنارے لے کر

ایسا لگتا ہے یہ ہر موسم ہجراں میں بہار
ہونٹ رکھ دیتی ہے شاخوں پہ تمہارے لے کر

شہر والوں کو کہاں یاد ہے وہ خواب فروش
پھرتا رہتا تھا جو گلیوں میں غبارے لے کر

جس جگہ جائیں بنا لیتے ہیں ہم اپنی جگہ
اب جو زندہ ہیں تو کچھ سانس ادھارے لے کر

احمد فراز

http://Ahmedfarazpoetry.wordpress.com

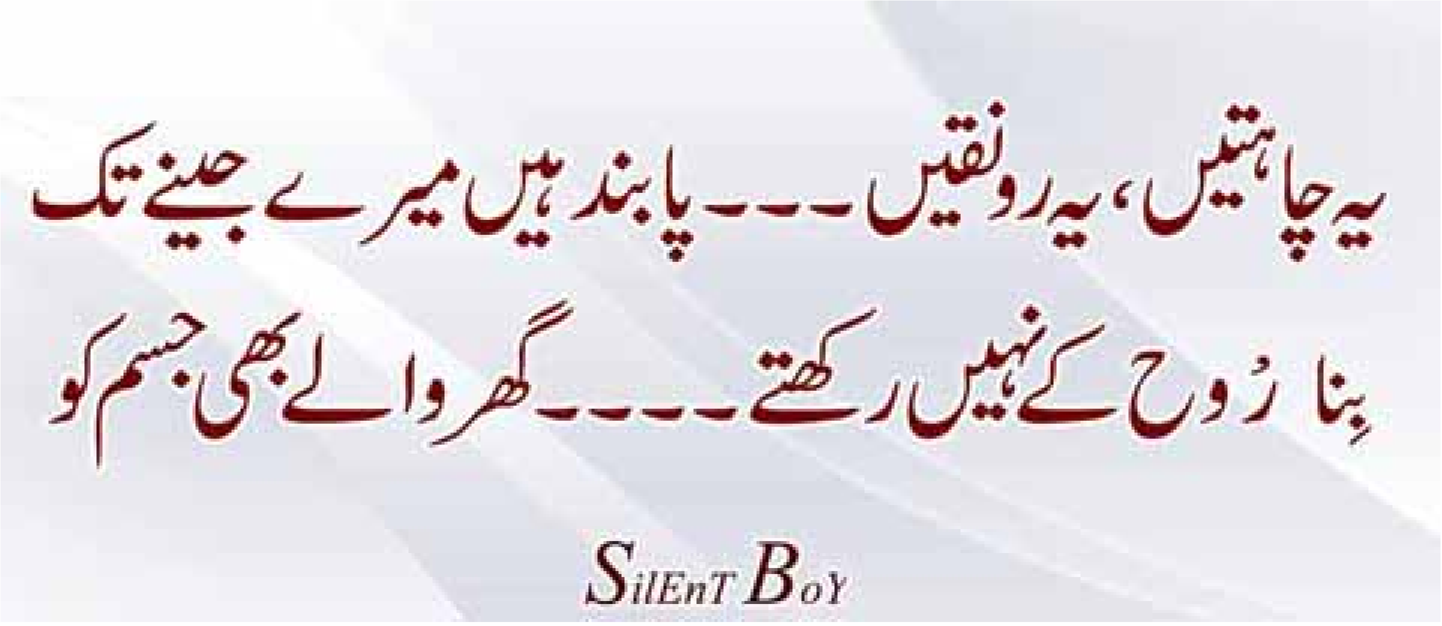
یہ چاہتیں، یہ رونقیں ۔۔۔ پابند ہیں میرے جینے تک
بِنا رُوح کے نہیں رکھتے ۔۔۔ گھر والے بھی جسم کو
SilEnT BoY

Woh Har Baar Mujhey Tanha Kuin Chor Jata Hai
Main Mazboot Hooo, Lekin Pathar Toh Nahe
UnBreAk My HeArT

MERI ADHORI MOHABAT
MAin Yeh Nahe Mangta
Mera Kal Dy Do
Jo Saath Akhri Guzra
Woh Ek Pal Dy Do
UnBreAk My HeArT

تعاقب

مجھے سے پہلے کے دن
اب بہت یاد آنے لگے ہیں
خواب و تعبیر کے گم شدہ سلسلے
بار بار اب ستانے لگے ہیں تمہیں
دکھ جو پہنچے تھے تم سے کسی کو کبھی
دیر تک اب جگانے لگے ہیں تمہیں
اب بہت یاد آنے لگے ہیں تمہیں
اپنے وہ عہد و پیماں جو مجھ سے نہ تھے
کیا تمہیں مجھے سے اب کچھ بھی کہنا نہیں؟

جان ایلیا

UrduMaza.com
HTTP://WWW.URDUMAZA.COM
An UrduMaza.com Presentation 2007
(All Rights Reserved)

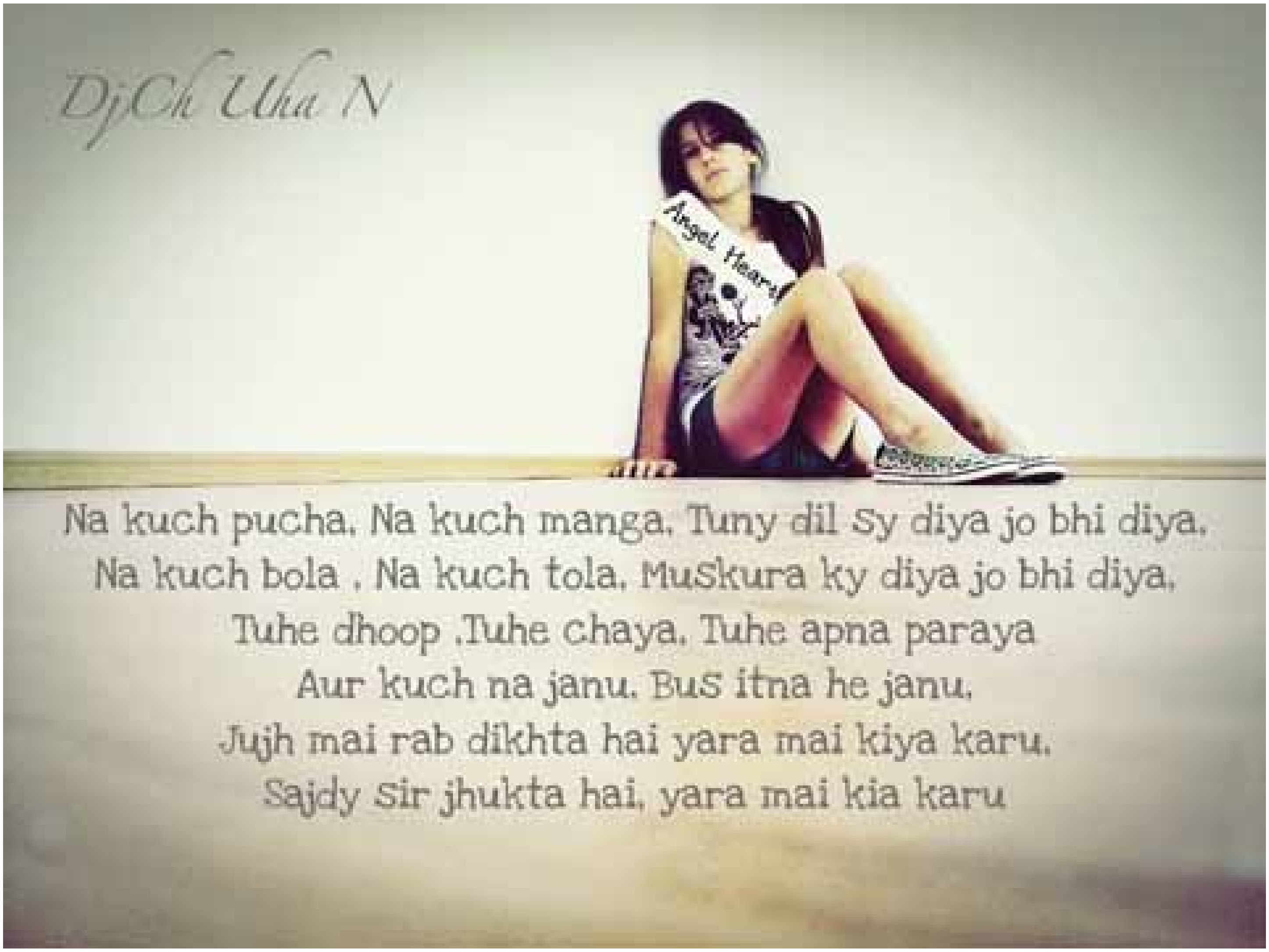
DjCh Uha N
Angel Heart
Na kuch pucha, Na kuch manga, Tuny dil Sy diya jo bhi diya,
Na kuch bola , Na kuch tola, MuSkura ky diya jo bhi diya,
Tuhe dhoop ,Tuhe chaya, Tuhe apna paraya
Aur kuch na janu, BuS itna he janu,
Jujh mai rab dikhta hai yara mai kiya karu,
Sajdy Sir jhukta hai, yara mai kia karu

آج اُس نے درد بھی اپنے علیحدہ کر لئے
آج وہ رویا تو میرے ساتھ وہ رویا نہ تھا
یہ سبھی ویران اُس کے جدا ہونے سے تھیں
آنکھ دھندلائی ہوئی تھی شہر دھندلایا نہ تھا
SILENT_EYEZ?ROCKETMAIL.COM
0313-7918285
BROTHER
ZAHEER

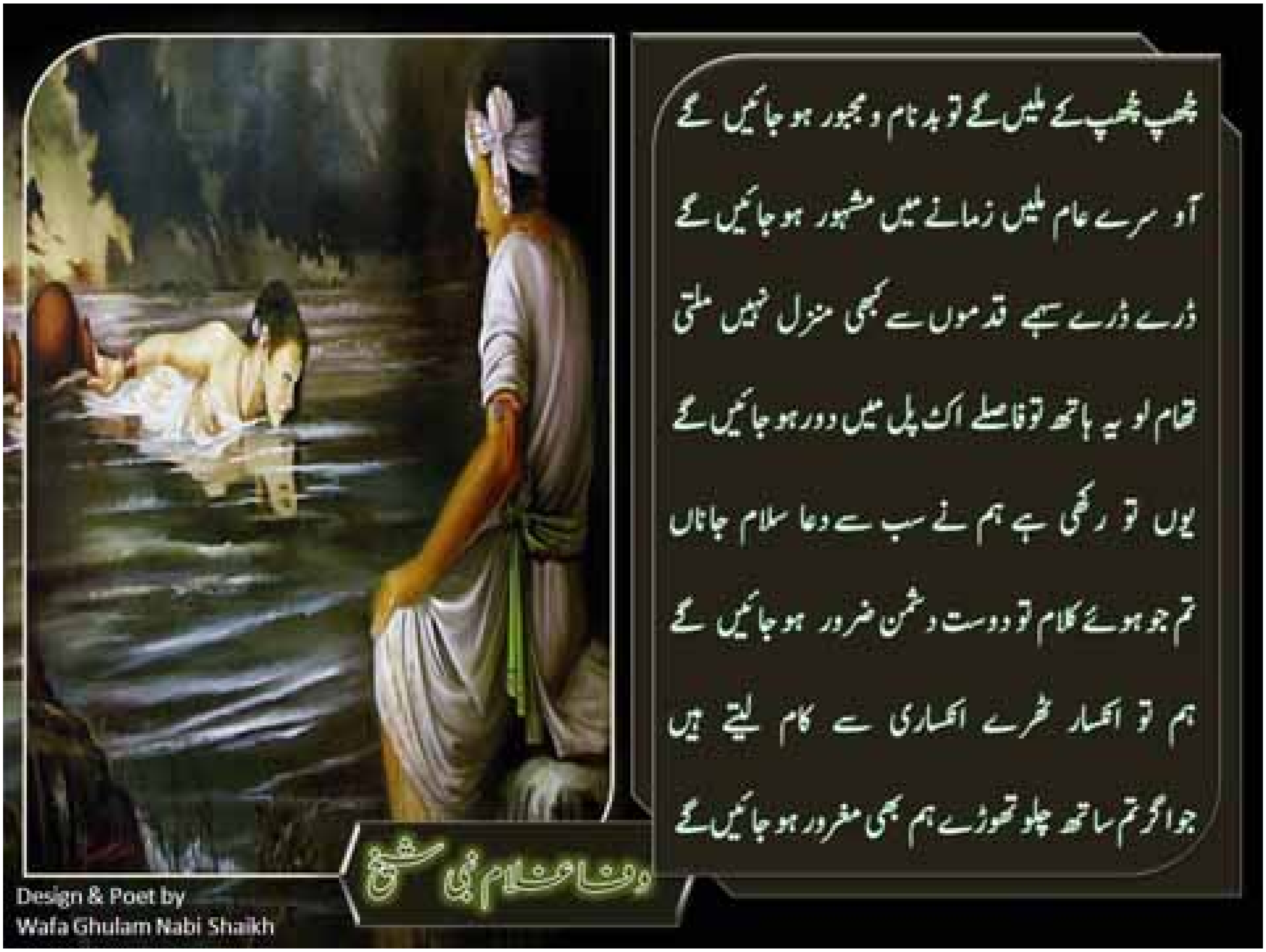
چھپ چھپ کے ملیں گے تو بدنام و مجبور ہو جائیں گے
آو سرے عام ملیں زمانے میں مشہور ہو جائیں گے
ڈرے ڈرے سہمے قدموں سے کبھی منزل نہیں ملتی
تھام لو یہ ہاتھ تو فاصلے اک پل میں دور ہو جائیں گے
یوں تو رکھی ہے ہم نے سب سے دعا سلام جاناں
تم جو ہوئے کلام تو دوست دشمن ضرور ہو جائیں گے
ہم تو انکسار ٹھرے انکساری سے کام لیتے ہیں
جو اگر تم ساتھ چلو تھوڑے ہم بھی مغرور ہو جائیں گے
وفا غلام نبی شیخ
Design & Poet by
Wafa Ghulam Nabi Shaikh

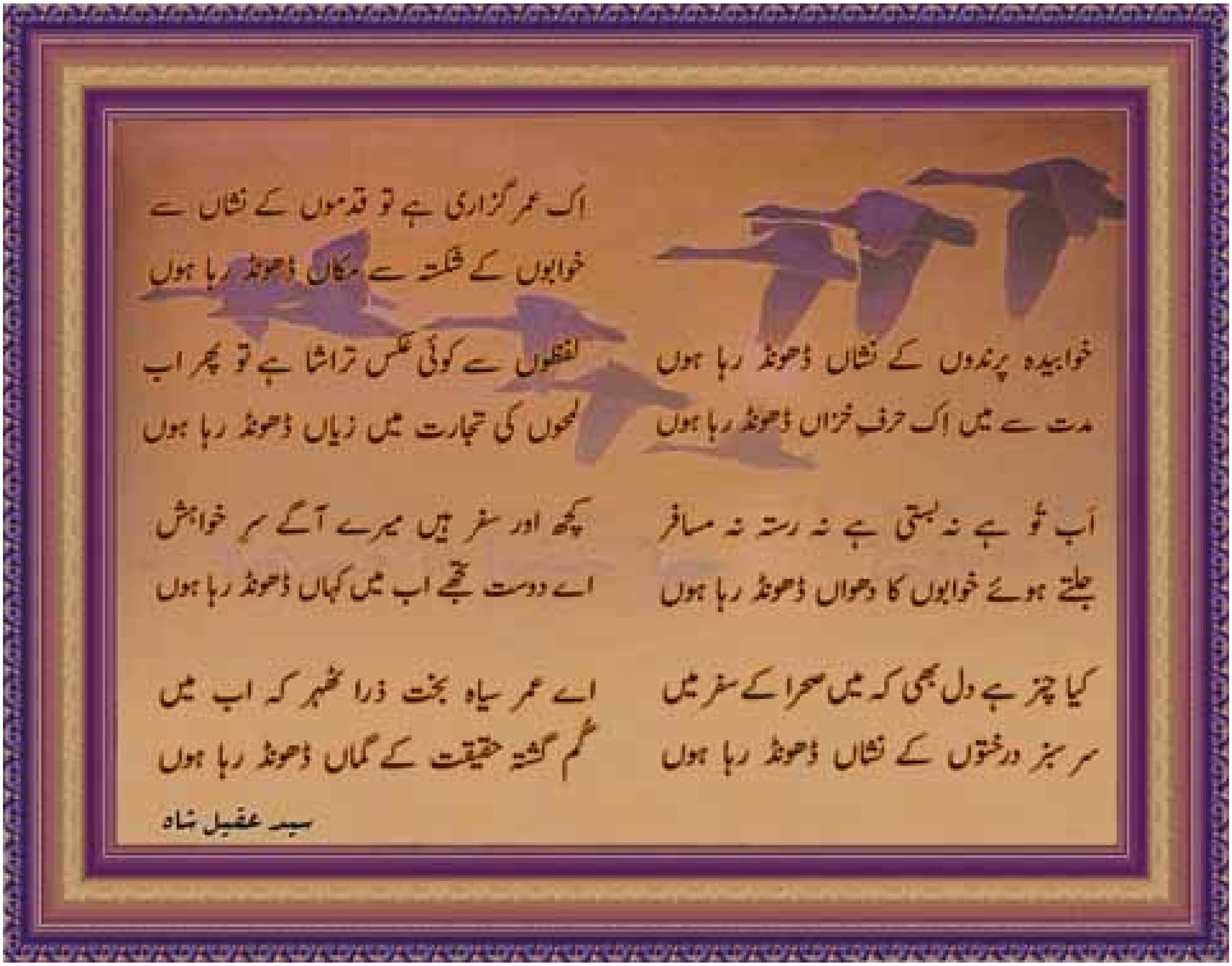
خوابیدہ پرندوں کے نشاں ڈھونڈ رہا ہوں
مدت سے میں اک حرف خزاں ڈھونڈ رہا ہوں
اب تو ہے نہ بستی ہے نہ رستہ نہ مسافر
جلتے ہوئے خوابوں کا دھواں ڈھونڈ رہا ہوں
کیا چیز ہے دل بھی کہ میں صحرا کے سفر میں
سرسبز درختوں کے نشاں ڈھونڈ رہا ہوں
اک عمر گزاری ہے تو قدموں کے نشاں سے
خوابوں کے شکستہ سے مکاں ڈھونڈ رہا ہوں
لفظوں سے کوئی عکس تراشا ہے تو پھر اب
لمحوں کی تجارت میں زیاں ڈھونڈ رہا ہوں
کچھ اور سفر ہیں میرے آگے مری خواہش
اے دوست تجھے اب میں کہاں ڈھونڈ رہا ہوں
اے عمر سیاہ بخت ذرا ٹھہر کہ اب میں
گم گشتہ حقیقت کے گماں ڈھونڈ رہا ہوں
سید عقیل شاہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

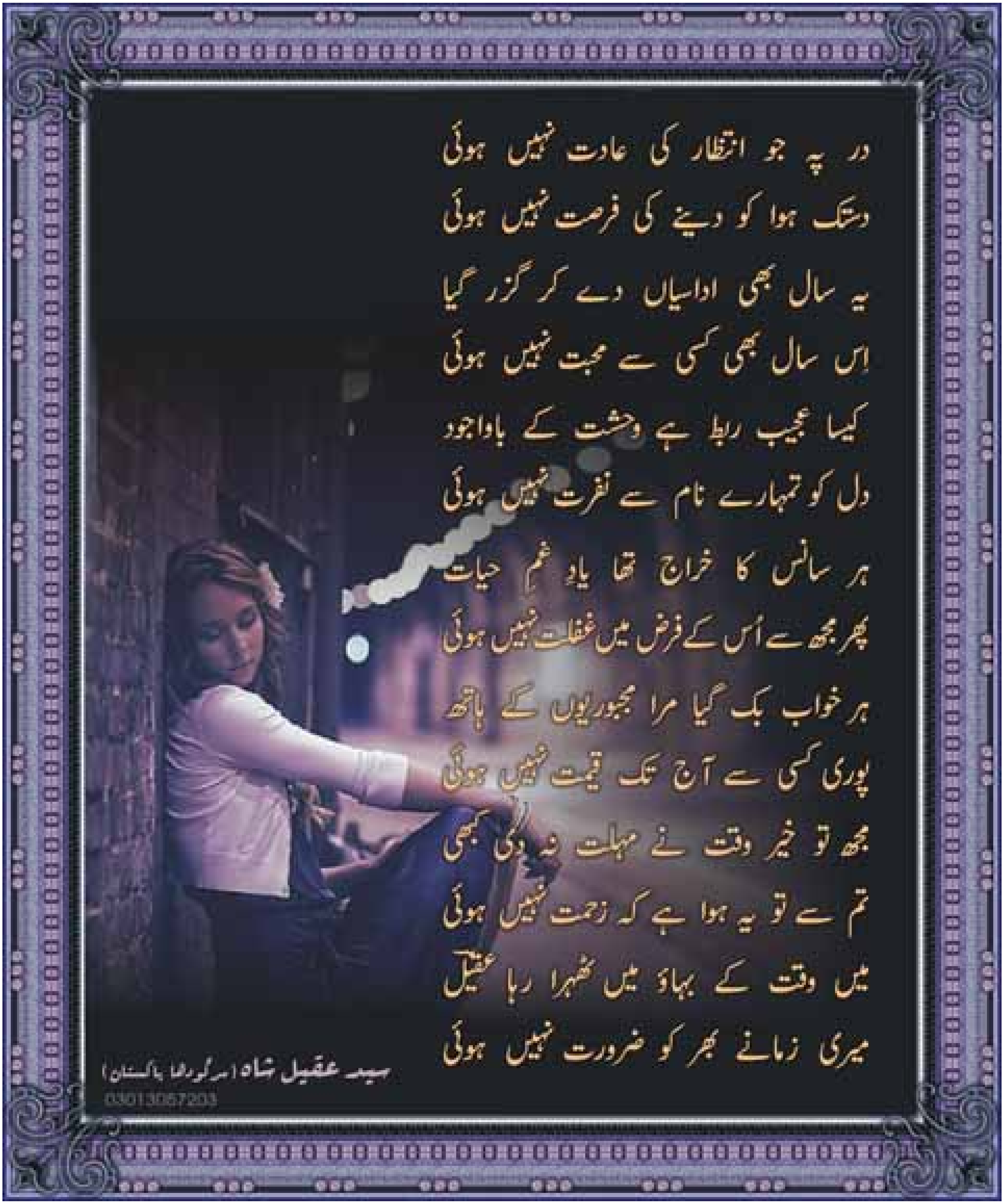

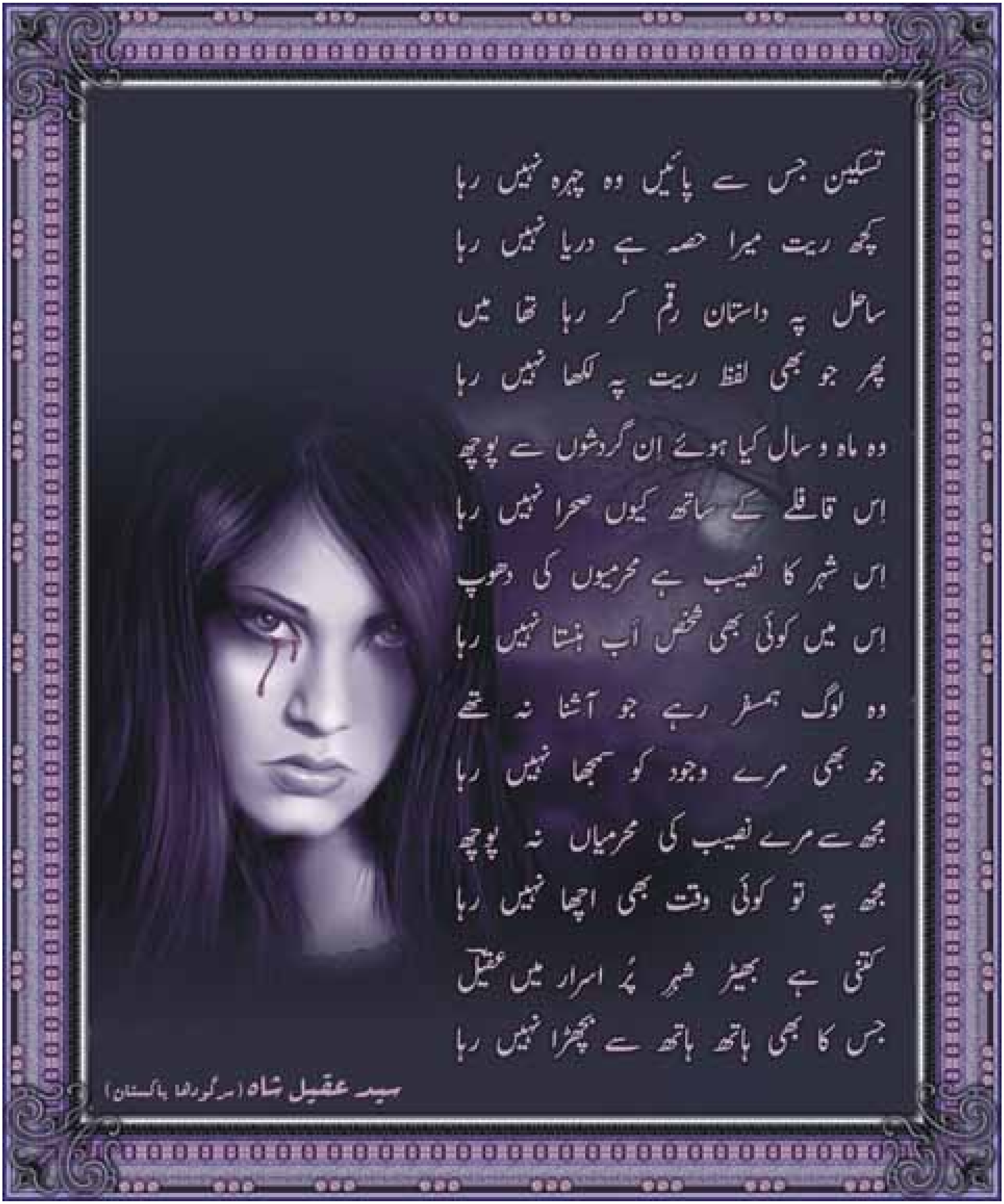
تسکین جس سے پائیں وہ چہرہ نہیں رہا
کچھ ریت میرا حصہ ہے دریا نہیں رہا
ساحل پہ داستان رقم کر رہا تھا میں
پھر جو بھی لفظ ریت پہ لکھا نہیں رہا
وہ ماہ و سال کیا ہوئے ان گردشوں سے پوچھ
اس قافلے کے ساتھ کیوں صحرا نہیں رہا
اس شہر کا نصیب ہے محرمیوں کی دھوپ
اس میں کوئی بھی شخص اب ہنستا نہیں رہا
وہ لوگ ہمسفر رہے جو آشنا نہ تھے
جو بھی مرے وجود کو سمجھا نہیں رہا
مجھ سے مرے نصیب کی محرمیاں نہ پوچھ
مجھ پہ تو کوئی وقت بھی اچھا نہیں رہا
کتنی ہے بھیڑ شہرِ پُر اسرار میں عقیل
جس کا بھی ہاتھ ہاتھ سے بچھڑا نہیں رہا
سید عقیل شاہ (سرگودھا پاکستان)

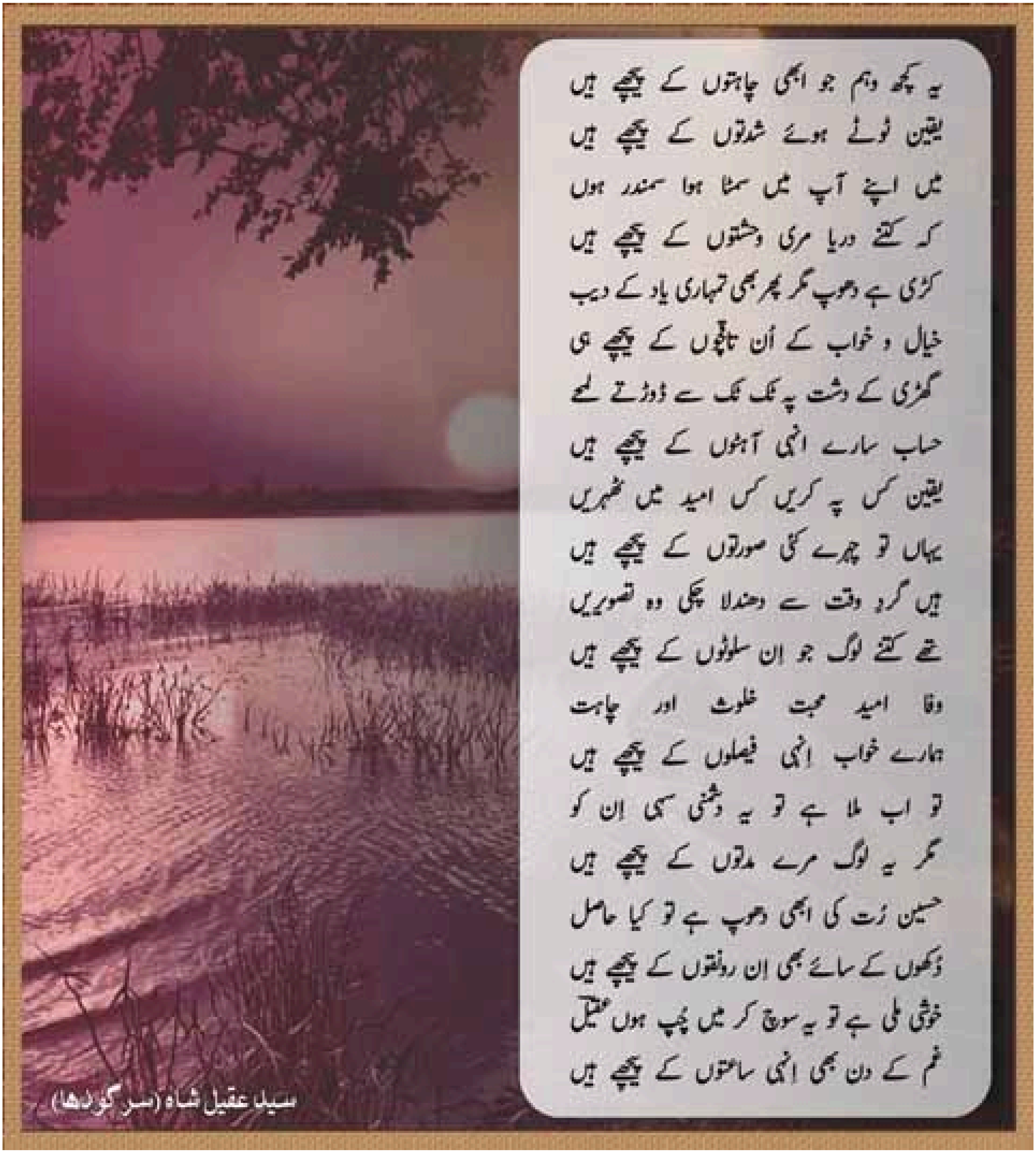
یہ کچھ وہم جو ابھی چاہتوں کے پیچھے ہیں
یقین ٹوٹے ہوئے شدتوں کے پیچھے ہیں
میں اپنے آپ میں سمٹا ہوا سمندر ہوں
کہ کتنے دریا مری وحشتوں کے پیچھے ہیں
کڑی ہے دھوپ مگر پھر بھی تمہاری یاد کے دیپ
خیال و خواب کے اُن تاثوں کے پیچھے ہی
گھڑی کے دشت پہ ٹک ٹک سے ڈوڑتے لمحے
حساب سارے انہی آہٹوں کے پیچھے ہیں
یقین کس پہ کریں کس امید میں ٹھہریں
یہاں تو چہرے کئی صورتوں کے پیچھے ہیں
ہیں گردِ وقت سے دھندلا چکی وہ تصویریں
تھے کتنے لوگ جو ان سلوٹوں کے پیچھے ہیں
وفا امید محبت خلوص اور چاہت
ہمارے خواب انہی فیصلوں کے پیچھے ہیں
تو اب ملا ہے تو یہ دشمنی سہی ان کو
مگر یہ لوگ مرے مدتوں کے پیچھے ہیں
حسین رُت کی ابھی دھوپ ہے تو کیا حاصل
دکھوں کے سائے بھی ان رونقوں کے پیچھے ہیں
خوشی ملی ہے تو یہ سوچ کر میں چپ ہوں عقیل
غم کے دن بھی انہی ساعتوں کے پیچھے ہیں
سید عقیل شاہ (سرگودھا)

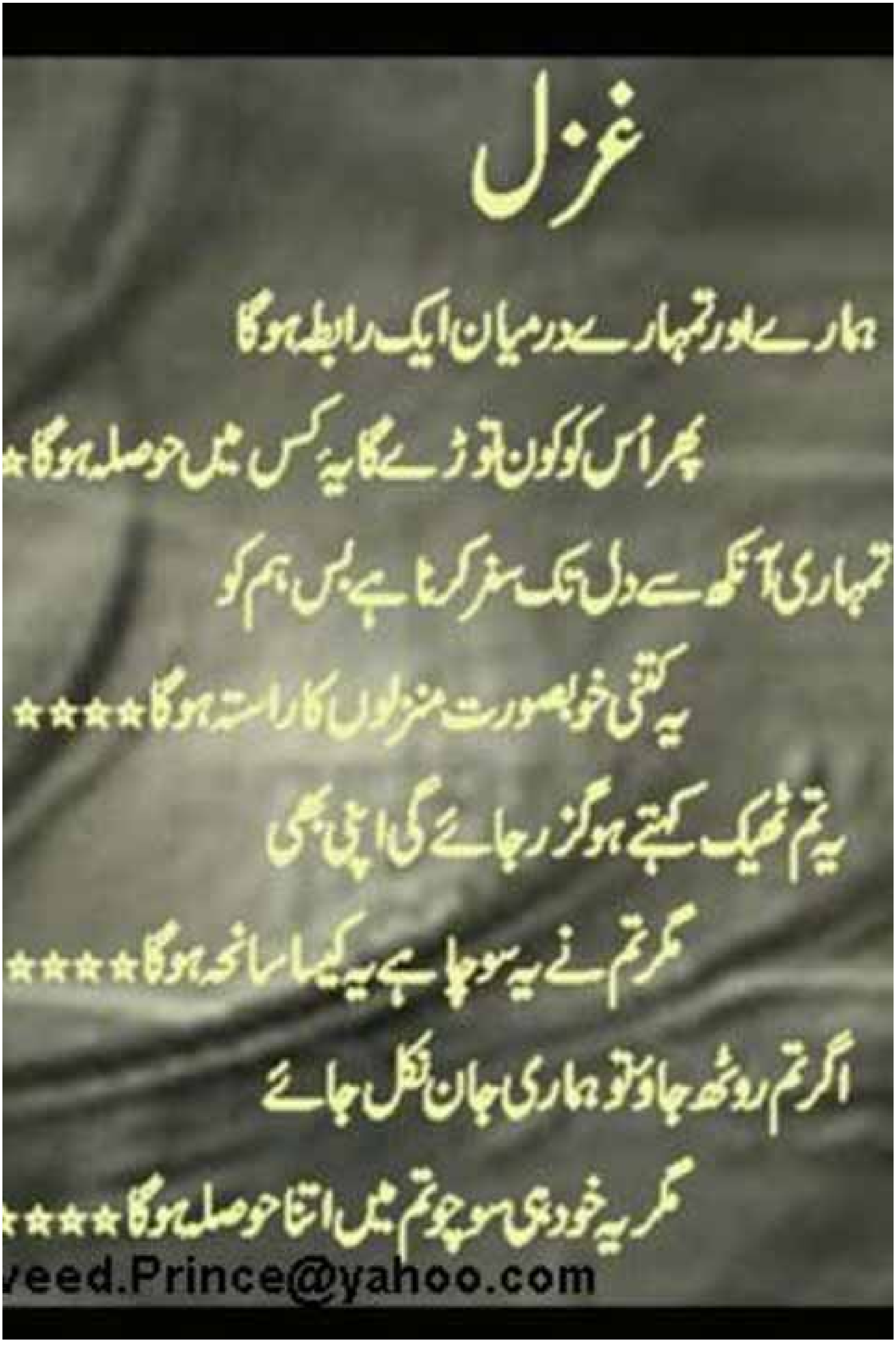
غزل
ہمارے اور تمہارے درمیان ایک رابطہ ہو گا
پھر اس کو کون توڑے گا یہ کس میں حوصلہ ہو گا
تمہاری آنکھ سے دل تک سفر کرنا ہے بس ہم کو
یہ کتنی خوبصورت منزلوں کا راستہ ہو گا
یہ تم ٹھیک کہتے ہو گزر جائے گی اپنی بھی
مگر تم نے یہ سوچا ہے یہ کیسا سانحہ ہو گا
اگر تم روٹھ جاؤ تو ہماری جان نکل جائے
مگر یہ خود ہی سوچو تم میں اتنا حوصلہ ہو گا
veed.Prince@yahoo.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تو نے دیکھا ہے جو بہاروں کو
لگ نہ جائے نظر نظاروں کو

دیکھو بے حال ہیں یہ پہلے ہی
نہ ستا اور غم کے ماروں کو

چاند جلنے لگا ہے اب تجھ سے
درد ہونے لگا ستاروں کو

چین کو لٹ کر قرار ملتا ہے
کیا کہیں ایسے بے قراروں کو

مجھ سے تیرا ہی ذکر کرتے ہیں
کوئی سمجھائے میرے یاروں کو

آج اک دھن نئی بنائیں گے
آج چھیڑیں گے دل کے تاروں کو

چین ملنے لگا تڑپ کے مجھے
پھول چبھنے لگے ہیں خاروں کو

اک تبسم ذرا سا بھی احمد
اک سہارا ہے بے سہاروں کو

احمد حسان 12/3/2011

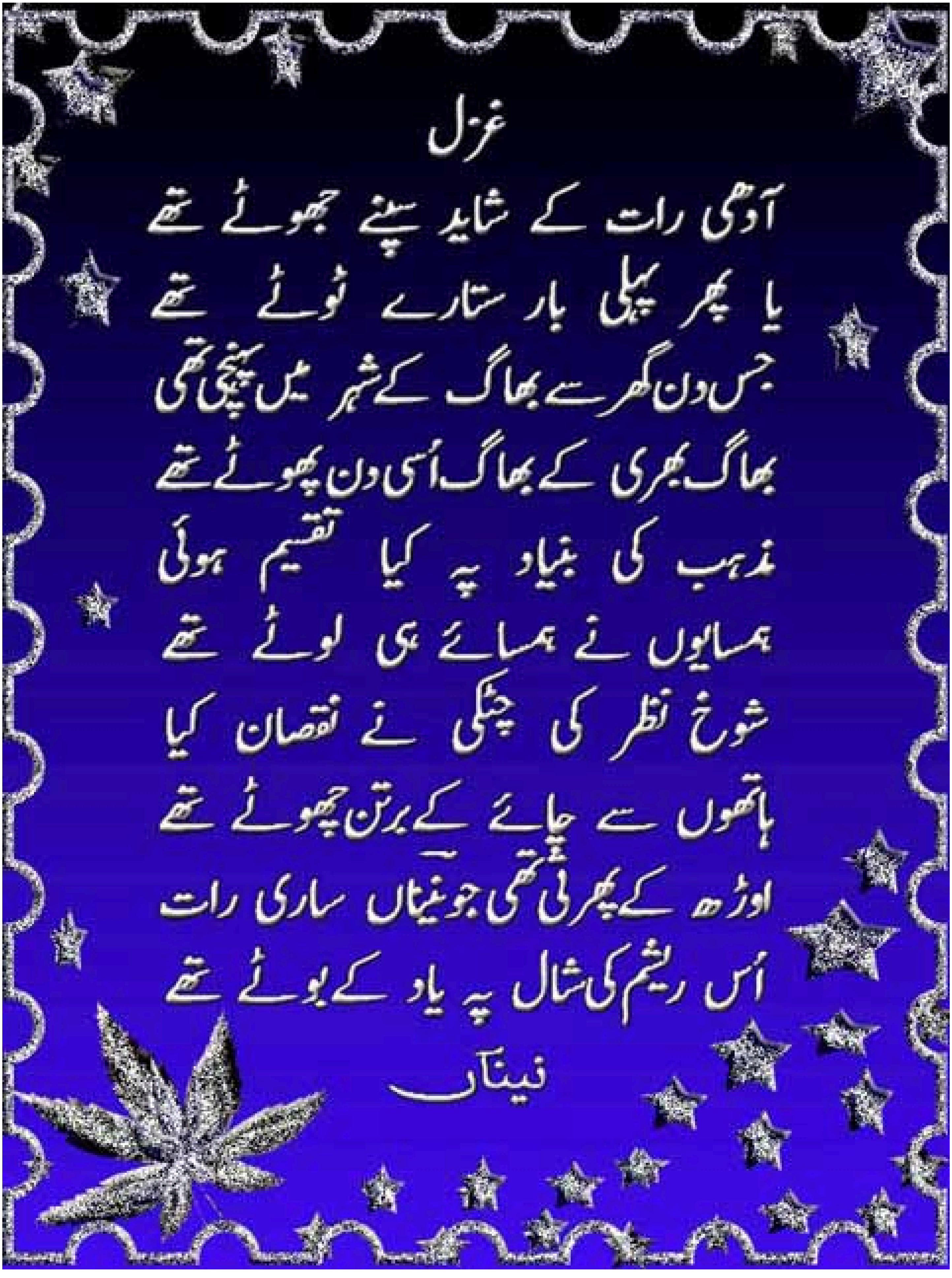
غزل
آدھی رات کے شاید سپنے جھوٹے تھے
یا پھر پہلی بار ستارے ٹوٹے تھے
جس دن گھر سے بھاگ کے شہر میں پہنچی تھی
بھاگ بھری کے بھاگ اسی دن پھوٹے تھے
مذہب کی بنیاد پہ کیا تقسیم ہوئی
ہمسایوں نے ہمسائے ہی لوٹے تھے
شوخ نظر کی چٹکی نے نقصان کیا
ہاتھوں سے چائے کے برتن چھوٹے تھے
اوڑھ کے پھرتی تھی جو نیناں ساری رات
اس ریشم کی شال پہ یاد کے بوٹے تھے
نیناں

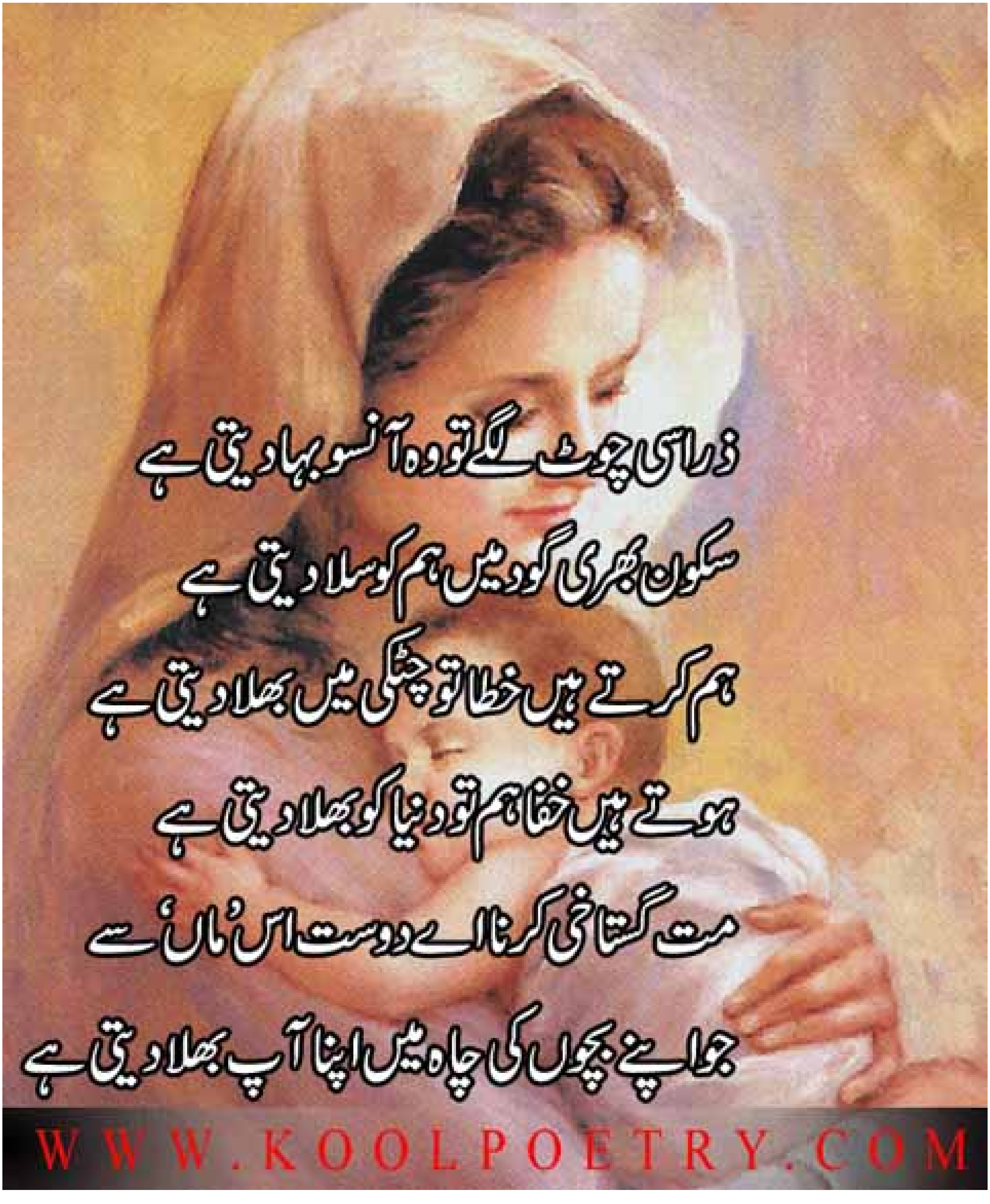
ذرا سی چوٹ لگے تو وہ آنسو بہا دیتی ہے
سکون بھری گود میں ہم کو سلا دیتی ہے
ہم کرتے ہیں خطا تو چٹکی میں بھلا دیتی ہے
ہوتے ہیں خفا ہم تو دنیا کو بھلا دیتی ہے
مت گستاخی کرنا اے دوست اس 'ماں' سے
جو اپنے بچوں کی چاہ میں اپنا آپ بھلا دیتی ہے
WWW.KOOLPOETRY.COM

www.iqbalkalmati.blogspot.com

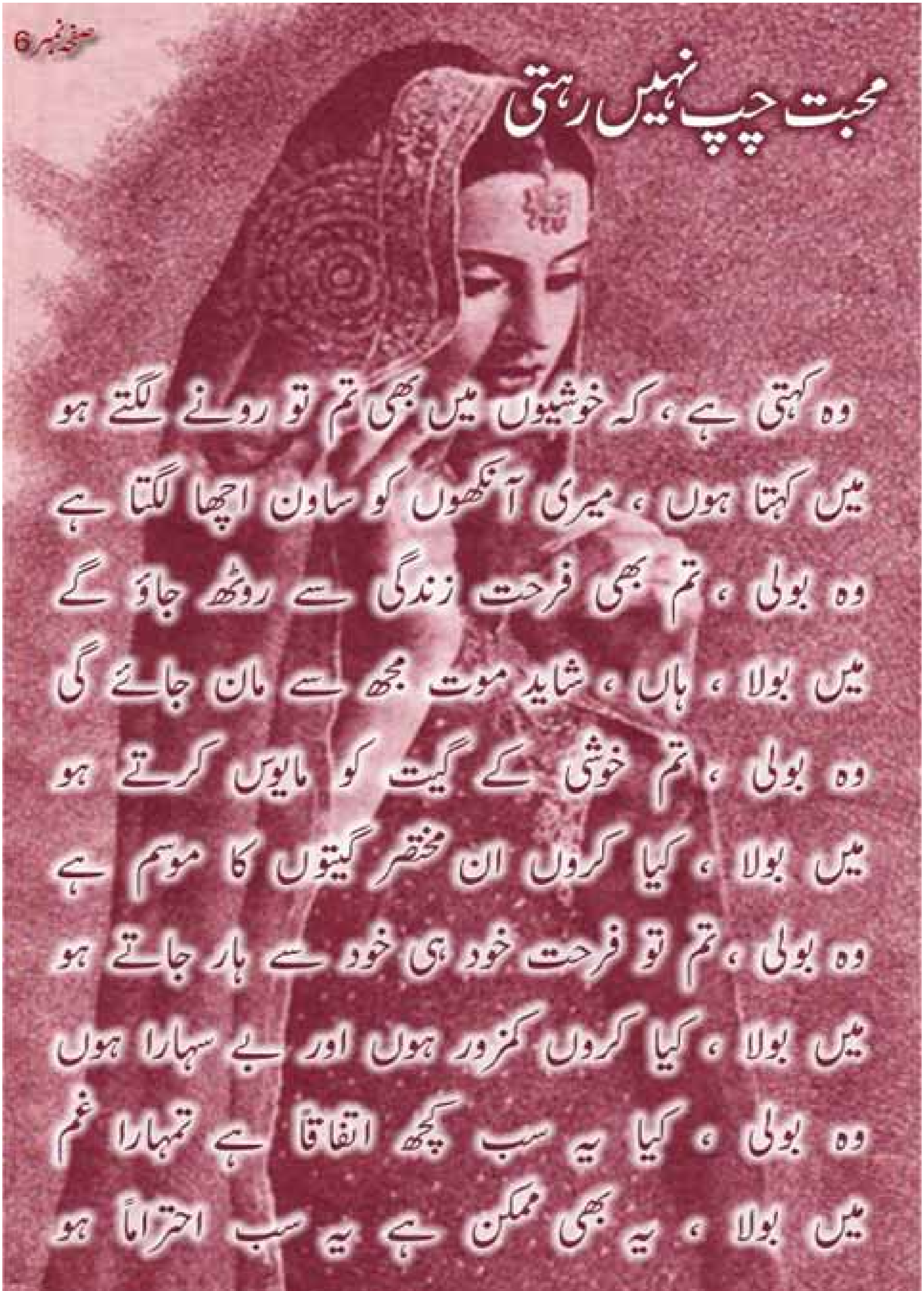

غزل

کبھی نظر تو آ، تسکینِ اضطراب تو دے
مری کھلی ہوئی آنکھوں کو کوئی خواب تو دے

جواز ڈھونڈ نہ برسوں کی رنجشوں کا مگر
قریب آ کے تماشائے اجتناب تو دے

کبھی تو سنگِ صدا توڑ دے سکوتِ وفا
کبھی وہ خواب میں آ کر دمِ سراب تو دے

میں زخمِ تشنہ لبی سے لپٹ کے رو لوں گی
نہ دے سکونِ وفا، قہرِ اضطراب تو دے

نہ چھین ہم سے ہی یک گونہ لذتِ تدبیر
نسیمِ مسندِ گل، عرصۂ حباب تو دے

بچھڑ کے ملنے میں لذت سہی مگر ناہید
کبھی تو وصلِ مسلسل کا ہی عذاب تو دے

کشور ناہید

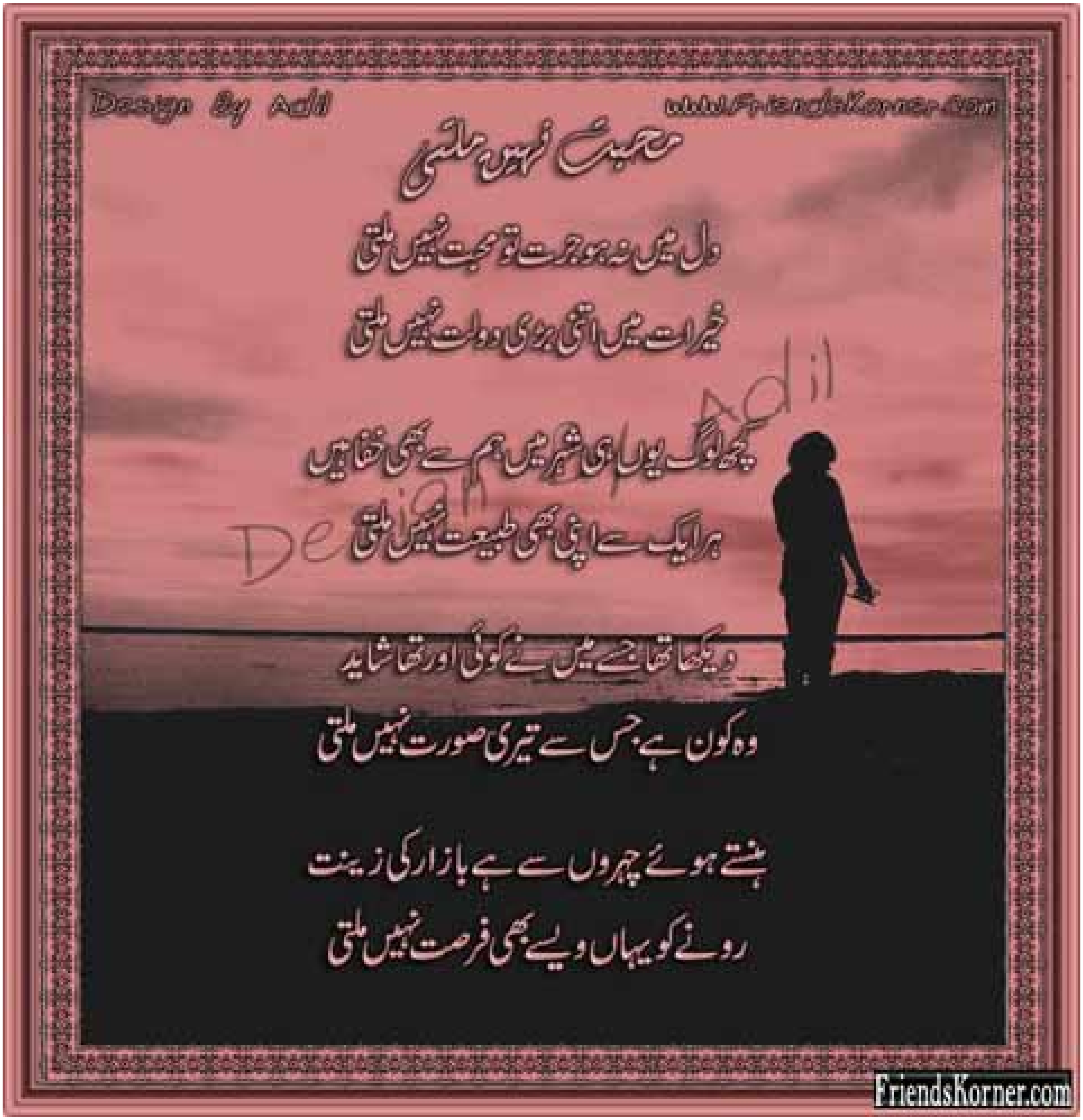
Design By Adil
www.FriendsKorner.com
محبت نہیں ملتی
دل میں نہ ہو جرأت تو محبت نہیں ملتی
خیرات میں اتنی بڑی دولت نہیں ملتی
کچھ لوگ یوں ہی شہر میں ہم سے بھی خفا ہیں
ہر ایک سے اپنی بھی طبیعت نہیں ملتی
دیکھا تھا جسے میں نے کوئی اور تھا شاید
وہ کون ہے جس سے تیری صورت نہیں ملتی
ہنستے ہوئے چہروں سے ہے بازار کی زینت
رونے کو یہاں ویسے بھی فرصت نہیں ملتی
FriendsKorner.com

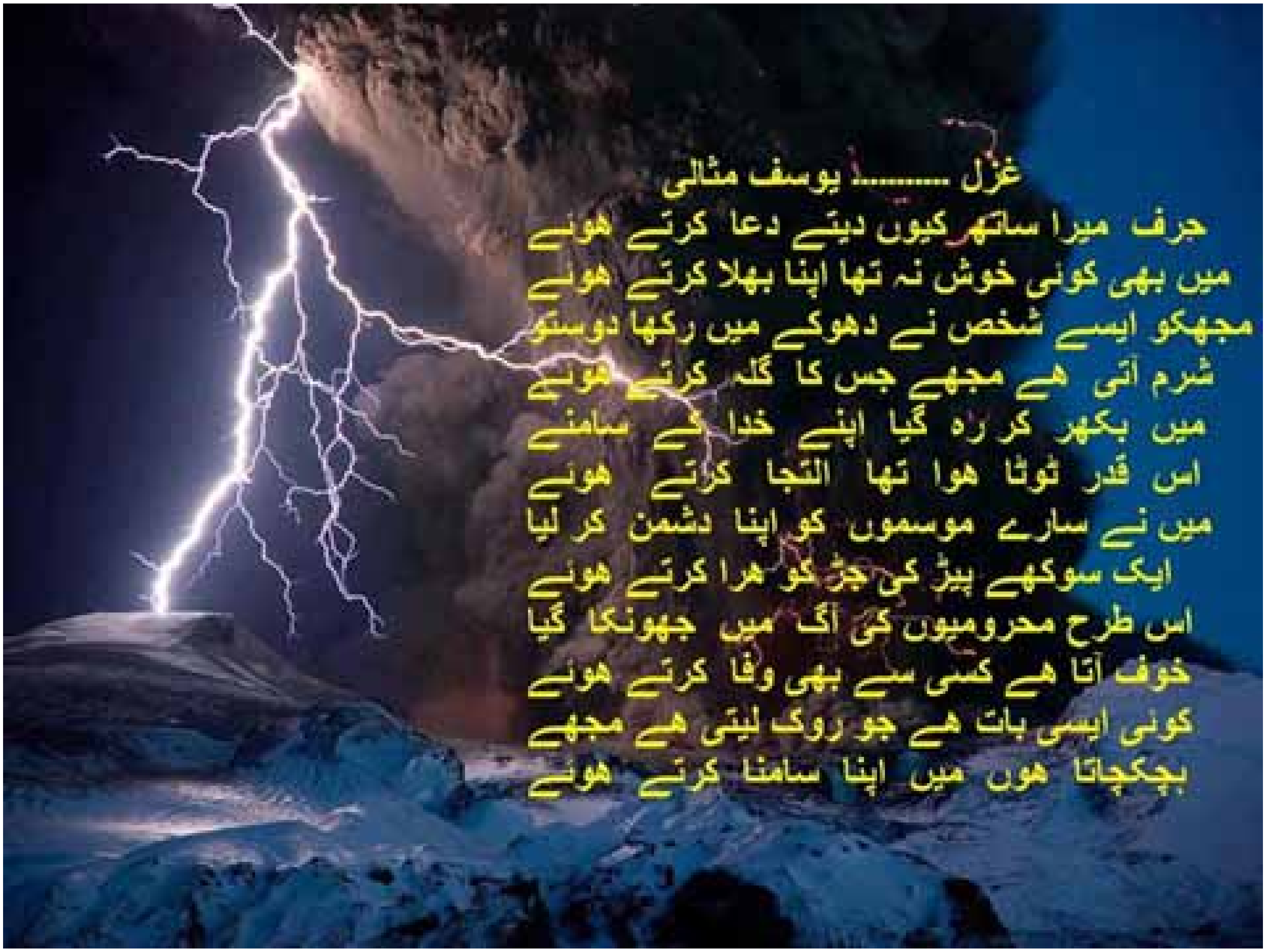
غزل .... یوسف مثالی
جرف میرا ساتھ کیوں دیتے دعا کرتے ہوئے
میں بھی کوئی خوش نہ تھا اپنا بھلا کرتے ہوئے
مجھکو ایسے شخص نے دھوکے میں رکھا دوستو
شرم آتی ھے مجھے جس کا گلہ کرتے ہوئے
میں بکھر کر رہ گیا اپنے خدا کے سامنے
اس قدر ٹوٹا ھوا تھا التجا کرتے ہوئے
میں نے سارے موسموں کو اپنا دشمن کر لیا
ایک سوکھے پیڑ کی جڑ کو ھرا کرتے ہوئے
اس طرح محرومیوں کی آگ میں جھونکا گیا
خوف آتا ھے کسی سے بھی وفا کرتے ہوئے
کونی ایسی بات ھے جو روک لیتی ھے مجھے
ہچکچاتا ھوں میں اپنا سامنا کرتے ہوئے

دعا کا ٹوٹا ہوا حرف سرد آہ میں ہے

دعا کا ٹوٹا ہوا حرف سرد آہ میں ہے
تری جدائی کا منظر ابھی نگاہ میں ہے
ترے بدلنے کے باوصف تجھ کو چاہا ہے
یہ اعتراف بھی شامل مرے گناہ میں ہے
عذاب دے گا تو پھر مجھ کو خواب بھی دے گا
میں مطمئن ہوں، مرا دل تری پناہ میں ہے
بکھر چکا ہے مگر مسکرا کر ملتا ہے
وہ رکھ رکھاؤ ابھی میرے کج کلاہ میں ہے
جسے بہار کے مہمان خالی چھوڑ گئے
وہ اک مکان ابھی تک مکیں کی چاہ میں ہے
وہ اک مکان ابھی تک مکیں کی چاہ میں ہے
یہی وہ دن تھے جب ایک دوسرے کو پایا تھا
ہماری سالگرہ ٹھیک اب کے ماہ میں ہے
میں بچ بھی جاؤں تو تنہائی مار ڈالے گی
مرے قبیلے کا ہر فرد، قتل گاہ میں ہے

http://parveenshakir.wordpress.com

جو اس کے سامنے میرا یہ حال آ جائے

جو اس کے سامنے میرا یہ حال آ جائے
تو دکھ سے اور بھی اس پہ جمال آ جائے

مرا خیال بھی گھنگھرو پہن کے ناچے گا
اگر خیال کو تیرا خیال آ جائے

ہر ایک شام نئے خواب اس پہ کاڑھیں گے
ہمارے ہاتھ اگر تیری شال آ جائے

ابھی دنوں وہ مرے ساتھ چائے پیتا تھا
کہیں سے کشا مرا پیالہ سا آ جائے

میں اپنے غم کے خزانے کہاں چھپاؤں گا
اگر کہیں سے کوئی اہلِ مال آ جائے

ہر ایک بار نئے ڈھنگ سے سجائیں تجھے
ہمارے ہاتھ جو پھولوں کی ڈال آ جائے

یہ ڈوبتا ہوا سورج ٹھہر نہ جائے وصی
اگر وہ سامنے وقتِ زوال آ جائے

وصی شاہ

http://wasishahpoetry.wordpress.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ڈسنے لگے ہیں خواب مگر کس سے بولیے

ڈسنے لگے ہیں خواب مگر کس سے بولیے
میں جانتی تھی، پال رہی ہوں سنپولیے!
بس یہ ہوا کہ اس نے تکلف سے بات کی
اور ہم نے روتے روتے دوپٹے بھگو لیے
پلکوں پہ کچی نیندوں کا رس پھیلتا ہو جب
ایسے میں آنکھ دھوپ کے رخ کیسے کھولیے
تیری برہنہ پائی کے دکھ بانٹتے ہوئے
ہم نے خود اپنے پاؤں میں کانٹے چبھو لیے
میں تیرا نام لے کے تذبذب میں پڑ گئی
سب لوگ اپنے اپنے عزیزوں کو رو لیے!
"خوشبو کہیں نہ جائے" پہ اصرار ہے بہت
اور یہ بھی آرزو کہ ذرا زلف کھولیے
تصویر جب نئی ہے، نیا کینوس بھی ہے
پھر طشتری میں رنگ پرانے نہ گھولیے

پروین شاکر

http://parveenshakir.wordpress.com

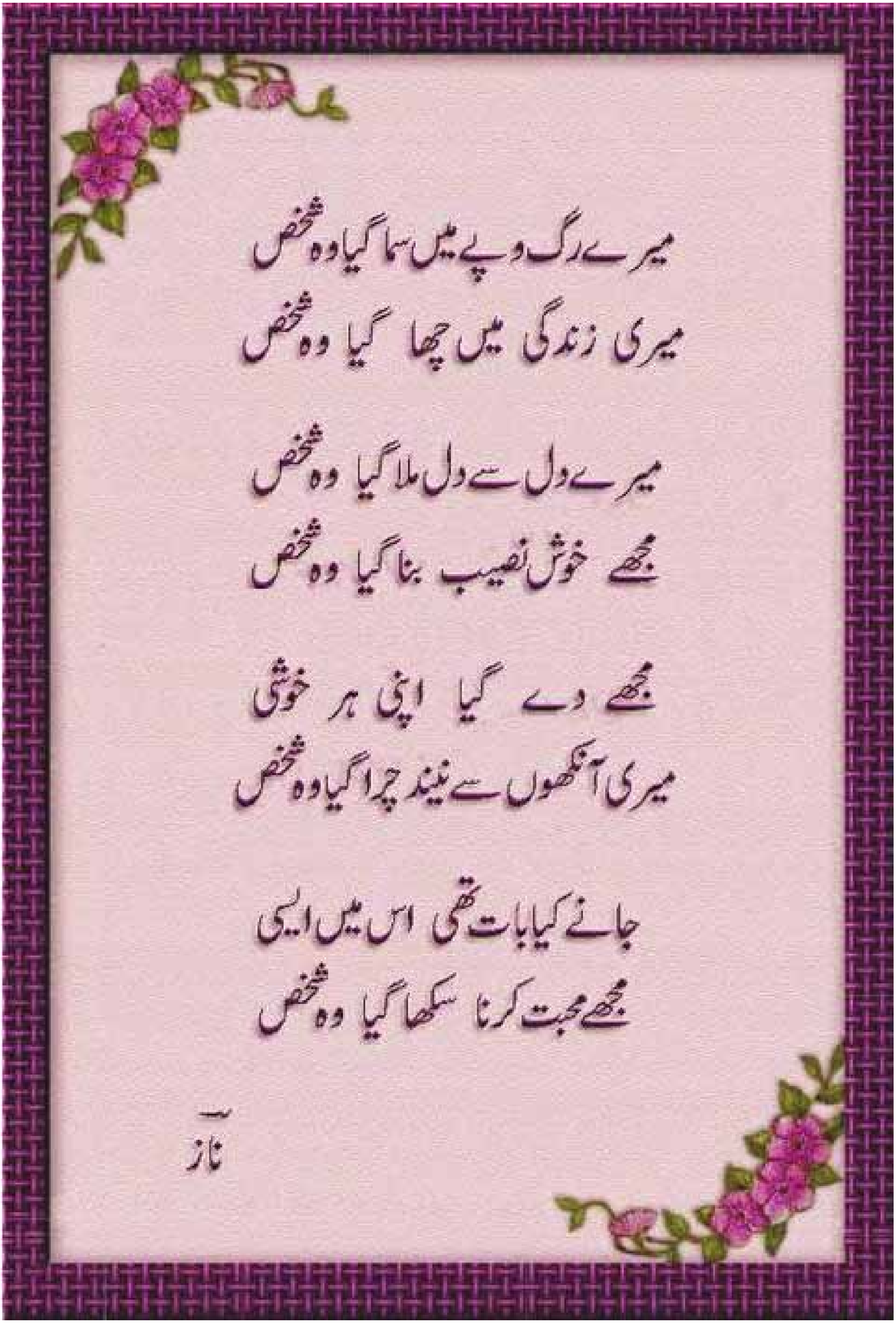
میرے رگ و پے میں سما گیا وہ شخص
میری زندگی میں چھا گیا وہ شخص
میرے دل سے دل ملا گیا وہ شخص
مجھے خوش نصیب بنا گیا وہ شخص
مجھے دے گیا اپنی ہر خوشی
میری آنکھوں سے نیند چرا گیا وہ شخص
جانے کیا بات تھی اس میں ایسی
مجھے محبت کرنا سکھا گیا وہ شخص
ناز

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قریۂ خواب میں ہر ایک ذات ہوا کے ساتھ ہے
چاند ہوا کے ساتھ ہے، رات ہوا کے ساتھ ہے

تجھ سے ہی جب بچھڑ گئے اب کوئی ہمسفر سہی
شاخ سے جب جُدا ہُوا، پات ہوا کے ساتھ ہے

دیدۂ گُل سے بڑھ کے کون آج ہے گلشن آشنا
سرو و سمن شکار خو، گھات ہوا کے ساتھ ہے

چشم و دلِ تباہ نے جس کو رکھا سنبھال کر
لغزشِ لب کے ساتھ ہی، بات ہوا کے ساتھ ہے

روشنی کی سپہ ہے یہ ساتھ چراغ لائے گی
یہ بھی سبھی کو علم ہے، مات ہوا کے ساتھ ہے

راہ میں ہیں جمے ہوئے پرچمِ خواب تھام کر
پاؤں زمیں کے ساتھ ہیں، ہاتھ ہوا کے ساتھ ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

چاند سے اب کے تو میری بھی عداوت نکلی
چار سو چاندنی بن کر میری چاہت نکلی

ہجر کی شب بھی قیامت سے بھلا کیا کم ہے؟
کتنی بوسیدہ میرے تن کی تو عمارت نکلی

دل نے سمجھا تھا محبت کی ریاضت کو فضول
وہ تو میرے لیے ہر پل کی عبادت نکلی

اب نہیں شکوہ کوئی عہدِ گزشتہ سے مجھے
زندگی اپنی تو خوابوں کی امانت نکلی

یہ جسارت تو فقط اُسکے نصیبوں میں رہی
چھونا ملبوس کو پُروا کی شرارت نکلی

عمر کاٹی تیری فرقت میں بہاتے آنسو
یونہی اجڑے ہوئے رہنا میری عادت نکلی

وہ مرے لفظوں کا مفہوم سمجھ ہی نہ سکا
اے صبا رائیگاں یہ میری محبت نکلی

نم ہیں پلکیں تری اے موجِ ہوا، رات کے ساتھ

نم ہیں پلکیں تری اے موجِ ہوا، رات کے ساتھ
کیا تجھے بھی کوئی یاد آتا ہے برسات کے ساتھ

روٹھنے اور منانے کی حدیں ملنے لگیں
چشم پوشی کے سلیقے تھے، شکایات کے ساتھ

تجھ کو کھو کر بھی رہوں خلوت جاں میں تیری
جیت پائی ہے محبت عجب بات کے ساتھ

نیند لاتا ہوا، پھر آنکھ کو دکھ دیتا ہوا
تجربے دونوں ہیں وابستہ ہات کے ساتھ

کبھی تنہائی سے محروم نہ رکھا مجھ کو
دوست ہمدرد رہے کتنے، مری ذات کے ساتھ

http://parveenshakir.wordpress.com

دھیمے سُروں میں چھیڑ کے، پھر سازِ زندگی
تُو میرے لہجے میں بھی۔۔ کبھی مجھ سے بات کر

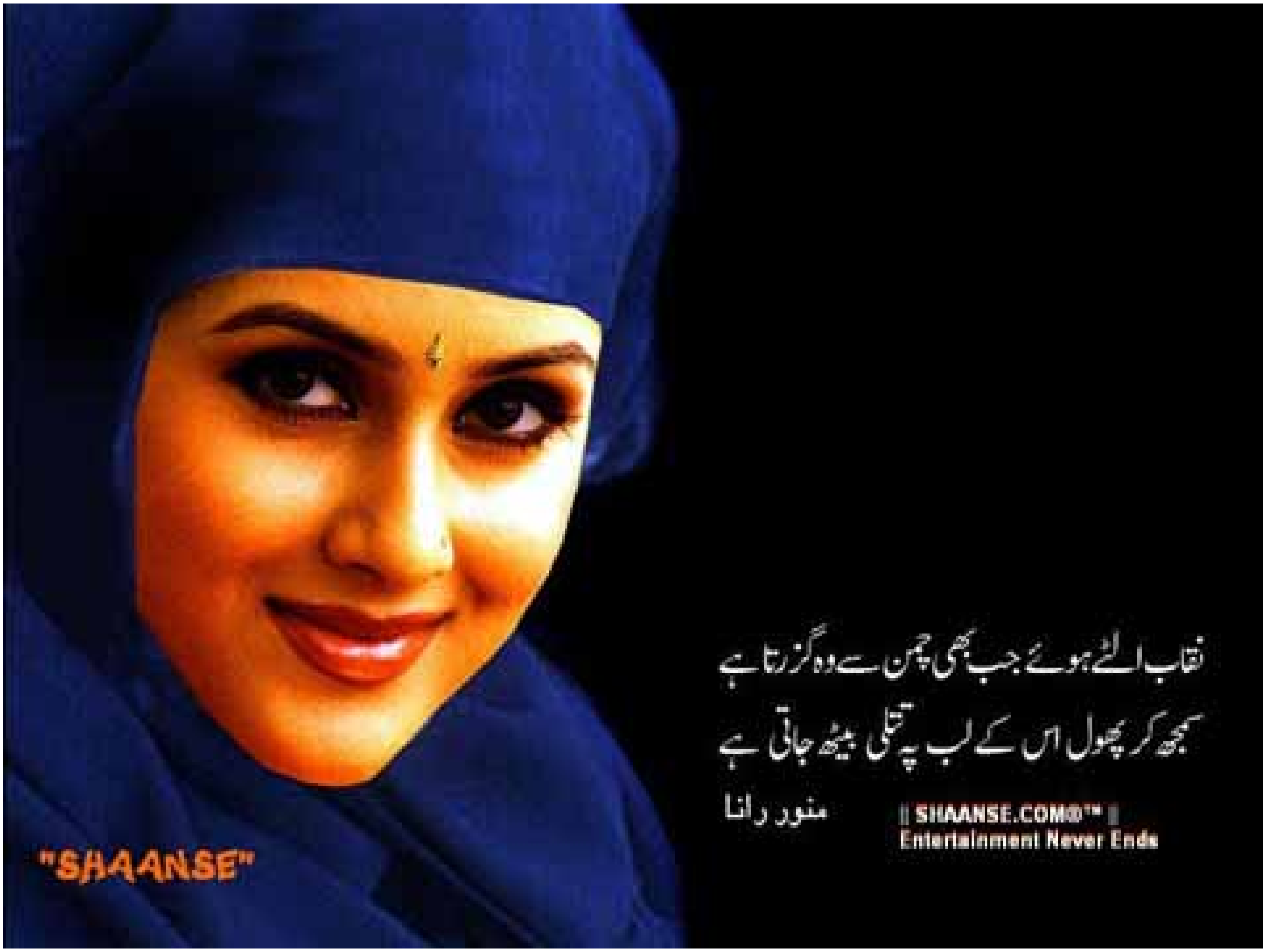
نقاب لئے ہوئے جب بھی چمن سے وہ گزرتا ہے
سمجھ کر پھول اس کے لب پہ تتلی بیٹھ جاتی ہے
منور رانا
|| SHAANSE.COM®™ ||
Entertainment Never Ends
"SHAANSE"

الہام، وحی کہ شاعری ہے
اس دل پہ جو آج اتر رہی ہے

یہ وصل ہے یا میں خواب میں ہوں
ہے خواب کہ وصل کی گھڑی ہے

سویا ہے وجود اور دل میں
اک چیز عجیب جاگتی ہے

خوشبو سے مہک رہا ہے آنگن
اور تن پہ بہار آ گئی ہے

آغوش میں کِھل اُٹھا ہے گلشن
ہونٹوں پہ گُلوں سی تازگی ہے

آنکھوں میں چراغ جل رہے ہیں
ماتھے پہ انوکھی روشنی ہے

کچھ دُور پہ ہے خزاں کا ڈیرا
بستی یہ بہار میں بسی ہے

میں راہ پہ تیری چل رہی ہوں
دنیا میری سمت دیکھتی ہے

mycutting
میں ہوش میں تھا تو پھر اس پہ مر گیا کیسے
یہ زہر میرے لہو میں اتر گیا کیسے
کچھ اس کے دل میں لگاوٹ ضرور تھی ورنہ
وہ میرا ہاتھ دبا کر گزر گیا کیسے
ضرور اس کی توجہ کی دلبری ہو گی
نشے میں تھا تو میں اپنے ہی گھر گیا کیسے ؟
جسے بھلائے کئی سال ہو گئے قتیل
میں آج اس کی گلی سے گزر گیا کیسے
mycutting

سنا ہے ربط ہے اسکو خراب حالوں سے
سو اپنے آپ کو برباد کر کے دیکھتے ہیں

ہم بھی شکستہ دل ہیں، پریشان تم بھی ہو
اندر سے ریزہ ریزہ، میری جان! تم بھی ہو
ہم بھی ہیں اک اجڑے ہوئے شہر کی مثال
آنکھیں بتا رہی ہیں کہ ویران تم بھی ہو!

www.iqbalkalmati.blogspot.com

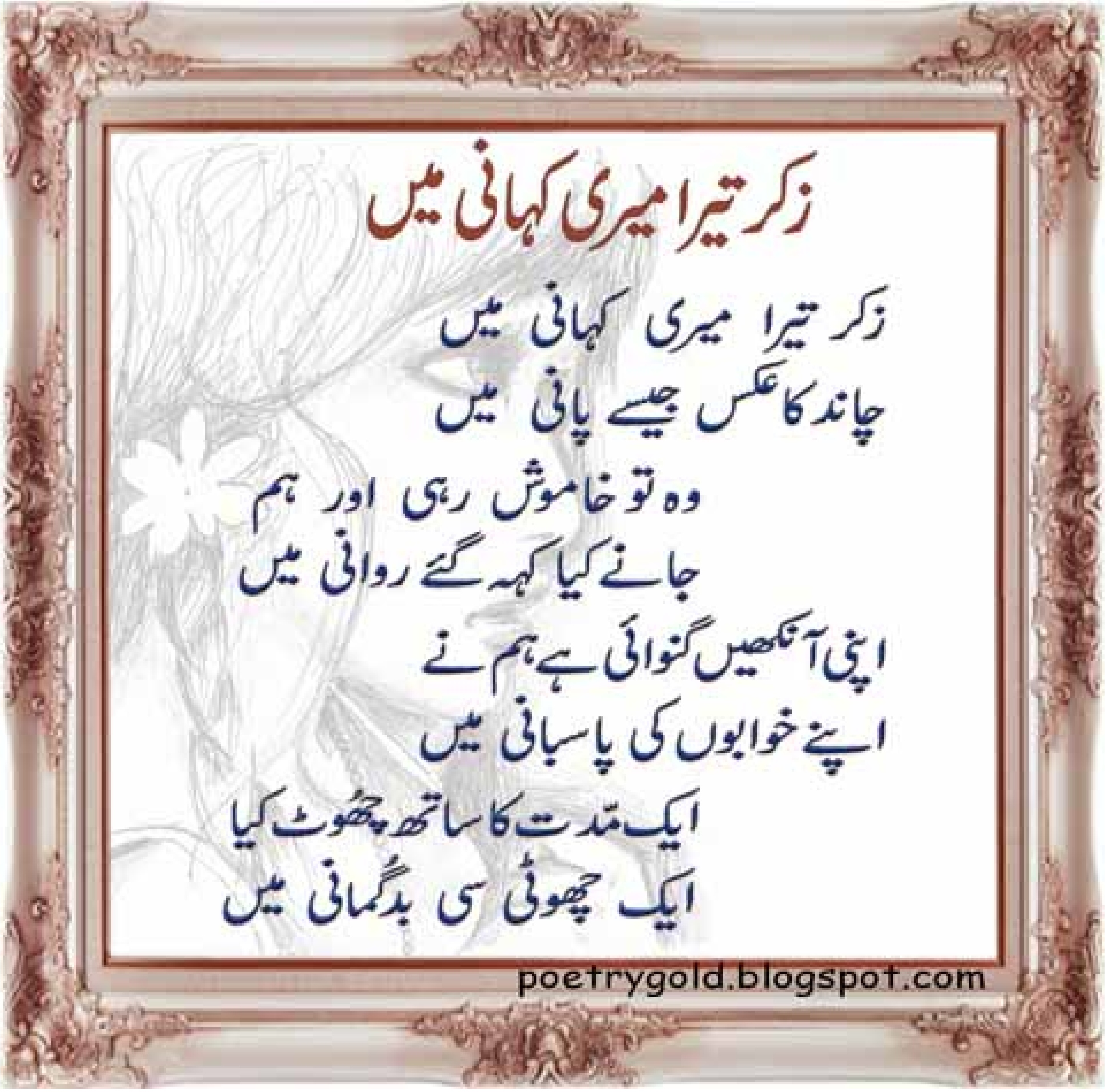

تین اشعار

شبانِ ہجراں دراز چوں زلف و روزِ وصلت چوں عمر کوتاہ
سکھی! پیا کو جو میں نہ دیکھوں تو کیسے کاٹوں اندھیری رتیاں

یکایک از دل دو چشم جادو بصد فریبم ببرد تسکیں
کسے پڑی ہے جو جا سناوے پیا، رے! پی سے ہماری بتیاں

چوں شمع سوزاں، ذرہ حیراں، ہمیشہ گریاں بہ عشق آں مہ
نہ نیند نیناں، نہ انگ چیناں، نہ آپ آویں، نہ بھیجیں پتیاں

امیر خسروؒ

An UrduMaza.com Presentation

(All Rights Reserved 2007)

خوابوں میں جو لطف تھا وہ اب نہیں رہا
لوٹ آؤ کہ میری نیند کو ضرورت ہے تمہاری
لوٹ آؤ
ساون آرٹ

یا مجھے افسرِ شاہانہ بنایا ہوتا

یا مجھے افسرِ شاہانہ بنایا ہوتا
یا مرا تاج گدایا نہ بنایا ہوتا
خاکساری کیلیئے گرچہ بنایا تھا مجھے
کاش خاکِ درِ جانانہ بنایا ہوتا
نشہ عشق کا گر ظرف دیا تھا مجھ کو
عمر کا تنگ نہ پیمانہ بنایا ہوتا
دل صد چاک بنایا تو بلا سے لیکن
زلف مشکیں کا ترے شانہ بنایا ہوتا
تھا جلانا ہی اگر دوری ساقی سے مجھے
تو چراغ درِ میخانہ بنایا ہوتا
شعلہ حسن چمن میں نہ دکھایا اس نے
ورنہ بلبل کو بھی پروانہ بنایا ہوتا
روز معمورۂ دنیا میں خرابی ہے ظفرؔ
ایسی بستی کو تو ویرانہ بنایا ہوتا

بہادر شاہ ظفرؔ

An UrduMaza.com Presentation

(All Rights Reserved 2007)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

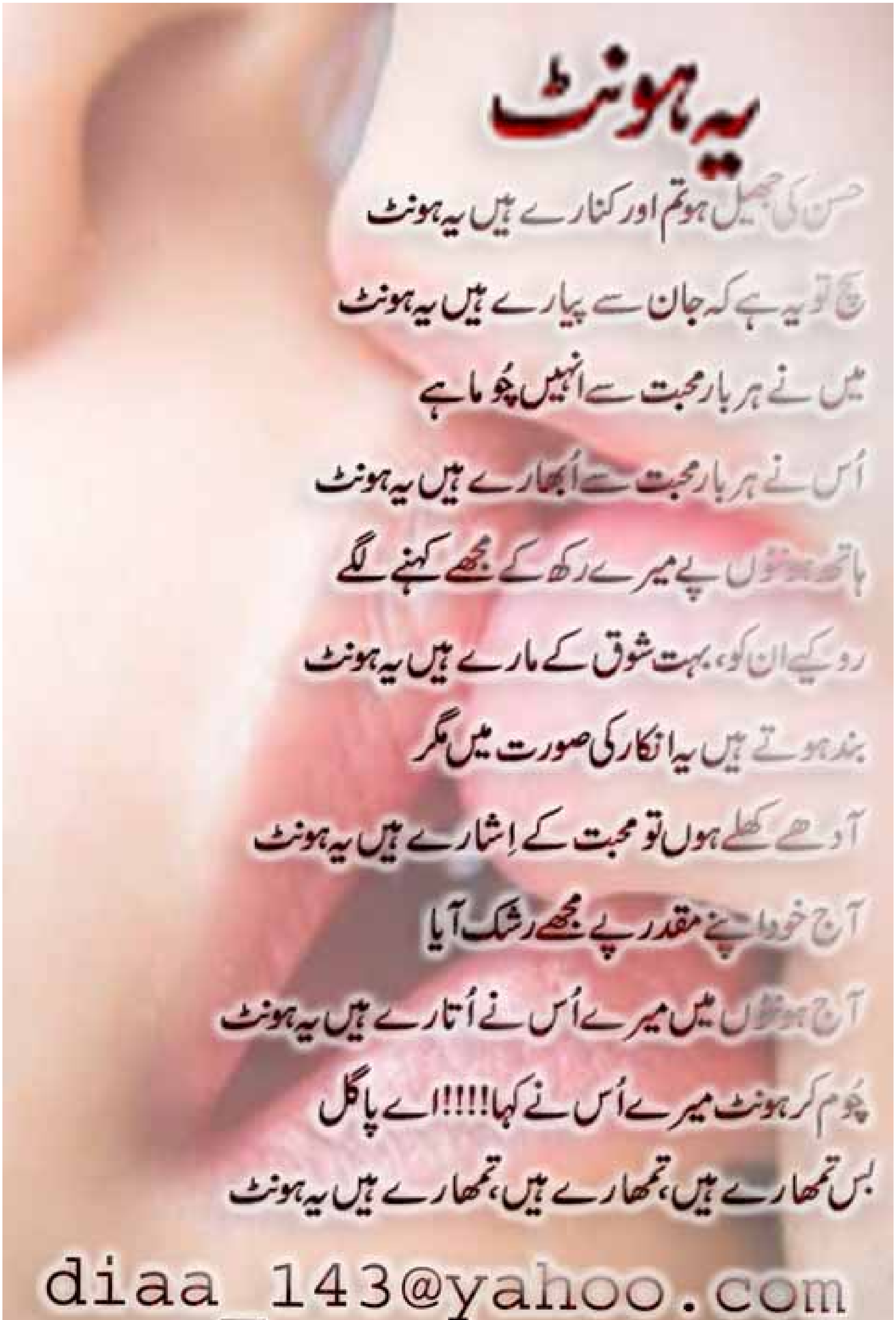

نہیں، کہ اُس میں محبت بہت زیادہ ہے
ہمیں ہی خود سے عداوت بہت زیادہ ہے

اَنا سے ترکِ اَنا تک، سفرِ طویل نہیں
پہ اِس سفر میں اذیت بہت زیادہ ہے

فسانۂ غمِ دوراں پہ، اعتراض نہیں
مگر یہی، کہ حقیقت بہت زیادہ ہے

ورائے خواب کھلا ہے، جو بادباں حامدؔ
اُسے ہَوا کی ضرورت بہت زیادہ ہے

© voiceoflahore.com
© جملہ حقوق بحق ادارہ وائس آف لاہور ڈاٹ کام محفوظ ہیں۔

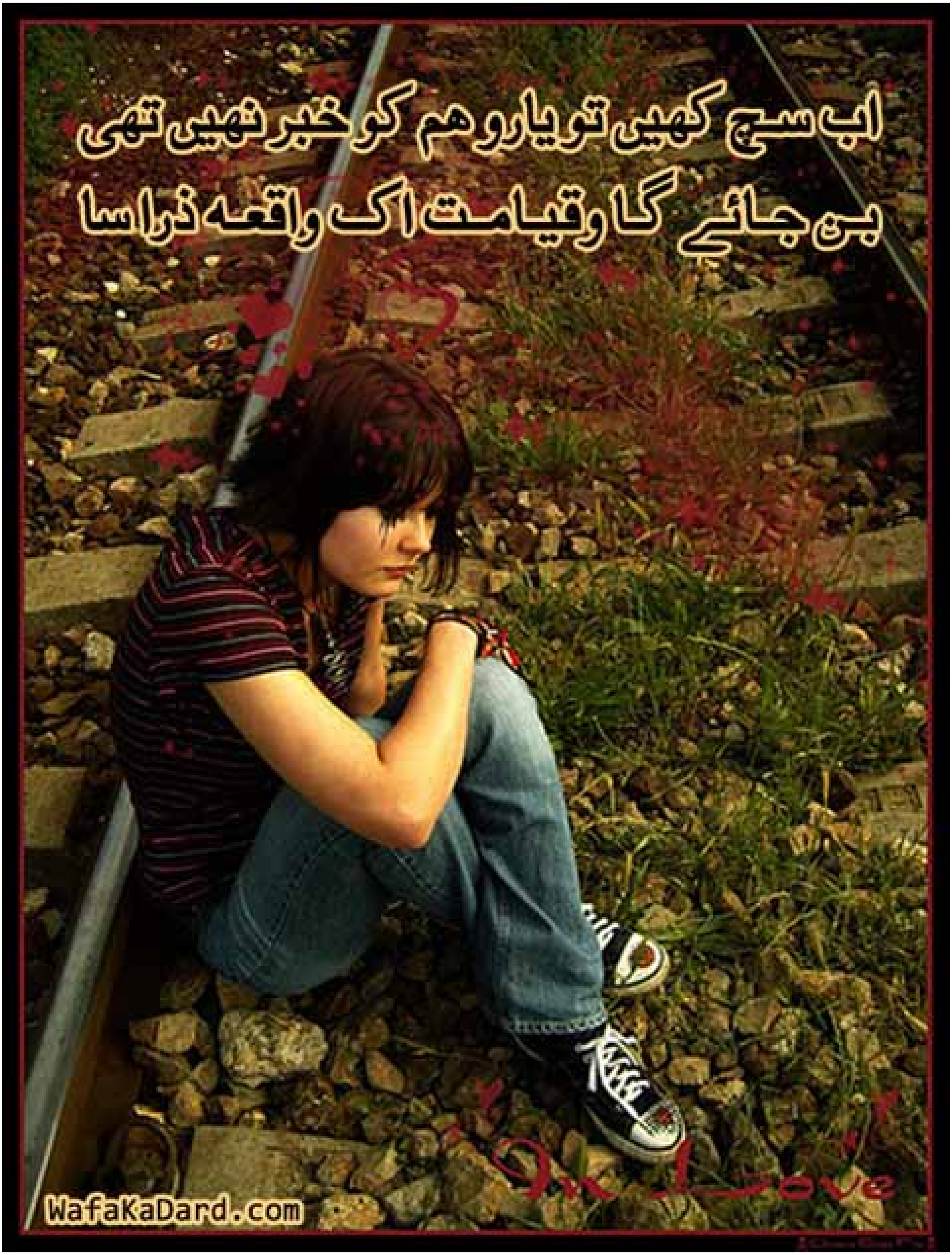
اب سچ کہیں تو یارو ہم کو خبر نہیں تھی
بن جائے گا قیامت اک واقعہ ذرا سا
WafaKaDard.com
In Love

www.iqbalkalmati.blogspot.com

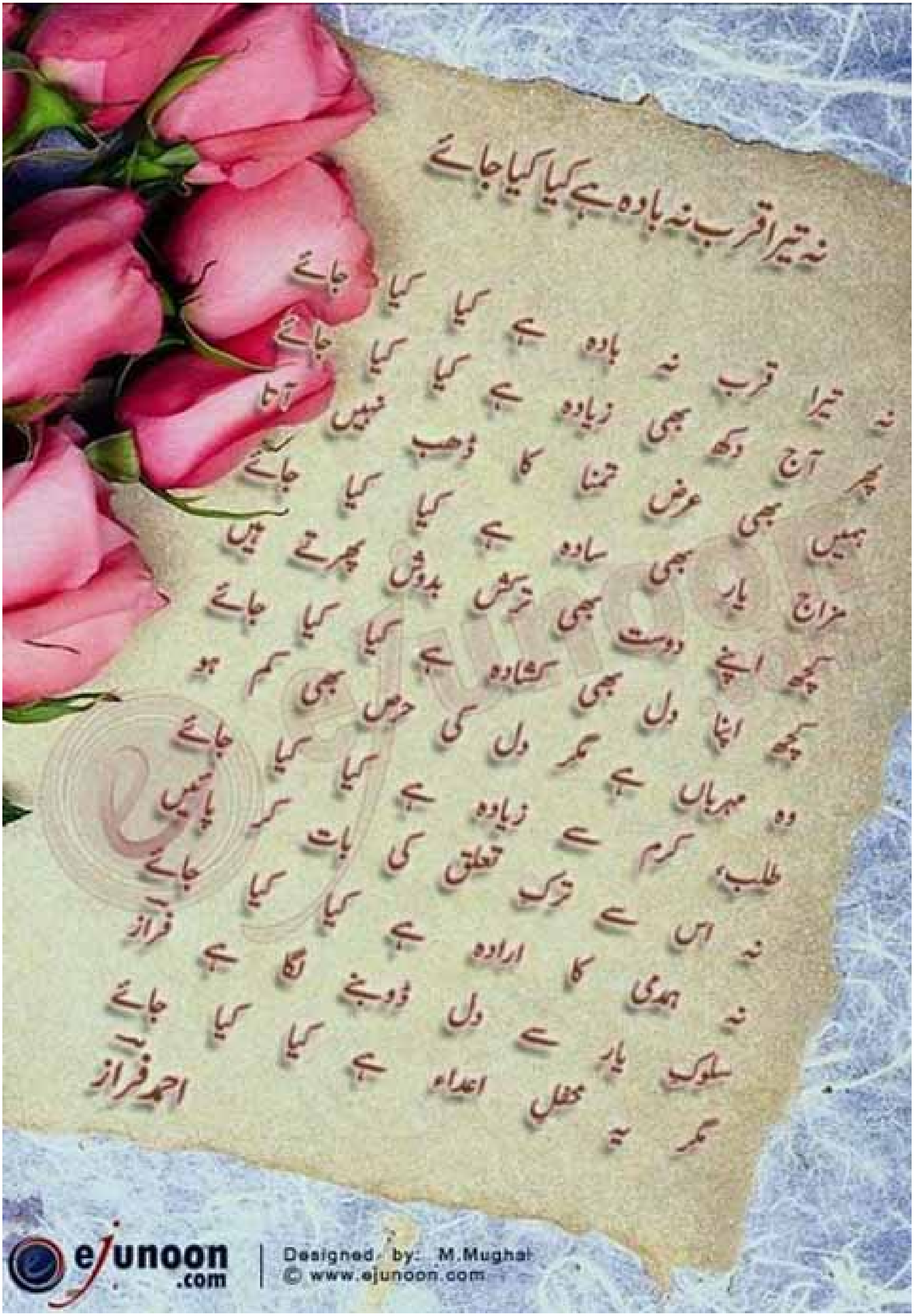
نہ تیرا قرب نہ بادہ ہے کیا کیا جائے
نہ تیرا قرب نہ بادہ ہے کیا کیا جائے
پھر آج دکھ بھی زیادہ ہے کیا کیا جائے
ہمیں بھی عرض تمنا کا ڈھب نہیں آتا
مزاج یار بھی سادہ ہے کیا کیا جائے
کچھ اپنے دوست بھی ترکش بدوش پھرتے ہیں
کچھ اپنا دل بھی کشادہ ہے کیا کیا جائے
وہ مہرباں ہے مگر دل کی حرص بھی کم ہو
طلب، کرم سے زیادہ ہے کیا کیا جائے
نہ اس سے ترک تعلق کی بات کر پائیں
نہ ہمدمی کا ارادہ ہے کیا کیا جائے
سلوک یار سے دل ڈوبنے لگا ہے فراز
مگر یہ محفل اعداء ہے کیا کیا جائے
احمد فراز
ejunoon.com
Designed by: M.Mughal
© www.ejunoon.com

ہجر کا تارا ڈوب چلا ہے ڈھلنے لگی ہے رات وصیؔ
قطرہ قطرہ برس رہی ہے اشکوں کی برسات وصیؔ
تیرے بعد یہ دُنیا والے مُجھ کو پاگل کر دیں گے
خُوشبو کے دیس میں مُجھ کو لے چل اپنے ساتھ وصیؔ
یُونہی چُپ کی مُہر لگا کر کب تک گُم سُم بیٹھو گے؟
خاموشی سے دم گھٹتا ہے چھیڑو کوئی بات وصیؔ
چھوڑ وصیؔ اَب اُس کی یادیں تُجھ کو پاگل کر دیں گی
تُو قطرہ ہے وہ دریا ہے دیکھ اپنی اَوقات وصیؔ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

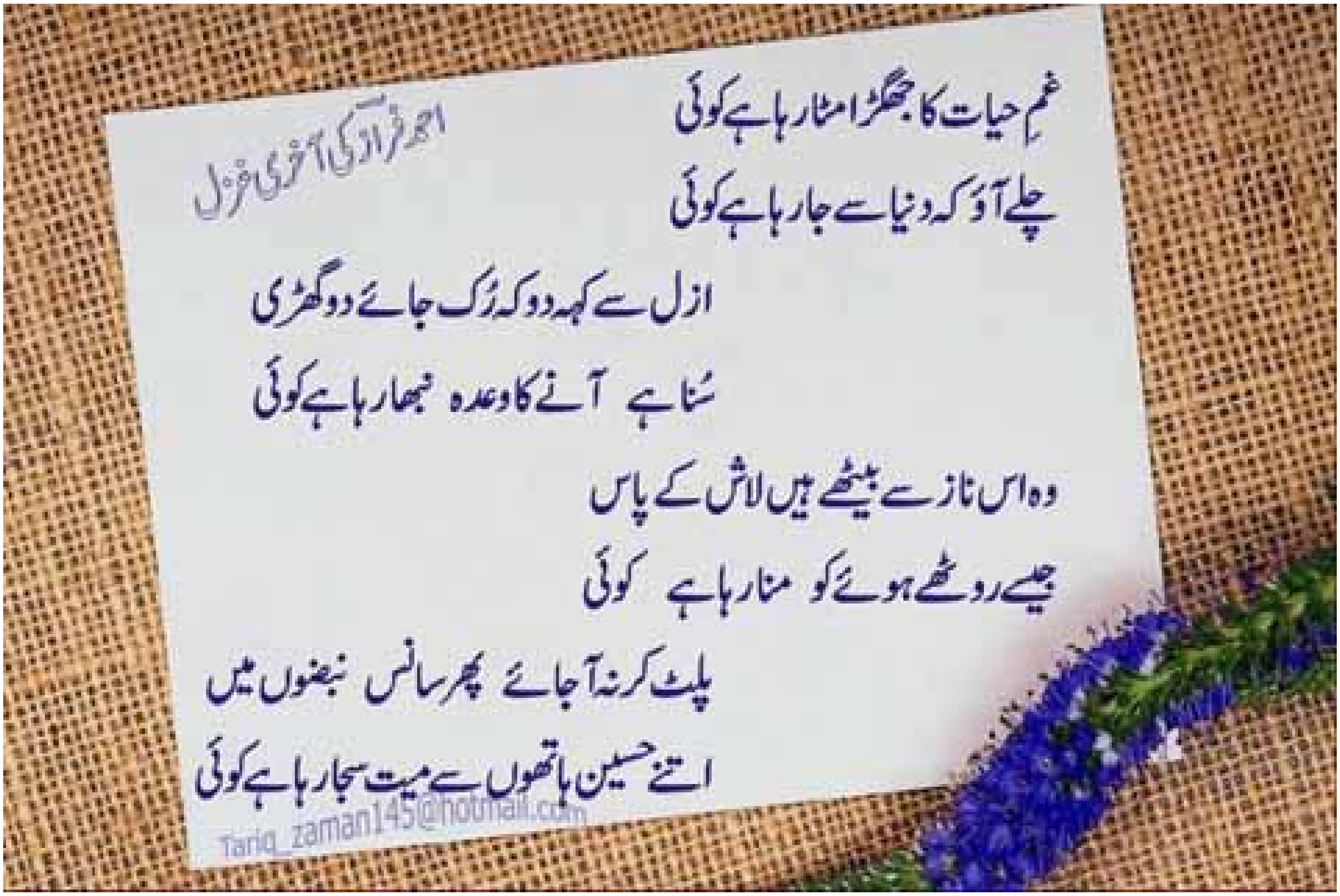
احمد فراز کی آخری غزل
غمِ حیات کا جھگڑا مٹا رہا ہے کوئی
چلے آؤ کہ دنیا سے جا رہا ہے کوئی
ازل سے کہہ دو کہ رُک جائے دو گھڑی
سُنا ہے آنے کا وعدہ نبھا رہا ہے کوئی
وہ اس ناز سے بیٹھے ہیں لاش کے پاس
جیسے روٹھے ہوئے کو منا رہا ہے کوئی
پلٹ کر نہ آ جائے پھر سانس نبضوں میں
اتنے حسین ہاتھوں سے میت سجا رہا ہے کوئی
Tariq_zaman145@hotmail.com

دو شعر

یہ بھی ممکن ہے کسی روز نہ پہچانوں اُسے
وہ جو ہر بار نیا بھیس بدل لیتا ہے
بارہا مجھ سے کہا تھا مرے یاروں نے بھی
عشق دریا ہے جو پیڑوں کو نگل لیتا ہے

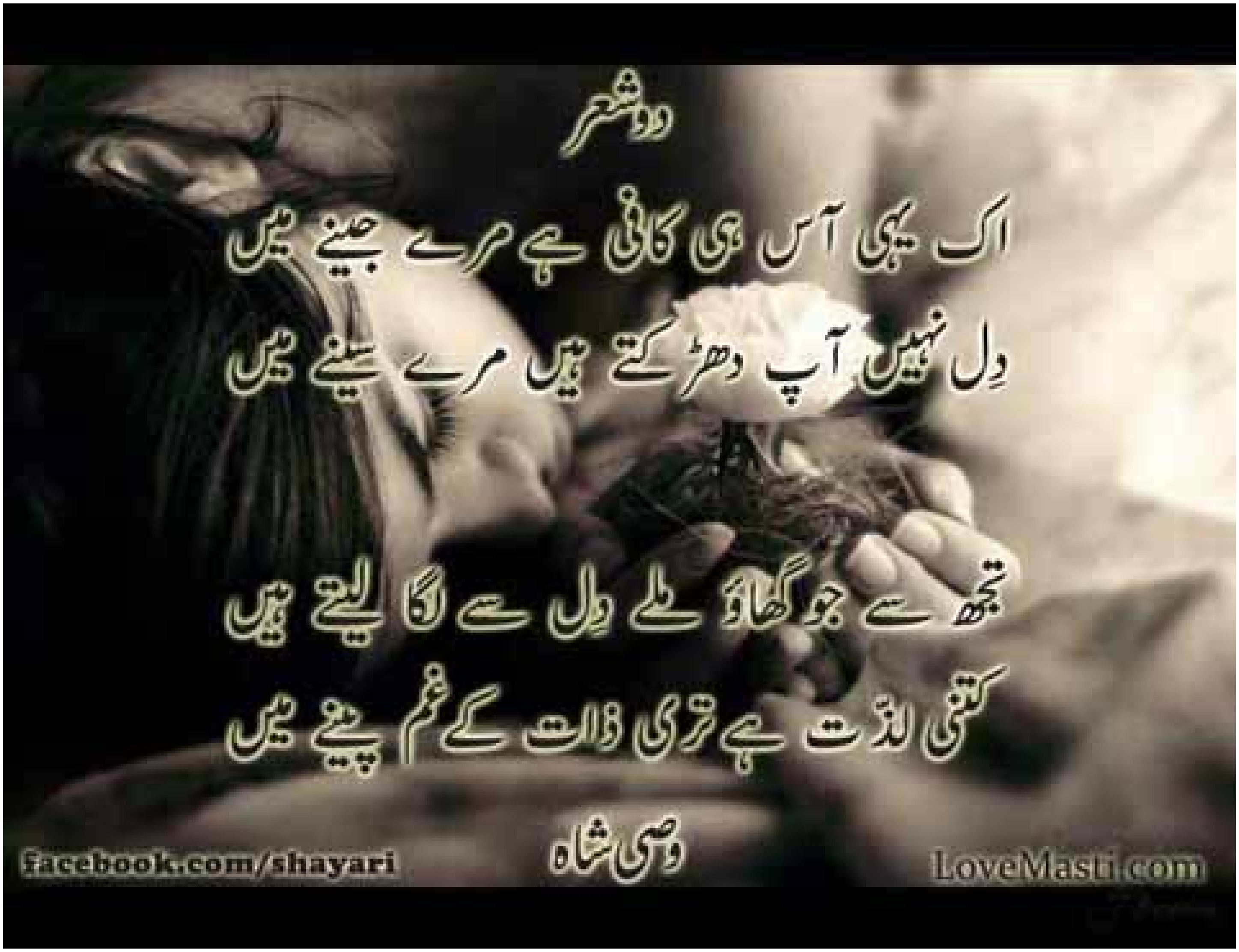
دو شعر
اک یہی آس ہی کافی ہے مرے جینے میں
دِل نہیں آپ دھڑکتے ہیں مرے سینے میں
تجھ سے جو گھاؤ ملے دِل سے لگا لیتے ہیں
کتنی لذّت ہے تری ذات کے غم پینے میں
وصی شاہ
facebook.com/shayari
LoveMasti.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

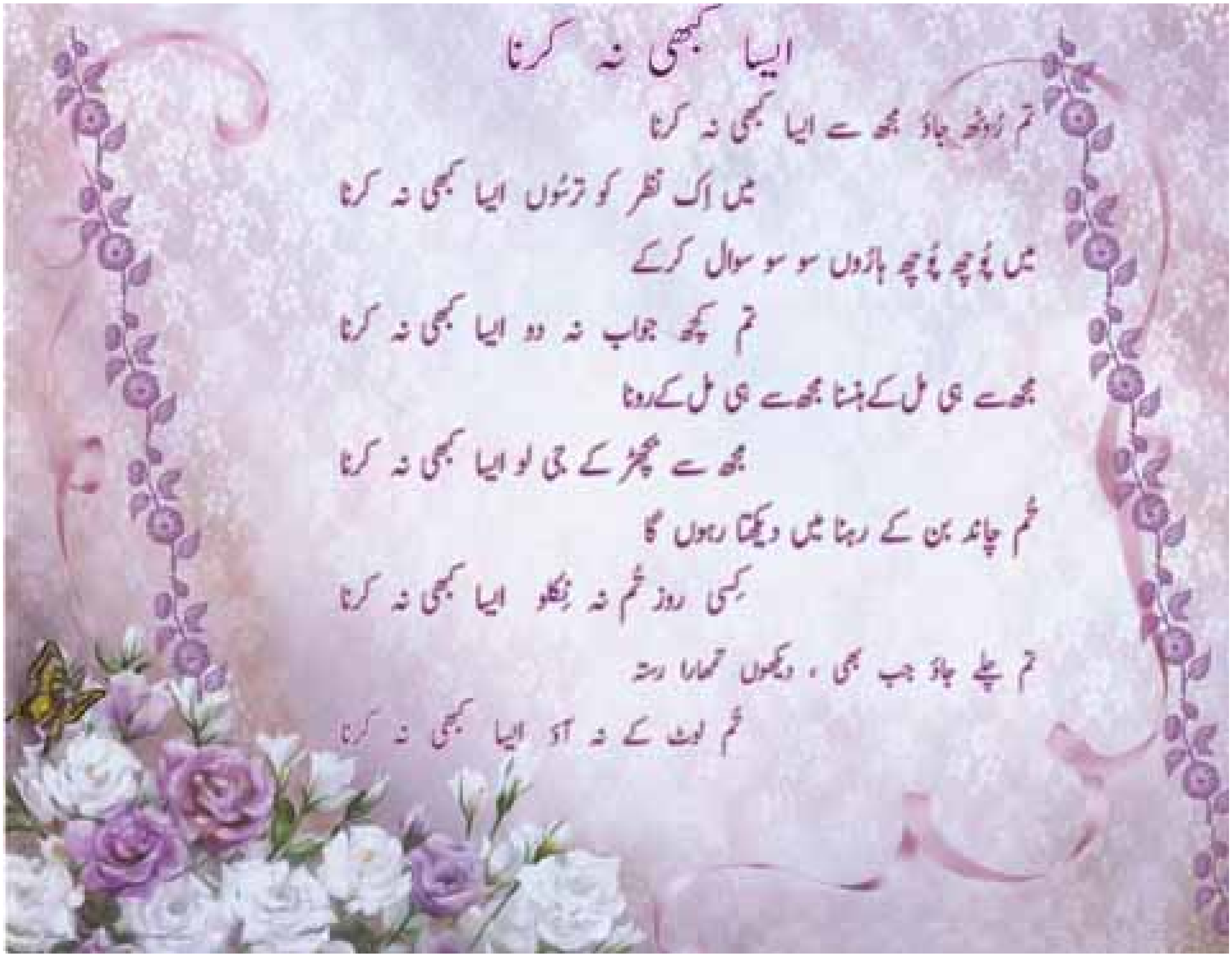

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تمہیں جب ملیں کبھی فرصتیں، میرے دل سے بوجھ اتار دو
میں بہت دنوں سے اداس ہوں، مجھے کوئی شام ادھار دو

مجھے اپنے روپ کی دھوپ دو ،چمک سکیں میرے خدوخال
مجھے اپنے رنگ میں رنگ دو،میرے سارے زنگ اتار دو

کسی اور کو میرے حال سے، نہ غرض کوئی ہے نہ واسطہ
میں بکھر گیا ہوں سمیٹ لو،میں بگڑ گیا ہوں سنوار دو

میری وحشتوں کو بڑھا دیا ہے جدائیوں کے عذاب نے
مرے دل پہ ہاتھ رکھ دو، میری دھڑکنوں کو قرار دو

تمہیں صبح کیسی لگی ،کہو! مری خواہشوں کے دیار کی
جو بھلی لگی تو یہیں رہو،اسے چاہتوں سے نکھار دو

وہاں گھر میں کون ہے منتظر،کہ ہو فکر دیر سویر کی
بڑی مختصر سی یہ رات ہے،اسی چاندنی میں گزار دو

کوئی بات کرنی ہے چاند سے،کسی شاخسار کی اوٹ میں
مجھے راستے میں یہیں کہیں،کسی کنجِ گل میں اتار دو

اعتبار ساجد

www.iqbalkalmati.blogspot.com

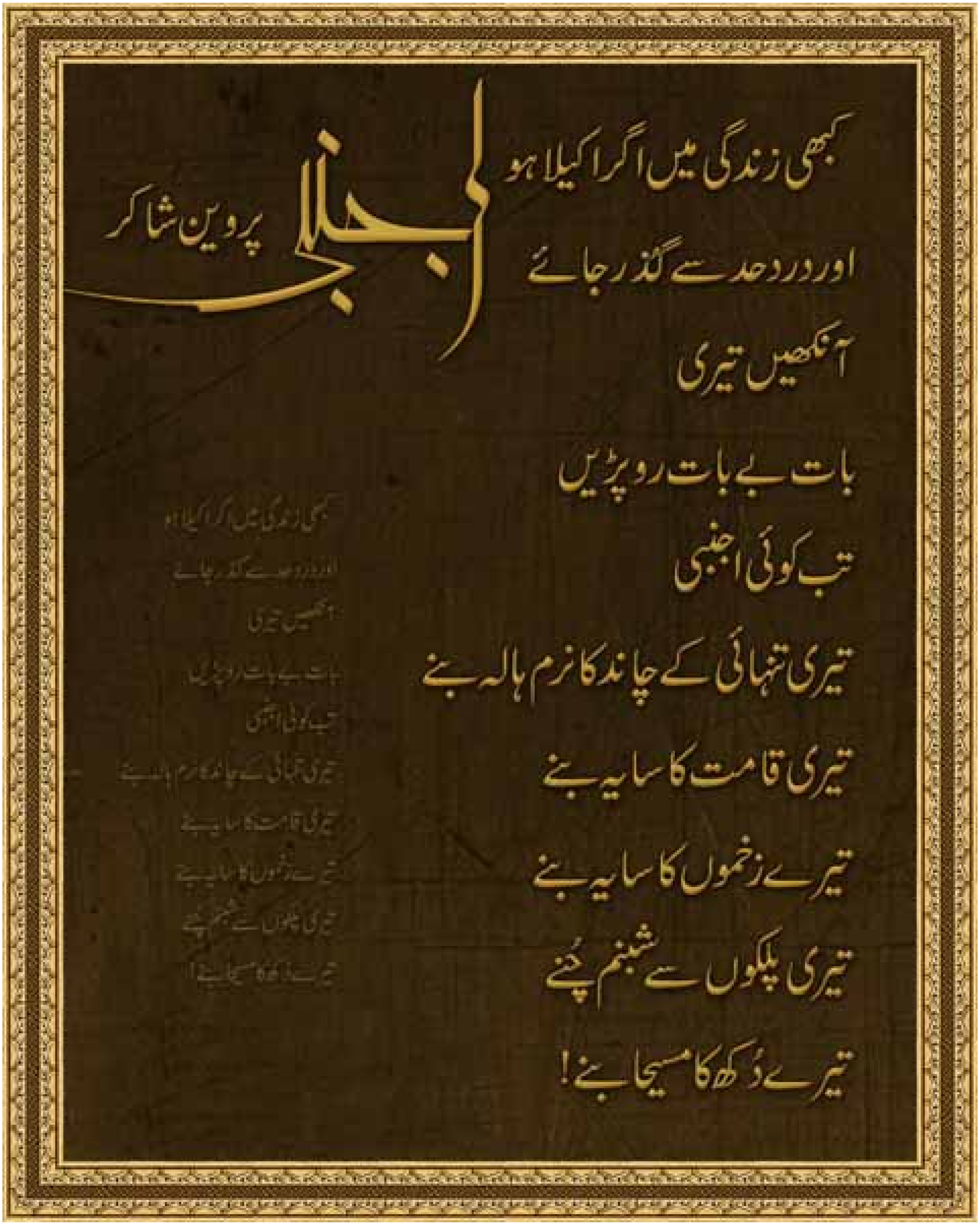

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مجھ کو معلوم ہے تم بدل جاؤ گے جا کے پردیس میں
چاہتوں کی حدوں سے نکل جاؤ گے جا کے پردیس میں

راکھ ہو جائے گی قربتوں میں مہکتی ہوئی زندگی
ہجر کی آگ میں تم پگھل جاؤ گے جا کے پردیس میں

سب کو بھولو گے پر اپنے بچوں کی جب تمہیں یاد آئے گی
خود بھی بچوں کی صورت مچل جاؤ گے پردیس میں

اپنی پہچان کو خواہشوں کے سمندر میں گر کھو دیا
داستانوں میں پھر تم بھی ڈھل جاؤ کے پردیس میں

یہ بتا دوں تمہیں سردیاں آگ برسائیں گی اس جگہ
سوچ لو اب بھی ورنہ جل جاؤ جا کے پردیس میں

تم پہ یوں ہاتھ ڈالیں گی تنہائیاں ایک وقت آئیگا
کوئی آہٹ بھی ہو دہل جاؤ گے جا کے پردیس میں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کل عجب سا سانحہ ہوا ریت پر
نام تیرا نہیں لکھ سکا ریت پر

http://WasiShahPoetry.wordpress.com

کس کی آواز سے تھم گئے ہیں قدم
پھر سے کس نے مجھے دی صدا ریت پر

اس کی آنکھوں سے شعلے نکلتے رہے
ناچتی رہ گئی کل گھٹا ریت پر

تو نے جو بھی ہوا سے کہا رہ گیا
مٹ گیا میں نے جو بھی لکھا ریت پر

میں تمہیں چومنا چاہتا ہوں ابھی
اس نے مجھ سے یہ ایک دن کہا ریت پر

اب یہ صحرا ہی تیرے مقدر میں ہیں
تو نے مانگی ہی کیوں تھی دعا ریت پر

ایک شعلہ اٹھا اسی جگہ سے وصیؔ
میرا آنسو جہاں گر گیا ریت پر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

میری آنکھوں کے سمندر میں جلن کیسی ہے
آج پھر دل کو تڑپنے کی لگن کیسی ہے

اب کسی چھت پر چراغوں کی قطار بھی نہیں
اب تیرے شہر کی گلیوں کی گھٹن کیسی ہے

http://WasiShahPoetry.wordpress.com

برف کے روپ میں ڈھل جائیں گے سارے رشتے
مجھ سے پوچھو کہ محبت کی لگن کیسی ہے

میں ترے وصل کی خواہش کو نہ مرنے دوں گا
موسم ہجر کے لہجے میں تھکن کیسی ہے

ریگزاروں میں جو بنتی رہی کانٹوں کی ردا
اس کی مجبور سی آنکھوں کرن کیسی ہے

مجھے معصوم سی لڑکی پہ ترس آتا ہے
اسے دیکھو تو محبت میں مگن کیسی ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دکھ درد کے ماروں سے مرا ذکر نہ کرنا
گھر جاؤ تو یاروں سے مرا ذکر نہ کرنا

وہ ضبط نہ کر پائیں گے آنکھوں کے سمندر
تم راہ گزاروں سے مرا ذکر نہ کرنا

http://WasiShahPoetry.wordpress.com

پھولوں کے نشیمن میں رہا ہوں میں صدا سے
دیکھو کبھی خاروں سے مرا ذکر نہ کرنا

وہ میری کہانی کو غلط رنگ نہ دے دیں
افسانہ نگاروں سے مرا ذکر نہ کرنا

شاید وہ میرے حال پہ بے ساختہ رو پڑیں
اس بار بہاروں سے مرا ذکر نہ کرنا

لے جائیں گے گہرائی میں تم کو بھی بہا کر
دریا کے کناروں سے مرا ذکر نہ کرنا

وہ شخص ملے تو اسے ہر بات بتانا
تم صرف اشاروں سے مرا ذکر نہ کرنا

دو شعر

اندھیری رات میں رہتے تو کتنا اچھا تھا
ہم اپنی ذات میں رہتے تو کتنا اچھا تھا

http://WasiShahPoetry.wordpress

دکھوں نے بانٹ لیا تمہارے بعد ہمیں
تمہارے بات میں رہتے تو کتنا اچھا تھا

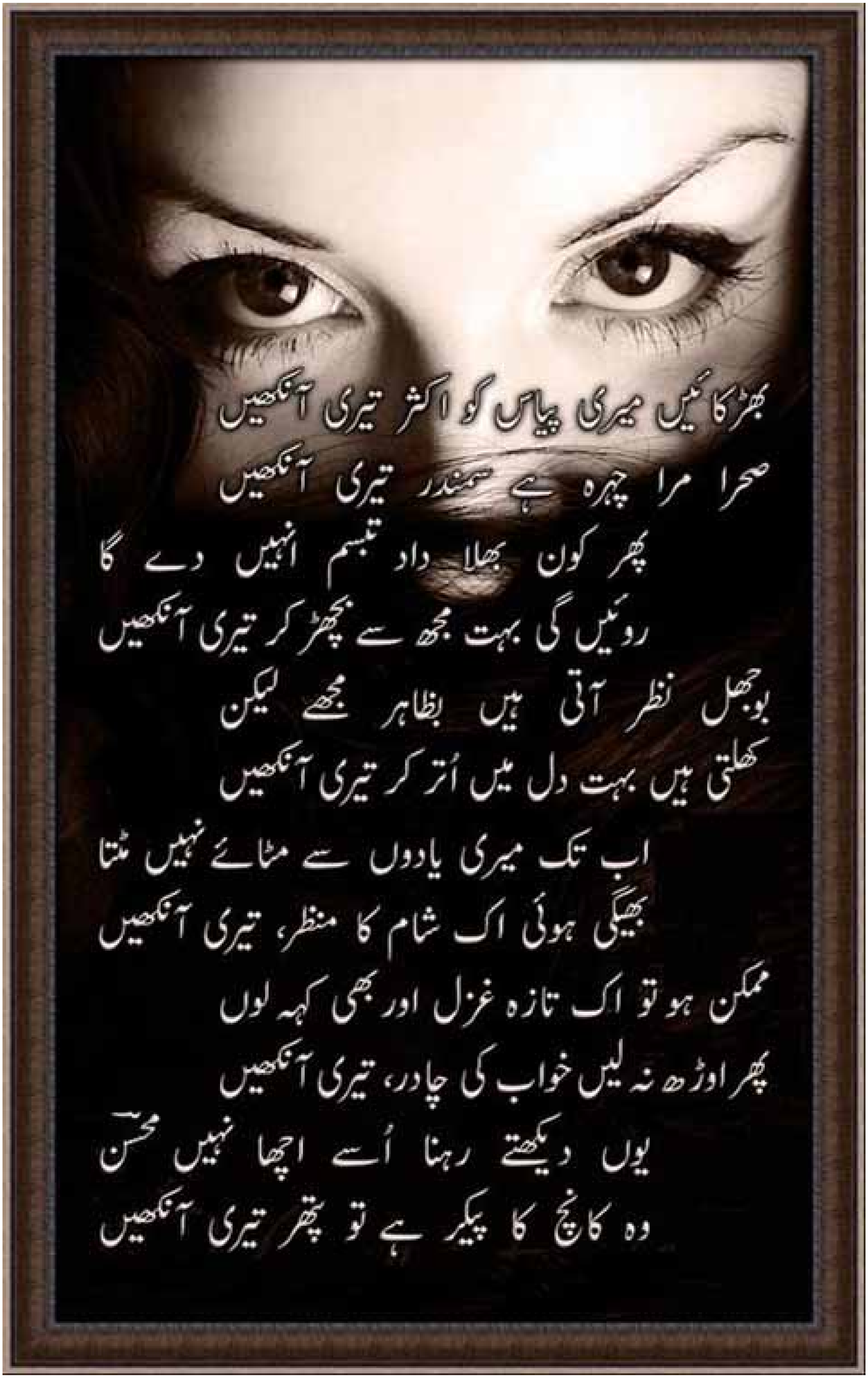
بھڑکائیں میری پیاس کو اکثر تیری آنکھیں
صحرا مرا چہرہ ہے سمندر تیری آنکھیں
پھر کون بھلا داد تبسم انہیں دے گا
روئیں گی بہت مجھ سے بچھڑ کر تیری آنکھیں
بوجھل نظر آتی ہیں بظاہر مجھے لیکن
کھلتی ہیں بہت دل میں اُتر کر تیری آنکھیں
اب تک میری یادوں سے مٹائے نہیں مٹتا
بھیگی ہوئی اک شام کا منظر، تیری آنکھیں
ممکن ہو تو اک تازہ غزل اور بھی کہہ لوں
پھر اوڑھ نہ لیں خواب کی چادر، تیری آنکھیں
یوں دیکھتے رہنا اُسے اچھا نہیں محسن
وہ کانچ کا پیکر ہے تو پتھر تیری آنکھیں

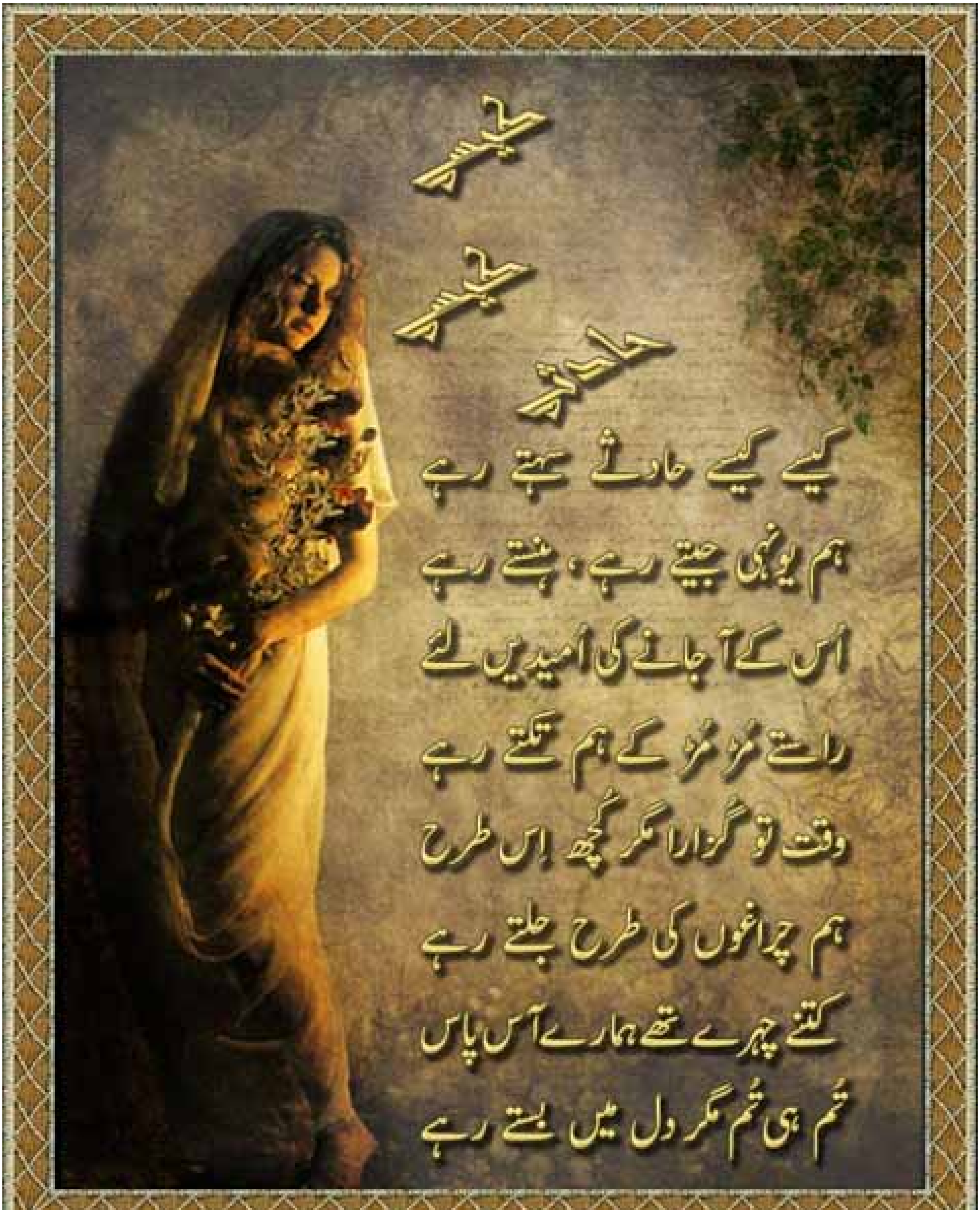
کیسے
کیسے
حادثے
کیسے کیسے حادثے سہتے رہے
ہم یونہی جیتے رہے، ہنستے رہے
اس کے آ جانے کی امیدیں لیے
راستے مڑ مڑ کے ہم تکتے رہے
وقت تو گزرا مگر کچھ اس طرح
ہم چراغوں کی طرح جلتے رہے
کتنے چہرے تھے ہمارے آس پاس
تم ہی تم مگر دل میں بستے رہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

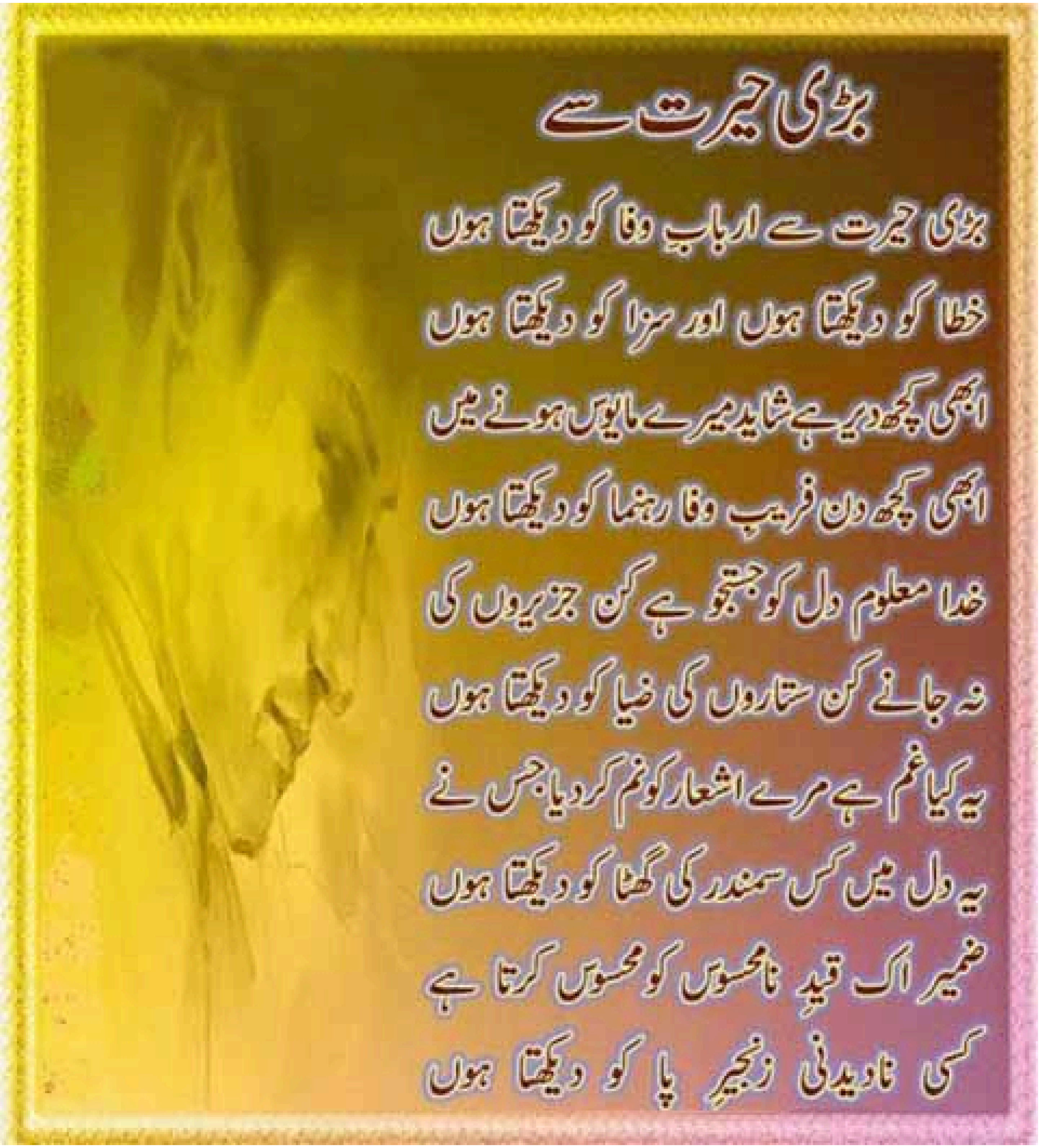

اس کی یادوں میں ڈوب جاتی ہوں
خود کو تنہا کبھی جو پاتی ہوں
قطرہ قطرہ وجود سے لے کر
خواہشوں کو لہو پلاتی ہوں
لوگ خوشیاں تلاش کرتے ہیں
میں تو غم بھی خرید لاتی ہوں
چاندنی شب میں اس کی آنکھوں میں
اشک بن کر میں جھلملاتی ہوں
اک خوشی کے حصول کی خاطر
کس قدر رنج میں اٹھاتی ہوں
ان دنوں ہے مزاج دل برہم
رونا چاہوں تو مسکراتی ہوں
سوچتی ہوں کہ بھول جاؤں اسے
بات لیکن یہ بھول جاتی ہوں
ناز نازک مزاج ہے وہ بھی
اس لیے کم اسے ستاتی ہوں
jumana*)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

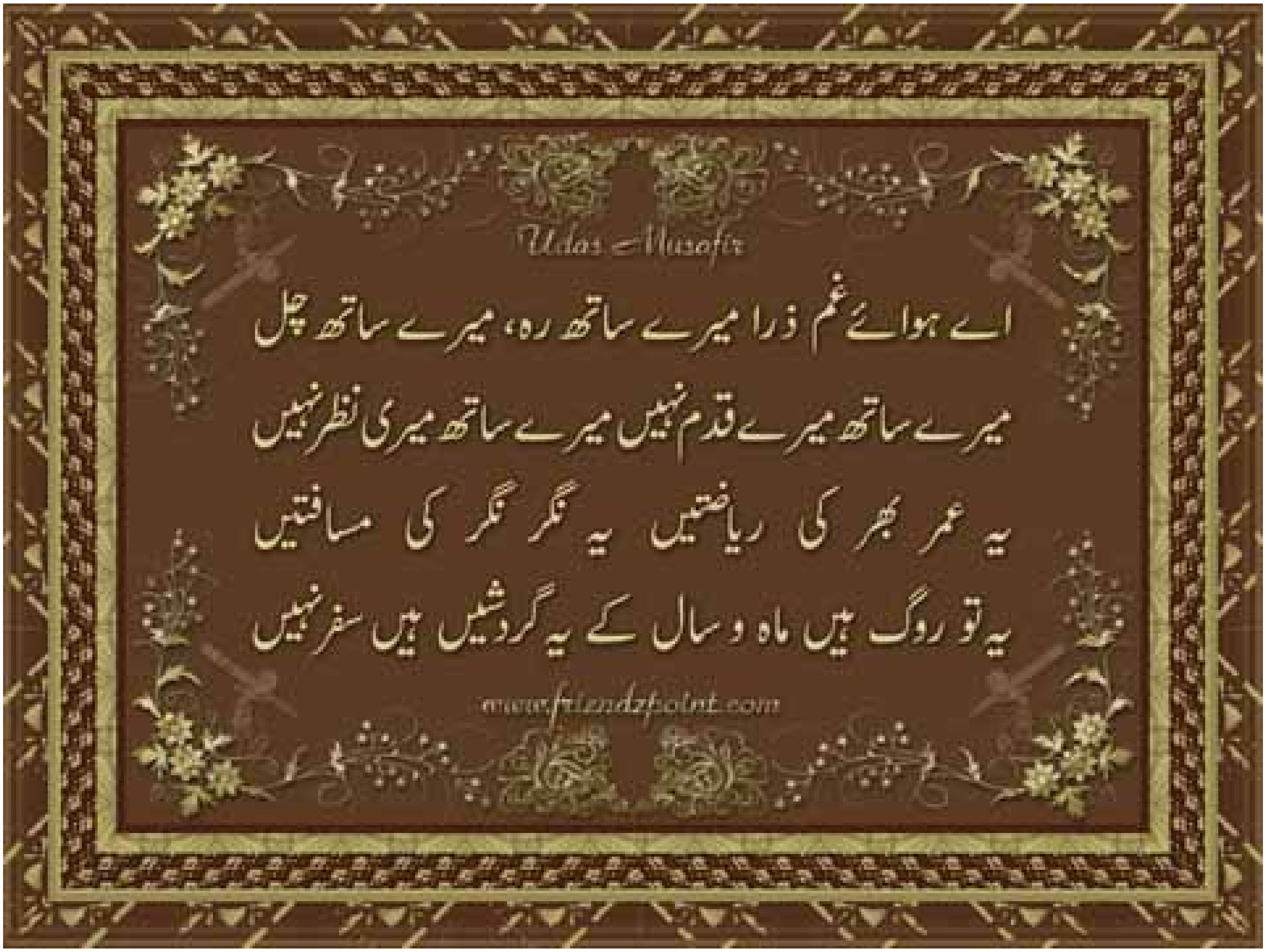

یہ تو سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ مر جائے گا
چاند اک قبر کے سینے میں اُتر جائے گا

یہ جو اک خواب سا پلکوں سے بندھا رکھا ہے
آنکھ جھپکو گے تو دامن میں بکھر جائے گا

ہجر کی ریگ رواں ساتھ لئے پھرتی ہے
اس خرابے میں بھلا کون کدھر جائے گا

حُسن اور عشق کے مابین ٹھنی ہے اب کے
اس لڑائی میں کسی ایک کا سر جائے گا

تو نے دیکھا ہے کچھ اس طرح کے اے صورتِ ماہ
ہاتھ دل پہ جو نہ رکھا تو ٹھہر جائے گا

دیکھنا ایک نہ ایک دن ترے خوشبو کا جمال
درد کی طرح رگِ جاں میں اُتر جائے گا

یہ مری عُمر کا صحرا مرے دجلوں کا سراب
سرِ مژگاں نہ رہے گا تو کدھر جائے گا

کتنے چہرے
دن بھر دھوکہ دیتے ہیں
کتنی آنکھیں
دن بھر دھوکہ کھاتی ہیں
کتنے دل
ہر روز نئی ویرانی سے
بھر جاتے ہیں
مر جاتے ہیں
لیکن تُو
سب کچھ دیکھتا رہتا ہے خاموشی سے!!
فرحت عباس شاہ
اذیت
ڈیزائنر
احمد علی
اردو ورلڈ.کام

بات کرنی مجھے مشکل کبھی ایسی تو نہ تھی

بات کرنی مجھے مشکل کبھی ایسی تو نہ تھی
جیسی اب ہے تری محفل کبھی ایسی نہ تھی

لے گیا چھین کے کون آج ترا صبر و قرار
بے قراری تجھے اے دل، کبھی ایسی تو نہ تھی

تیری آنکھوں نے خدا جانے کیا کیا جادو
کہ طبیعت مری مائل کبھی ایسی تو نہ تھی

عکسِ رخسار نے کس کے ہے تجھے چمکایا
تاب تجھ میں مہ کامل کبھی ایسی تو نہ تھی

کیا سبب تو جو بگڑتا ہے ظفر سے ہر بار
خو تری حور شمائل کبھی ایسی تو نہ تھی

بارشوں کے موسم میں
وقت کے اندھیروں میں
میں نے اُس سے پوچھا تھا
چھوڑ تو نہ جاؤ گے؟
ہاتھ تھام کر اُس نے
کان میں بولا تھا
کیسے چھوڑ سکتا ہوں؟
اور آج ایسا ہے....!!
وقت کی تمازت میں
وحشتوں کے موسم میں
میں نے اُس سے پوچھا ہے
چھوڑ کر وہ جانا تھا؟
مسکراتی کلیوں میں
آس کیوں دلائی تھی؟
پیاس کیوں جگائی تھی؟
میرے ان سوالوں پر
چلتے چلتے وہ بولا!!
موسموں کے کھیل میں سب
جو بدلتے رہتے ہیں
Designed By: Ali

www.iqbalkalmati.blogspot.com

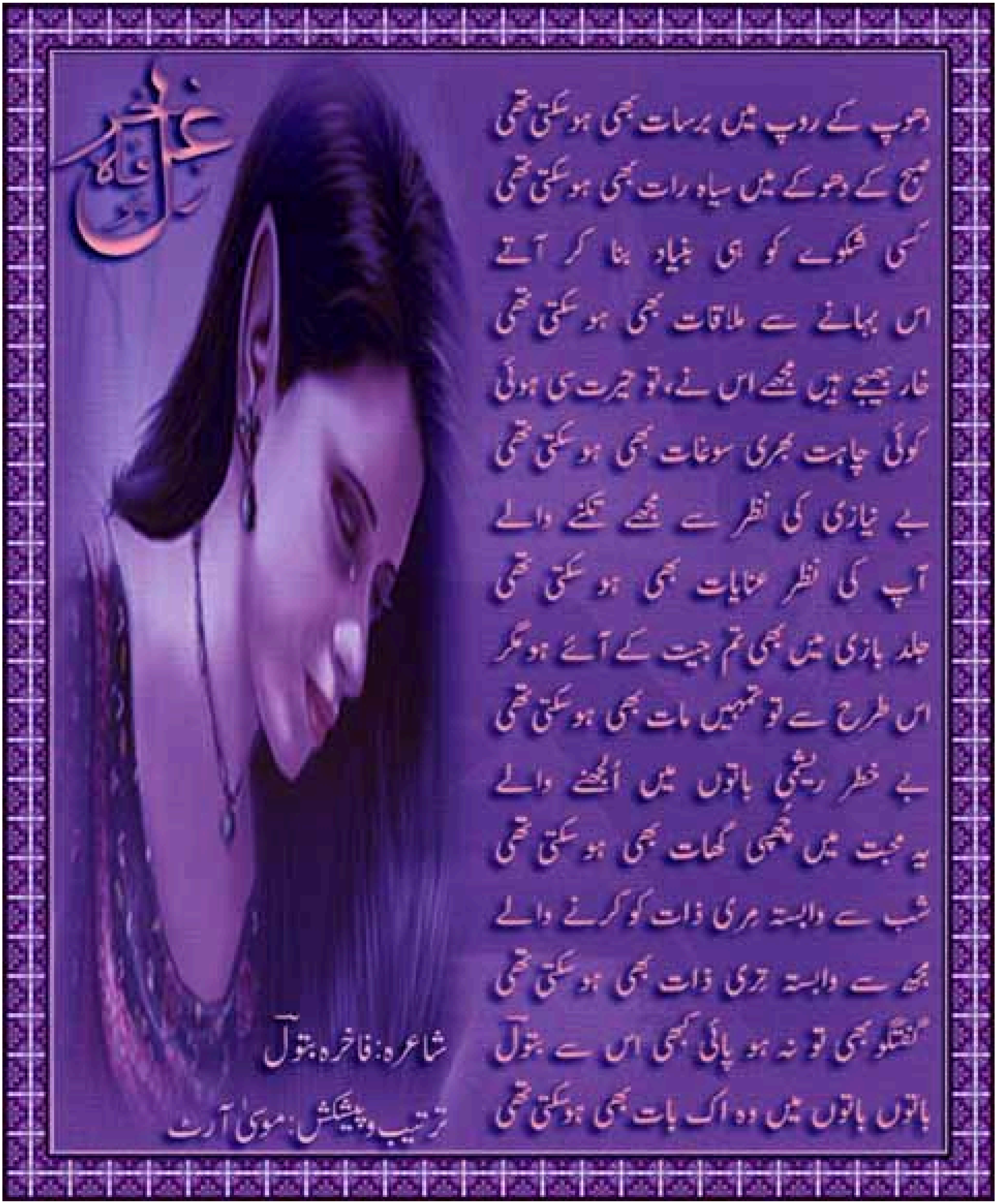

www.iqbalkalmati.blogspot.com

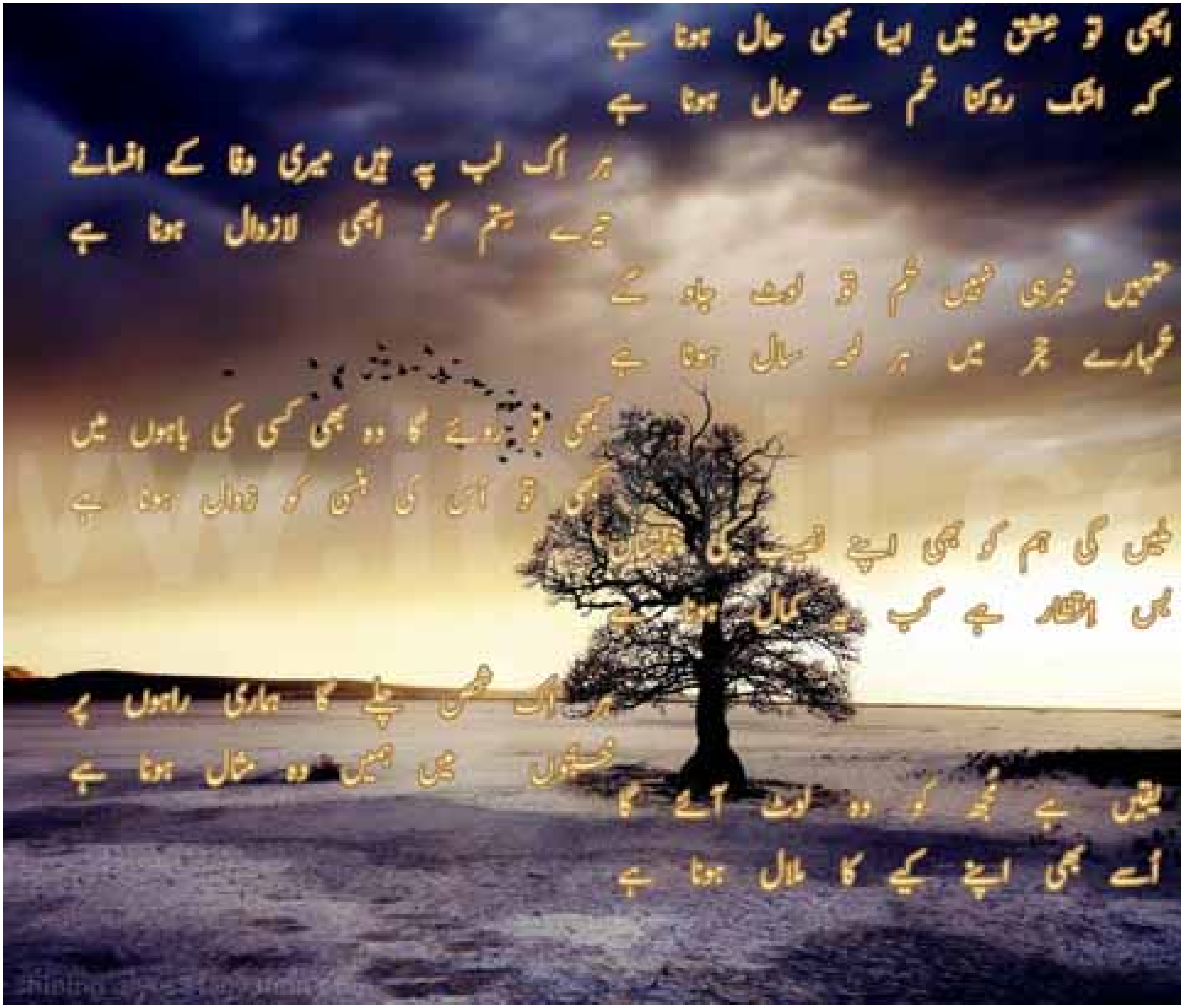

DD
Day Dreamer

اُمید ابھی کچھ باقی ہے

اُمید ابھی کچھ باقی ہے
اک بستی بسنے والی ہے
جس بستی میں کوئی ظلم نہ ہو
اور جینا کوئی جرم نہ ہو
وہاں پھول خوشی کے کھلتے ہوں
اور موسم سارے ملتے ہوں
بس رنگ و نور برستے ہوں
اور سارے ہنستے بستے ہوں

اُمید ہے ایسی بستی کی جہاں جھوٹ کا کاروبار نہ ہو
دہشت کا بازار نہ ہو
جینا بھی دشوار نہ ہو
مرنا بھی آزار نہ ہو
یہ بستی کاش تمہاری ہو
یہ بستی کاش ہماری ہو
وہاں خون کی ہولی عام نہ ہو
اس آنگن میں غم کی شام نہ ہو

جہاں مُنصف سے انصاف ملے
دل سب کے سب سے صاف ملے
اک آس ہے ایسی بستی کی
جہاں بھوک سے روئی سستی ہو۔۔۔!!!

بچھائے جال کہیں جمع آب و دانہ کیا
پھر اس نے سارے پرندوں کو بے ٹھکانہ کیا
میں تیرا حکم نہیں ٹالتا مگر مجھ میں
نہ جانے کون ہے جس نے تیرا کہا نہ کیا
بجز یقیں کوئی چارہ نہیں رہا میرے پاس
کہ پہلی بار تو اس نے کوئی بہانہ کیا
ملے جو غم تو انہیں اپنے پاس ہی رکھا
خوشی ملی ہے تو تیری طرف روانہ کیا
میں مشت خاک ستاروں کا ہم نوا ٹھہرا
میں ایک پل تھا اور اس نے مجھے زمانہ کیا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اپنی رسوائی تیرے نام کا چرچا دیکھوں
اک ذرا شعر کہوں اور میں کیا کیا دیکھوں

نیند آ جائے تو کیا محفلیں برپا دیکھوں
آنکھ کھل جائے تو تنہائی کا صحرا دیکھوں

شام بھی ہو گئی دھندلا گئیں آنکھیں میری
بھولنے والے میں کب تک تیرا رستہ دیکھوں

سب ضدیں اس کی میں پوری کروں ہر بات سنوں
ایک بچے کی طرح سے اسے ہنستا دیکھوں

مجھ پہ چھا جائے جو برسات کی خوشبو کی طرح
انگ انگ اپنا اسی رُت میں مہکتا دیکھوں

تُو میری طرح سے یکتا ہے مگر میرے حبیب
جی میں آتا ہے کوئی اور بھی تجھ سا دیکھوں

میں نے جس لمحے کو پوجا ہے اسے بس اک بار
خواب بن کر تری آنکھوں میں اترتا دیکھوں

تُو میرا کچھ نہیں لگتا ہے مگر جانِ حیات
جانے کیوں تیرے لیے دل کو دھڑکتا دیکھوں

Poetry : Parveen Shakir

www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

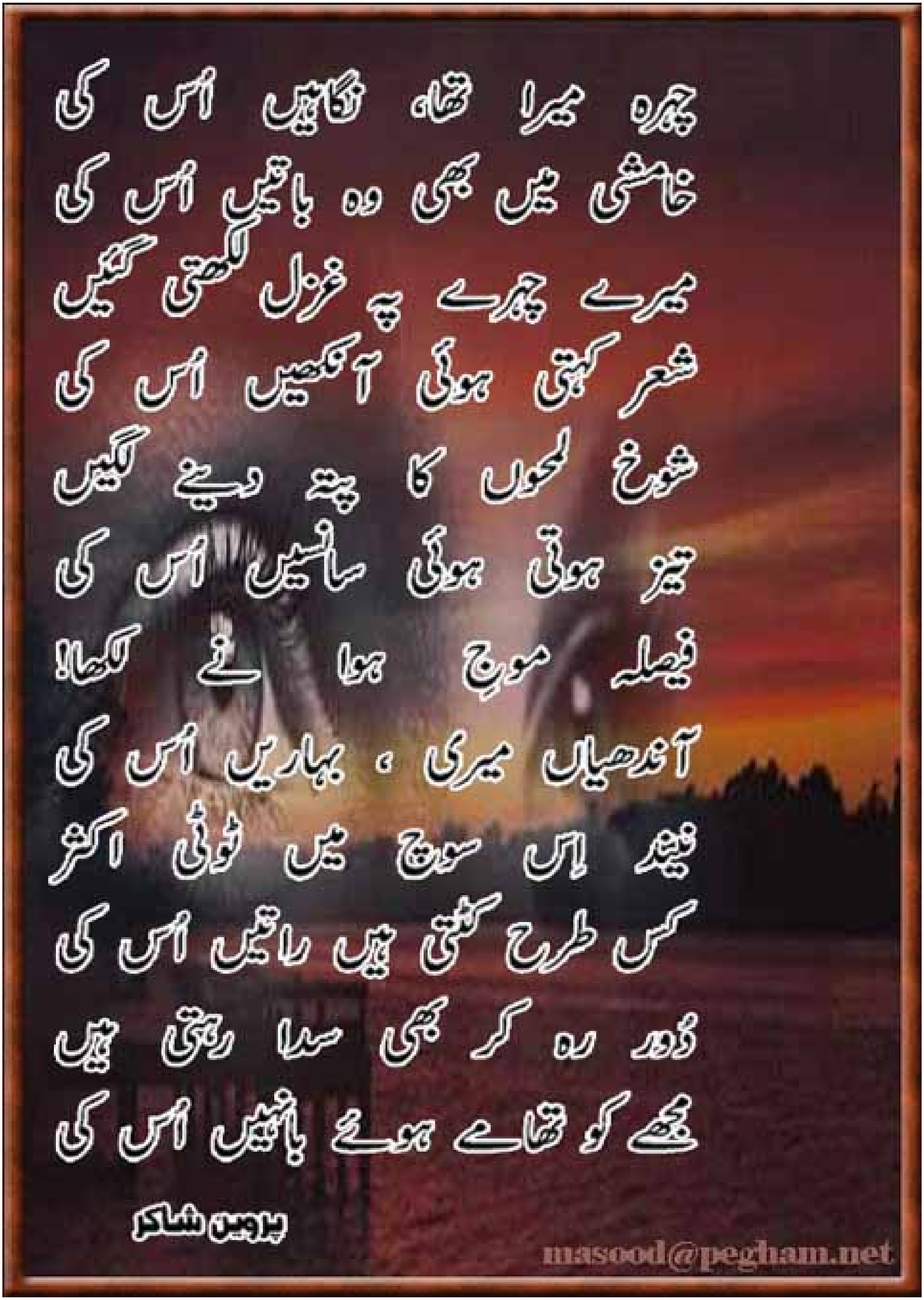

Requested by
Sehar
چپکے سے چاند کی روشنی چھو جائے آپ کو
دھیرے سے یہ ہوا کچھ کہہ جائے آپ کو
دل سے جو چاہتے ہو مانگ لو خُدا سے
ہم دُعا کرتے ہیں مل جائے وہ آپ کو
SadPoetry.in
عید مبارک
Designed by Khush

www.iqbalkalmati.blogspot.com

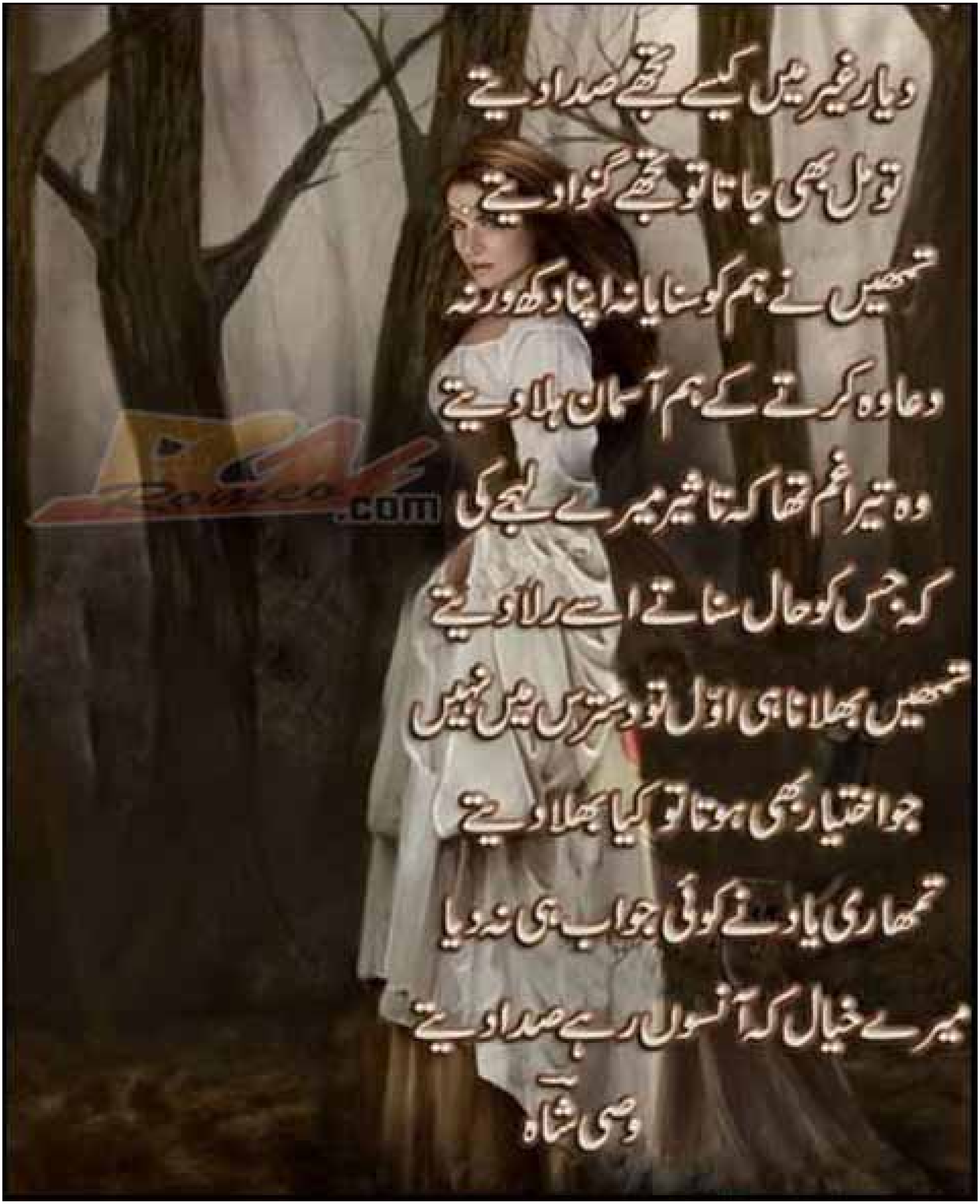

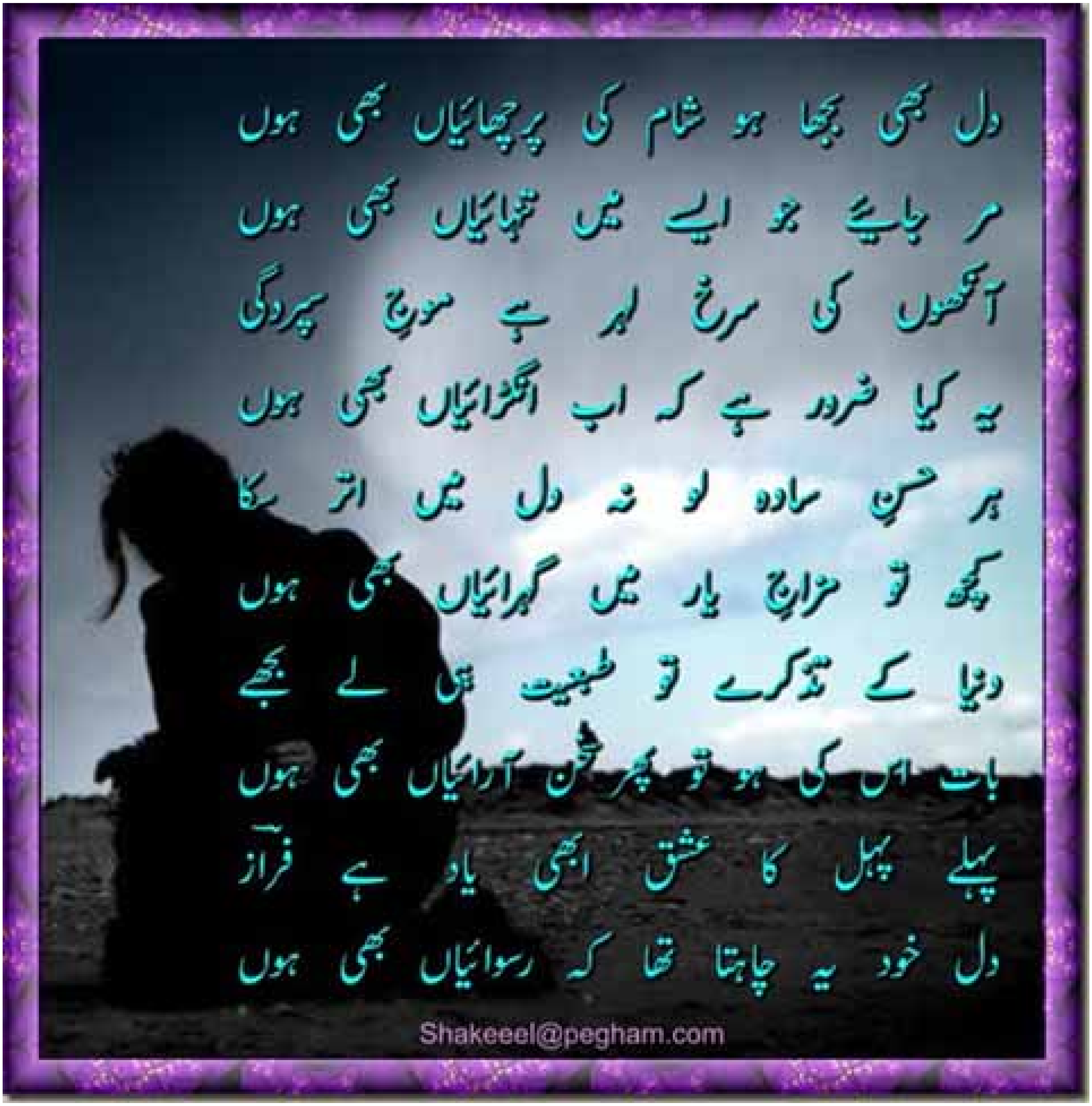
دل بھی بجھا ہو شام کی پرچھائیاں بھی ہوں
مر جائیے جو ایسے میں تنہائیاں بھی ہوں
آنکھوں کی سرخ لہر ہے موجِ سپردگی
یہ کیا ضرور ہے کہ اب انگڑائیاں بھی ہوں
ہر حسنِ سادہ لو نہ دل میں اتر سکا
کچھ تو مزاجِ یار میں گہرائیاں بھی ہوں
دنیا کے تذکرے تو طبیعت ہی لے بجھے
بات اس کی ہو تو پھر سخن آرائیاں بھی ہوں
پہلے پہل کا عشق ابھی یاد ہے فراز
دل خود یہ چاہتا تھا کہ رسوائیاں بھی ہوں
Shakeeel@pegham.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

Maharaja
Real Estate

بن جاؤں اگر تم سا تمھیں کیسا لگے گا
ہر پل میں رہوں تم سے خفا کیسا لگے گا

پڑھتے ہو مجھے تم جو نمازوں کی طرح سے
ہو جاؤں اگر تم سے قضا کیسا لگے گا

تم پیار میں خود کو کبھی مٹنے پہ ہو راضی
بن جائے اگر پیار سزا کیسا لگے گا

خود سے بھی زیادہ ہو یقیں تم کو کسی پر
وہ شخص ہی دے جائے دغا کیسا لگے گا

تم اوروں کی محفل کا دیا بن کے جلو پر
تنہائی ملے تم کو صلہ کیسا لگے گا

www.my.opera.com/skafrids/about

www.iqbalkalmati.blogspot.com

Maharaja
Real Estate

PA KAFAN ME MAKH PATEGI KA RAZEY
JANAZA ME RAWANEGI KA RAZEY
ZANKADAN K ARMAN DA DIDAN RAGHEY
ROOH DA TANA ME BIALEGI KA RAZEY
CHE PA JAWAND ME STA BASHAR TA PORTA NASHWY
HAGHA STARGEY ME PATEGI KA RAZEY
PA LAHAD K YE ARMAN DA YARANE KARAM
SA PA NAZ TAMBEY BANDEGI KA RAZEY

www.my.opera.com/skafridi/about

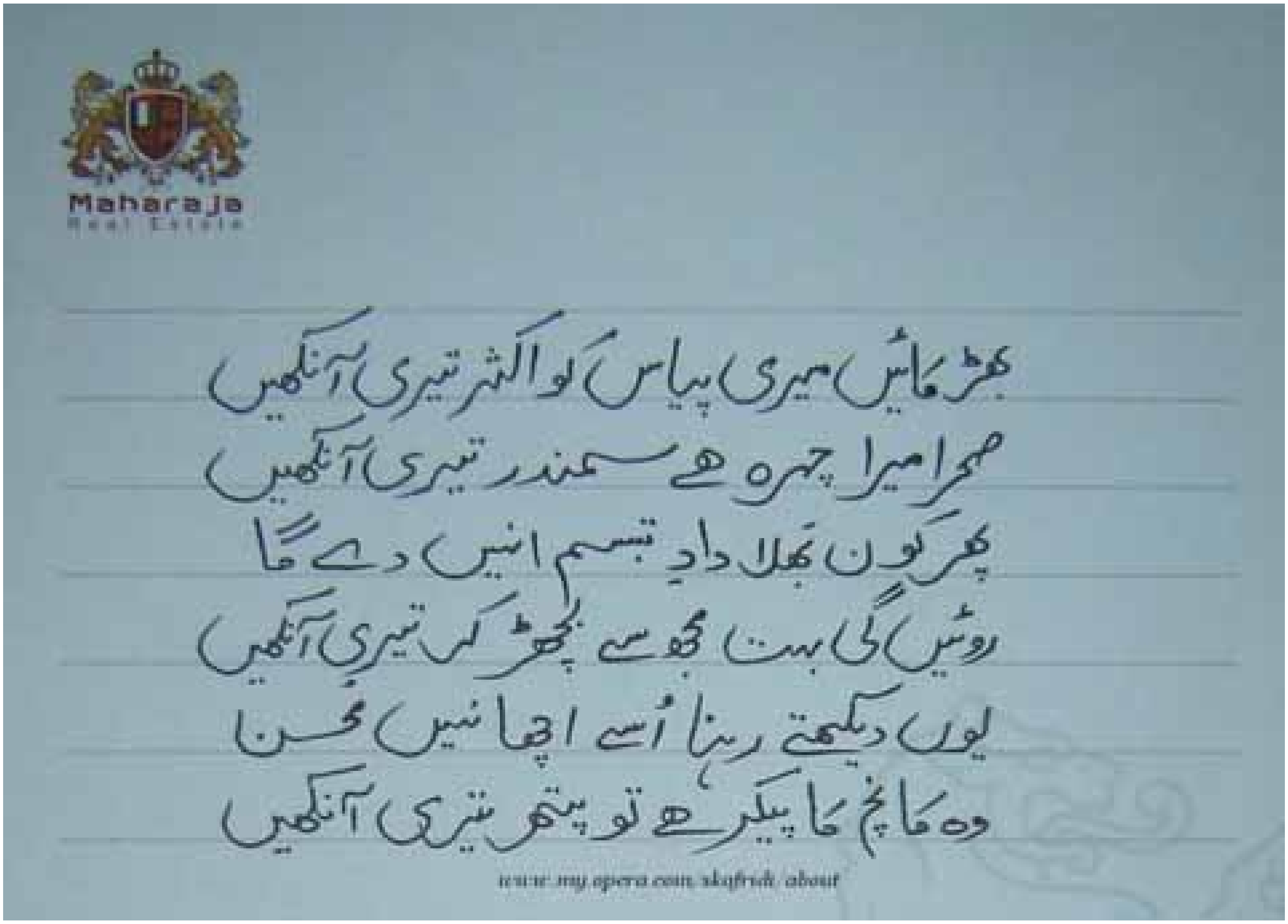
Maharaja
Real Estate
بھڑکائیں میری پیاس کو اکثر تیری آنکھیں
صحرا میرا چہرہ ہے سمندر تیری آنکھیں
پھر کون بھلا داد تبسم انہیں دے گا
روئیں گی بہت مجھ سے بچھڑ کر تیری آنکھیں
یوں دیکھتے رہنا اسے اچھا نہیں محسن
وہ کانچ کا پیکر ہے تو پتھر تیری آنکھیں
www.my.opera.com/skafridi/about

Maharaja
Real Estate

ستاد تصویر مے طوافونہ اوکړل
پہ یوہ شپہ مے سو حجونہ اوکړل
بیا مے احرام د لوپټے او تړہ
پہ مخ کعبہ مے سو مونځونہ اوکړل
بیا مے ښکل کړہ مخ سپینہ گټہ
حجراسود مے پرے سودونہ اوکړل
ستاد کوسے نہ تر زمونږ د کوسے
ماد صفا مروہ رسمونہ اوکړل
بیا مے د خُلے پوڈے سوا وخکے راغلے
لکہ زمزم مے ترے گوټونہ اوکړل
د شیطانانو ویشتل ھم فرض و لو
پہ رقیب مے سو گزارونہ اوکړل
جانانہ وایہ حج قبول شو کہ نہ
کہ دا مے ھسے کوششونہ اوکړل

www.iqbalkalmati.blogspot.com

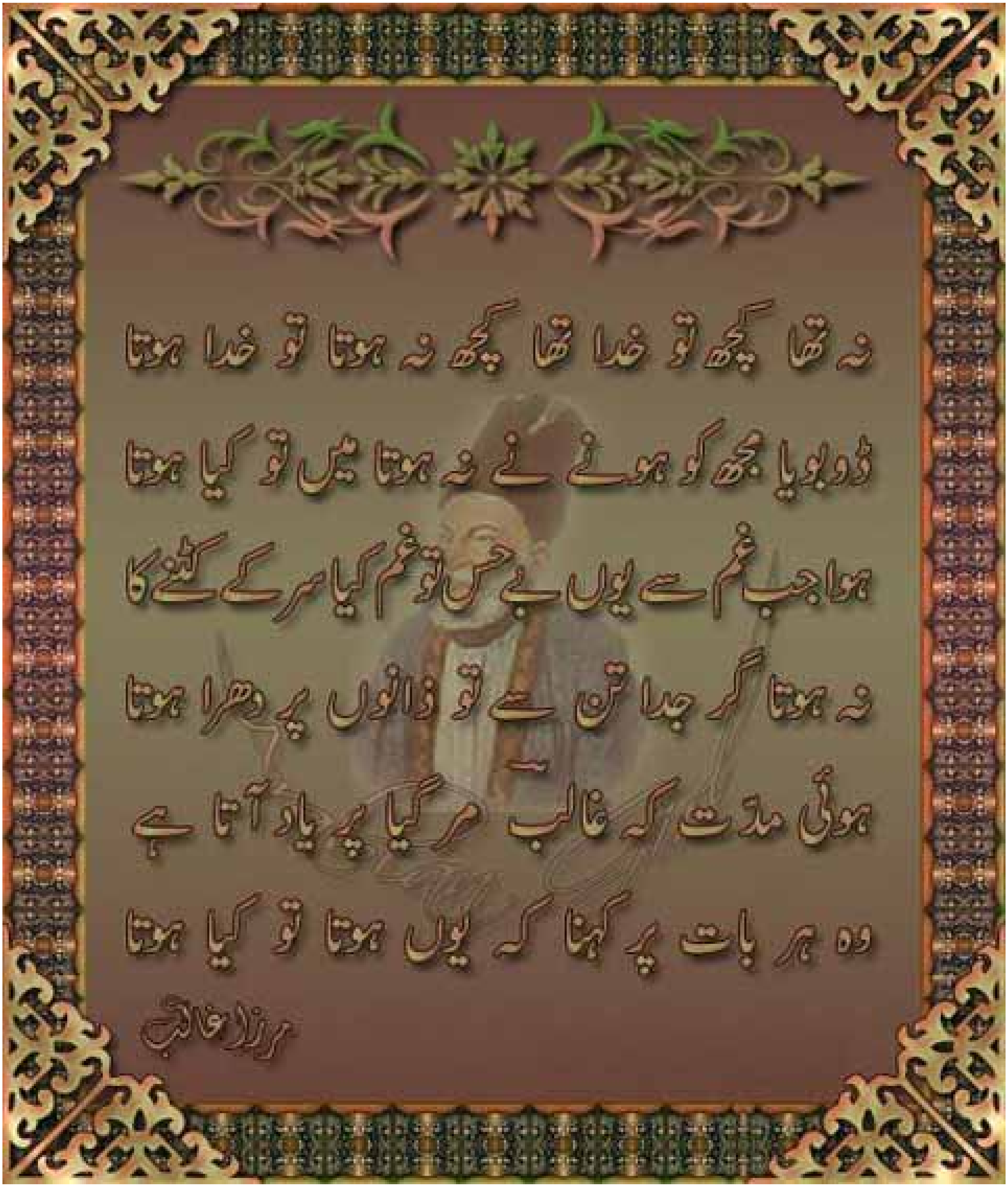

وہ کیسے لوگ تھے یارب جنہوں نے پالیا تجھ کو
ہمیں تو ہو گیا دشوار اک انسان کا ملنا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

میں جو دن کو بھی کہوں رات، وہ قرار کرے

میں جو دن کو بھی کہوں رات، وہ قرار کرے
مجھ کو حسرت ہے کوئی یوں بھی مجھے پیار کرے
میری خاطر وہ سہے دنیا کے طعنے، دھکے
ننگے پیروں سے وہ صحراؤں کے کانٹے چکھے
مجھ کو پانے کے لئے جُون کے روزے رکھے
میں ہوں دیوانہ، وہ دیوانوں سا اظہار کرے
میں جو دن کو بھی کہوں رات، وہ اقرار کرے
مجھ کو حسرت ہے کوئی یوں بھی مجھے پیار کرے

وصی شاہ http://wasishahpoetry.wordpress.com

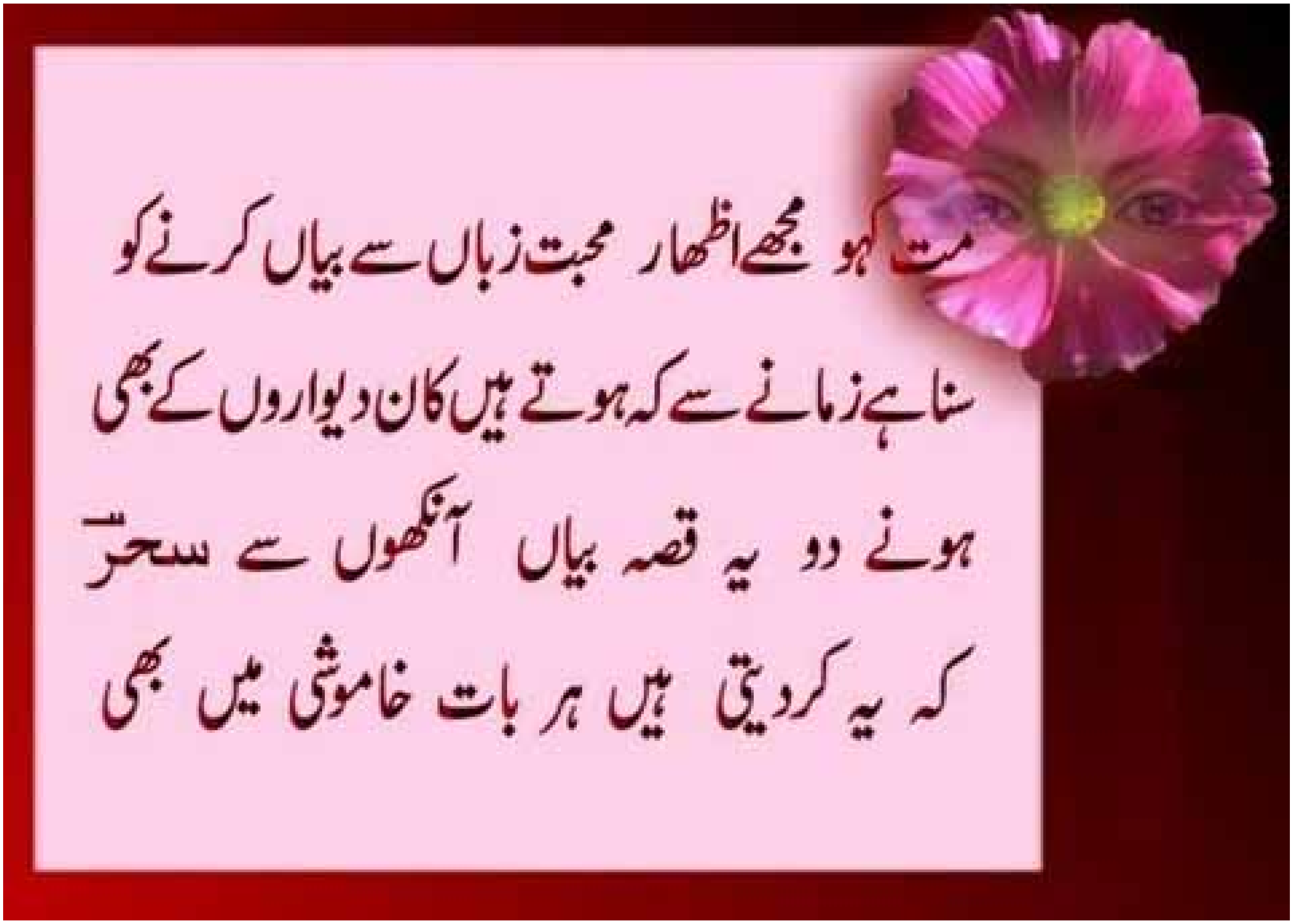
مت کہو مجھے اظہار محبت زباں سے بیاں کرنے کو
سنا ہے زمانے سے کہ ہوتے ہیں کان دیواروں کے بھی
ہونے دو یہ قصہ بیاں آنکھوں سے سحرؔ
کہ یہ کردیتی ہیں ہر بات خاموشی میں بھی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

غزل

قرضِ نگاہِ یار ادا کر چکے ہیں ہم
سب کچھ نثارِ راہِ وفا کر چکے ہیں ہم

کچھ امتحانِ دستِ جفا کر چکے ہیں ہم
کچھ ان کی دسترس کا پتا کر چکے ہیں ہم

اب احتیاط کی کوئی صورت نہیں رہی
قاتل سے رسم و راہ سوا کر چکے ہیں ہم

دیکھیں ہے کون کون، ضرورت نہیں رہی
کوئے ستم میں سب کو خفا کر چکے ہیں ہم

اب اپنا اختیار ہے چاہیں جہاں چلیں
رہبر سے اپنی راہ جدا کر چکے ہیں ہم

ان کی نظر میں، کیا کریں، پھیکا ہے اب بھی رنگ
جتنا لہو تھا صرفِ قبا کر چکے ہیں ہم

کچھ اپنے دل کی خو کا بھی شکرانہ چاہیئے
سو بار ان کی خو کا گلہ کر چکے ہیں ہم

فیض احمد فیض

www.iqbalkalmati.blogspot.com

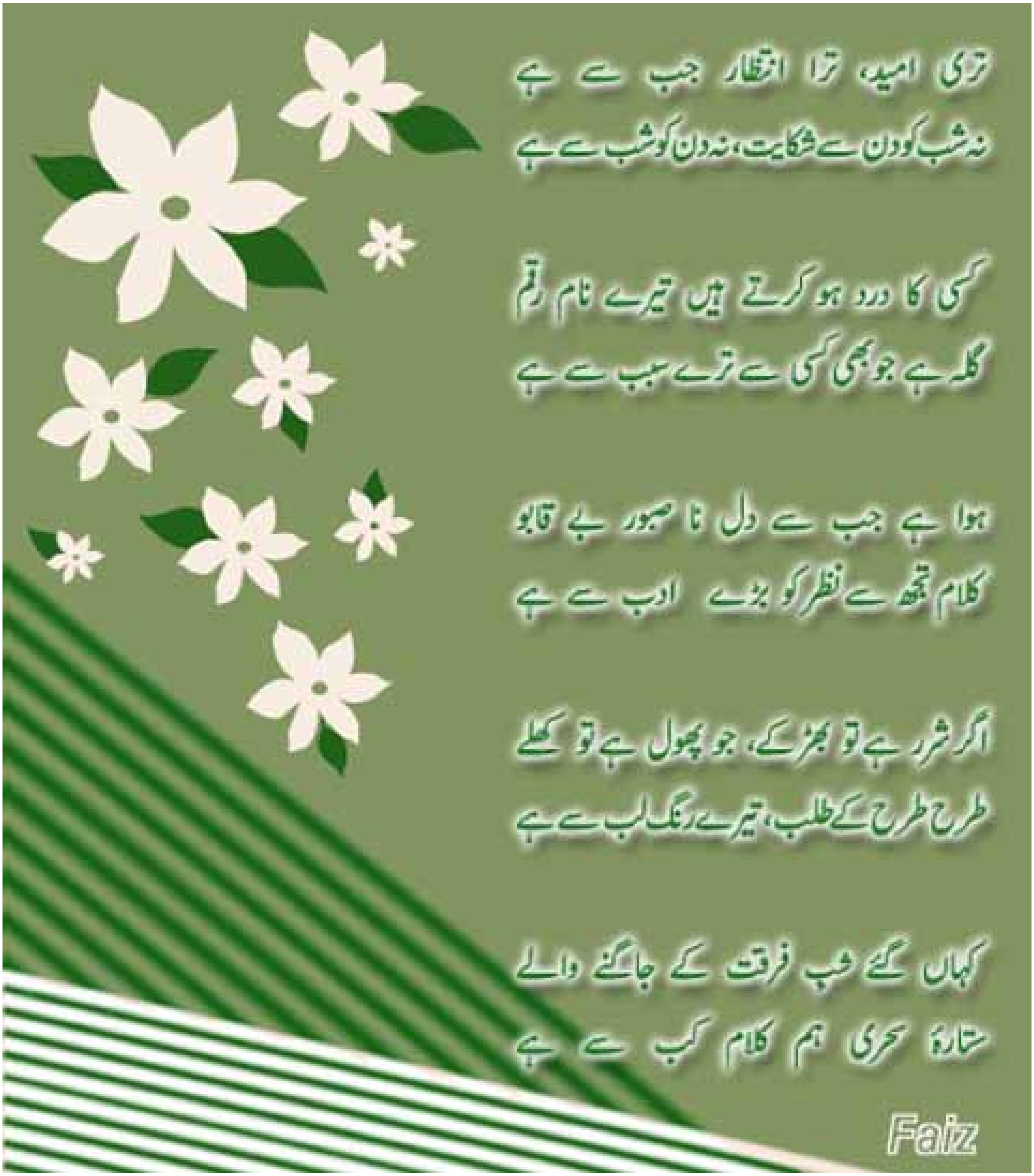

www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

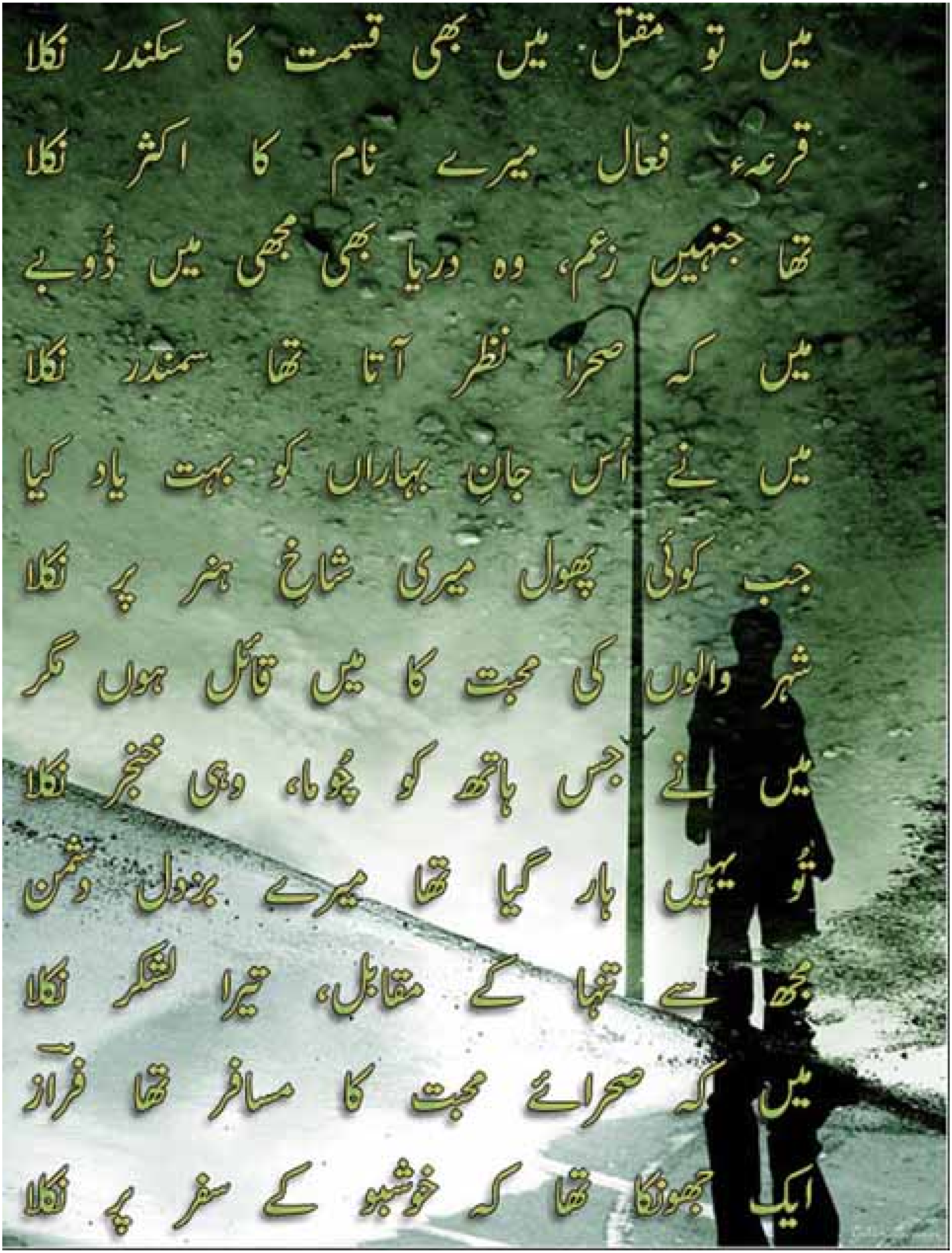

www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

وحشت تھی مگر چاک لبادہ بھی نہیں تھا
یوں زخم نمائی کا ارادہ بھی نہیں تھا
http://AhmedFarazPoetry.wordpress.com
خلعت کے لیے قیمتِ جاں یوں بھی بہت تھی
پھر اتنا دلآویز لبادہ بھی نہیں تھا

ہم مرحبا کہتے ترے ہر تیرِ ستم پر
سچ یہ ہے کہ دل اتنا کشادہ بھی نہیں تھا

ہم خون میں نہلائے گئے تیری گلی میں
اور تُو کہ سرِ بام ستادہ بھی نہیں تھا

یارو کوئی تدبیر کرو تم کہ وہ ہم سے
ناخوش تھا مگر اتنا زیادہ بھی نہیں تھا

آخر کو تو گُل ہو گئے سورج سے مسافر
اور میں تو چراغِ سرِ جادہ بھی نہیں تھا

پاگل ہو فراز آج جو رہ دیکھ رہے ہو
جب اس سے ملاقات کا وعدہ بھی نہیں تھا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ردائے زخم ہر گل پیرہن پہنے ہوئے ہے
جسے دیکھو وہی چپ کا کفن پہنے ہوئے ہے

http://AhmedFarazPoetry.wordpress.com

وہی سچ بولنے والا ہمارا دوست دیکھو
گلے میں طوق پاؤں میں رسن پہنے ہوئے ہے

اندھیری اور اکیلی رات اور دل اور یادیں
یہ جنگل جگنوؤں کا پیرہن پہنے ہوئے ہے

رہا ہو بھی چکے سب ہم قفس کب کے مگر دل
یہ وحشی اب بھی زنجیرِ کہن پہنے ہوئے ہے

سنا ہے ایک ایسا طائفہ ہے اہلِ دل کا
جو دیوانہ نہیں دیوانہ پن پہنے ہوئے ہے

فراز اس شہر میں کس کو دکھاؤں زخم اپنے
یہاں تو ہر کوئی مجھ سا بدن پہنے ہوئے ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

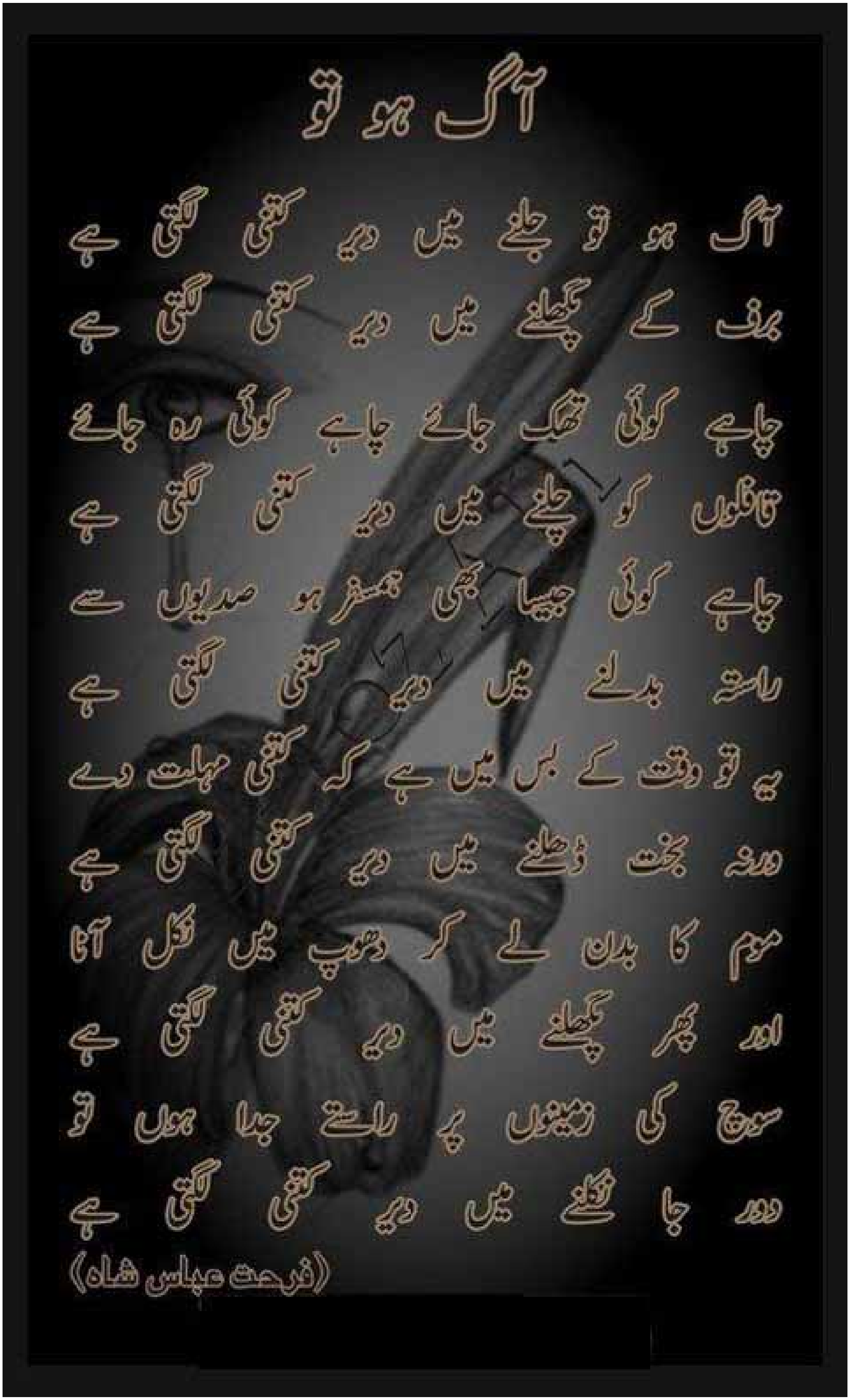

غزل
مثالِ برگ میں خود کو اڑانا چاہتی ہوں
ہوائے تند پہ مسکن بنانا چاہتی ہوں
وہ جن کی آنکھوں میں ہوتا ہے زندگی میں ملال
اسی قبیلے سے خود کو ملانا چاہتی ہوں
جہاں کے بند ہیں صدیوں سے مجھ پہ دروازے
میں ایک بار اسی گھر میں جانا چاہتی ہوں
ستم شعار کی چوکھٹ پہ عدل کی زنجیر
برائے داد رسی اب ہلانا چاہتی ہوں
نجانے کیسے گزاروں گی ہجر کی ساعت
گھڑی کو توڑ کے سب بھول جانا چاہتی ہوں
مسافتوں کو ملی منزلِ طلب نیناں
وفا کی راہ میں اپنا ٹھکانہ چاہتی ہوں
فرزانہ نیناں

غزل

منزل کو رہگذر میں کبھی رکھ دیا کرو
اپنی طلب سفر میں کبھی رکھ دیا کرو

جن پر وصالِ یار کا طاری رہے نشہ
وہ حوصلے نہ ڈر میں کبھی رکھ دیا کرو

تاروں بھرے فلک سے، اڑانیں گری ہوئی
بے جاں شکستہ پر میں کبھی رکھ دیا کرو

ممکن ہے اس کو بھی کبھی لے آئے چاند رات
کچھ پھول سونے گھر میں کبھی رکھ دیا کرو

حالات میں پسی ہوئی مجبوریوں کو تم
احباب کی نظر میں کبھی رکھ دیا کرو

پیاسوں کے واسطے یہی نیناں بھرے بھرے
جلتے جھلتے، تھر میں کبھی رکھ دیا کرو

فرزانہ نیناںؔ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

☆ فنی غزل ☆

یوں زندگی کی راہ میں ٹکرا گیا کوئی
خود نیچے اتر کر مجھ کو لٹکا گیا کوئی

رسماً ہی میں نے پوچھ لیا کچھ کھایئے جناب
گھر میں جو کچھ پکا تھا سب کھا گیا کوئی

ویگن میں بڑی زور سے میں چیخی
میرے پاؤں کو جب سینڈل سے دبا گیا کوئی

مجھے بڑا مزا آیا کیلا کھاتے ہوئے
لیکن افسوس ہوا جب روڈ پر پھسل گیا کوئی

جب چیٹنگ کرتے ہوئے میں نے کسی کو پاگل کہا
بڑی خوشی سے جب جھوم اٹھا کوئی

پاگل تھی میں جو اس بے وفا کو اپنا سمجھا
سرعام کالج میں مجھ کو رسوا کر گیا کوئی

Www.TheKarachiWorld.Cjb.Net

میرا کیا جرم تھا دوست کامران یہ تو بتا
جب سی ڈی کے بہانے گھر میں چلا آیا کوئی

وہ ایک لمحے کا سفر آج بھی یاد ہے مجھے
جب اچانک دل کے خانے میں بس گیا کوئی

تم کیا سمجھو دل کی بات کو کزن محسن
اپنی باتوں سے دل میں جب اتر گیا کوئی

میں اس قابل تو نہیں کہ کوئی مجھ کو چاہے
لیکن بنا پوچھے مجھ کو چاہ گیا کوئی

مدت سے دل کے آنگن میں لوڈ شیڈنگ تھی حنا
اپنے حسن کے بلب اس میں جلا گیا کوئی

دی کراچی ورلڈ
Www.TkwForum.Cjb.Net
Www.TheKarachiWorld.Cjb.Net

فضا کے سرد لہجے کی ادائیں رقص کرتی ہیں
گئے لمحوں کی خواہش پر ہوائیں رقص کرتی ہیں

ستارے ٹوٹتے ہیں جب تو گھر کے ایک کونے میں
کسی کے سرخ ہونٹوں پر دعائیں رقص کرتی ہیں

کئی بستے گھروں پر ایک سناٹا سا چھایا ہے
کئی خالی مکانوں میں صدائیں رقص کرتی ہیں

سنا ہے رات کے پچھلے پہر دریا کے ہونٹوں پر
کسی کچے گھڑے پہ کچھ وفائیں رقص کرتی ہیں

تمہیں معلوم ہے کہ بے خبر برسات کے آگے
کئی کچے گھروں میں التجائیں رقص کرتی ہیں

ہمارا آفتاب آئے تو دریا کے کناروں پر
فضا میں تیرتی چنچل شعاعیں رقص کرتی ہیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

☆ فنی غزل ☆

یوں زندگی کی راہ میں ٹکرا گیا کوئی
خود نیچے اتر کر مجھ کو لٹکا گیا کوئی

رسماً ہی میں نے پوچھ لیا کچھ کھایئے جناب
گھر میں جو کچھ پکا تھا سب کھا گیا کوئی

ویگن میں بڑی زور سے میں چیخی
میرے پاؤں کو جب سینڈل سے دبا گیا کوئی

مجھے بڑا مزا آیا کیلا کھاتے ہوئے
لیکن افسوس ہوا جب روڈ پر پھسل گیا کوئی

جب چیٹنگ کرتے ہوئے میں نے کسی کو پاگل کہا
بڑی خوشی سے جب جھوم اٹھا کوئی

پاگل تھی میں جو اس بے وفا کو اپنا سمجھا
سرعام کالج میں مجھ کو رسوا کر گیا کوئی

میرا کیا جرم تھا دوست کامران یہ تو بتا
جب سی ڈی کے بہانے گھر میں چلا آیا کوئی

وہ ایک لمحے کا سفر آج بھی یاد ہے مجھے
جب اچانک دل کے خانے میں بس گیا کوئی

تم کیا سمجھو دل کی بات کو کزن محسن
اپنی باتوں سے دل میں جب اتر گیا کوئی

میں اس قابل تو نہیں کہ کوئی مجھ کو چاہے
لیکن بنا پوچھے مجھ کو چاہ گیا کوئی

مدت سے دل کے آنگن میں لوڈ شیڈنگ تھی حنا
اپنے حسن کے بلب اس میں جلا گیا کوئی

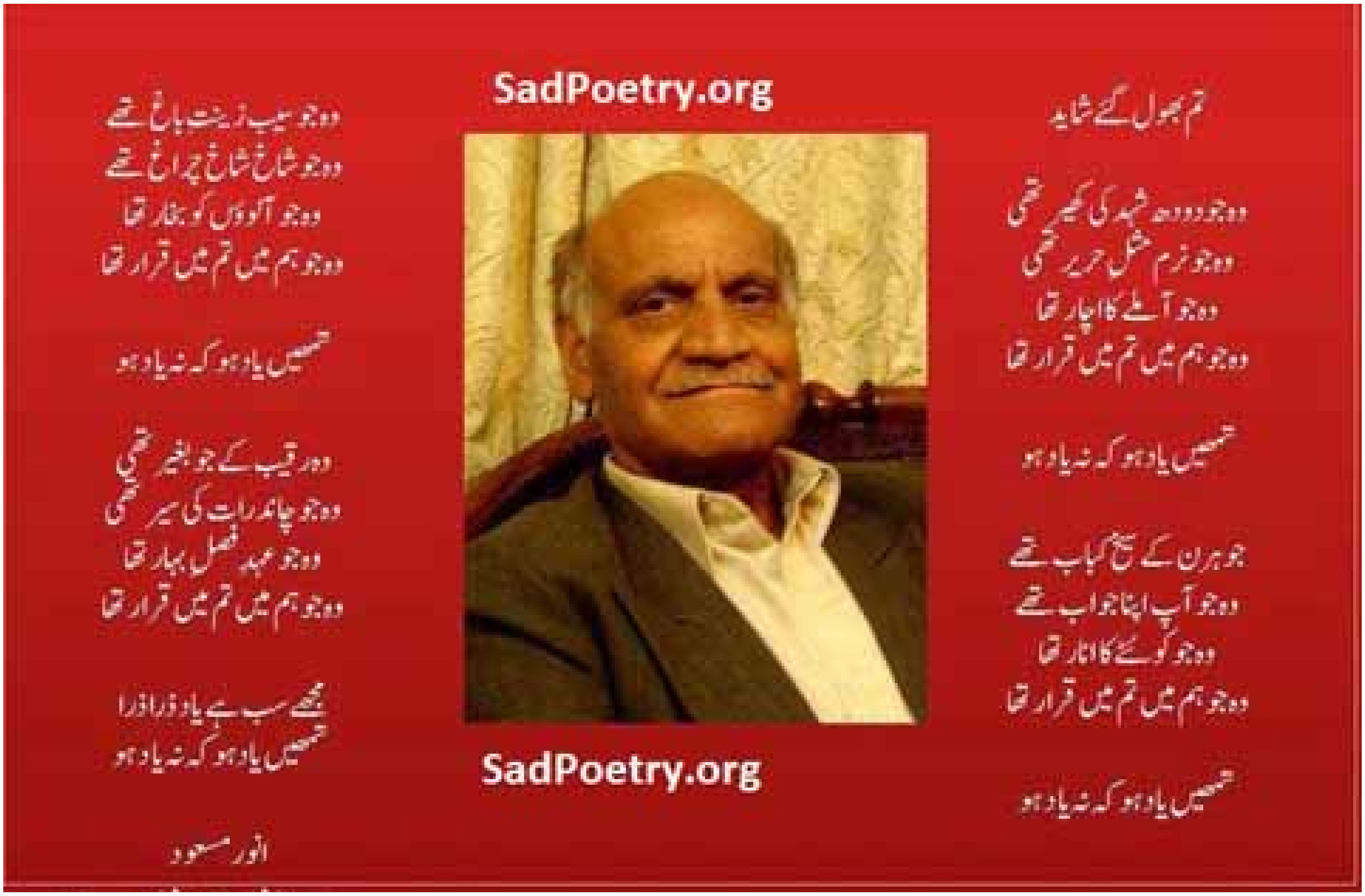
SadPoetry.org
تم بھول گئے شاید
وہ جو دودھ شہد کی کھیر تھی
وہ جو نرم شال حریر تھی
وہ جو آٹے کا اچار تھا
وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا
تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
جو ہرن کے سیخ کباب تھے
وہ جو آپ اپنا جواب تھے
وہ جو کوسے کا اتار تھا
وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا
تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہ جو سیب زینت باغ تھے
وہ جو شاخ شاخ چراغ تھے
وہ جو آلوؤں کو بخار تھا
وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا
تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہ رقیب کے جو بغیر تھی
وہ جو چاندرات کی سیر تھی
وہ جو عہد فصل بہار تھا
وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا
مجھے سب ہے یاد ذرا ذرا
تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
انور مسعود
SadPoetry.org

www.iqbalkalmati.blogspot.com

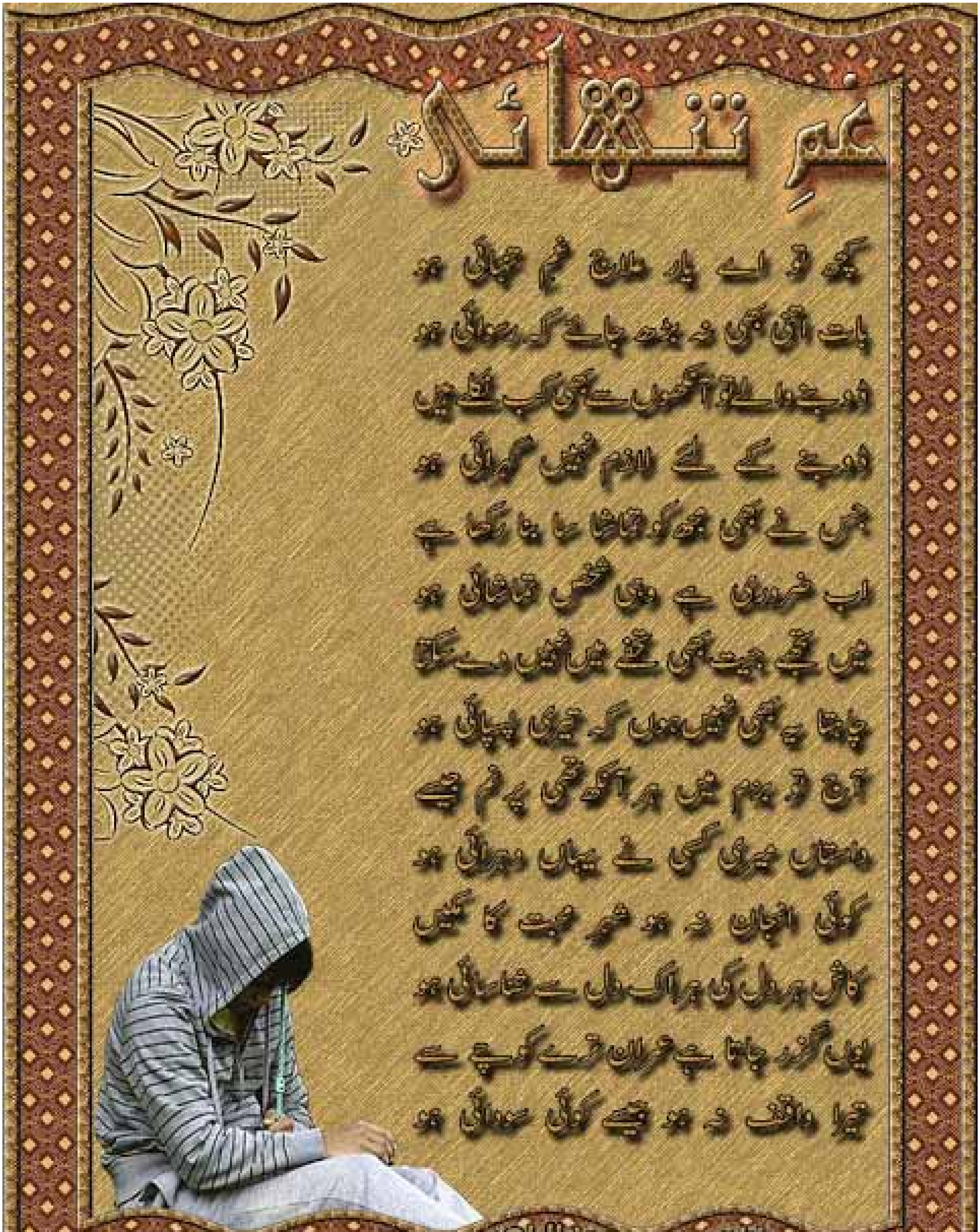

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ستارے رنگ دکھلانے لگے ہیں
عجب منظر نظر آنے لگے ہیں

ہماری بستیوں کی خیر یارب
سمندر شہر تک آنے لگے ہیں

دہائی دے رہے ہیں ماؤں کے لب
سپاہی جنگ پہ جانے لگے ہیں

جہاں سرسوں کی فصلیں جل گئی تھیں
وہاں اب کھیت لہرانے لگے ہیں

ہزاروں بار گزرے تھے جہاں سے
وہ کوچے آج انجانے لگے ہیں

ہمیں ان سے کبھی نسبت تھی شاید
یہ چہرے جانے پہچانے لگے ہیں

ہماری منزلیں آئیں نہ آئیں
ترے رستے سمجھ آنے لگے ہیں

ہم اپنے دور کے حافظ نہیں پہ
تری آنکھوں میں میخانے لگے ہیں

جنہیں بھولے ہوئے اک عمر گزری
وہ قیصر آج یاد آنے لگے ہیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

پہلی منزل سے نہ لوٹ آنا تھا
ہم کو تو دور تک جانا تھا

آپ آئے تو سویرے آئے
ورنہ اب کس نے یہاں آنا تھا

شہر ویراں ہے تو کیا غم اے دوست
دل سے بڑھ کر کوئی ویرانہ تھا

ہوش آیا تو یہ معلوم ہوا
تیری نظروں کا وہ بیگانہ تھا

اس کہانی پہ وہ روئے اس بار
پہلے سمجھے تھے کہ افسانہ تھا

گھر سے دیوار اٹھاؤ لوگو
اس جگہ پر مرا کاشانہ تھا

پھر اسے ڈھونڈ کے لاؤ قیصر
ایک شاعر تھا کہ دیوانہ تھا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

آئے ہو اس طرف تو ملاقات بھی تو ہو
کیسے کٹے گی رات کوئی بات بھی تو ہو

مانگے ہیں آسماں سے تری قربتوں کے خواب
حرفِ دعا میں کوئی کرامات بھی تو ہو

رقصاں ہیں میرے شہر میں ہر سو اداسیاں
دورِ خزاں میں موسمِ برسات بھی تو ہو

سورج کی تیز دھوپ سے جلنے لگا بدن
رستے بہت کٹھن ہیں کہیں رات بھی تو ہو

اب کیجئے ستم کے نئے زاویئے تلاش
زندانوں میں آپ کی سوغات بھی تو ہو

میں نے بھی اپنے خون سے جیتا ہے یہ محاذ
میثاقِ امن میں مری کچھ بات بھی تو ہو

قیصر قرارداد میں شامل نہیں تھے ہم
کوئی فریقِ وقتِ سوالات بھی تو ہو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تیرے نام

غم نہ کر تیرے لیے چراغ بن جاؤں گا
خود جل کر تیری راہ میں روشنی کر جاؤں گا

ڈر ہے کہ مجھ سے رسوائیاں نہ ملیں تمہیں
ترکِ تعلق میں خود سے ہی کر جاؤں گا

تیرے آنچل میں ہوں پھول خواہش میری
اپنا دامن میں کانٹوں سے بھر جاؤں گا

لاکھ بھلانے سے بھی نہ بھول سکو گی تم
میں پیار ہی تم سے اتنا کر جاؤں گا

سنوارو اپنا نصیب تم خوشی سے ایمان
میں کہ برف پہ بنی تصویر آخر مٹ جاؤں گا

UrduPoetry.com.pk
UrduPoetry.com.pk
UrduPoetry.com.pk

غزل

قیصر عباس

تم وقتِ سحر روزنِ دیوار میں دیکھو
لالی سی کہیں صبح کے آثار میں دیکھو

ہر جنس کی قیمت ہے مرے سر سے زیادہ
رک کر تو کبھی کوچہ و بازار میں دیکھو

تھک ہار کے بیٹھے ہیں مسافت کے قرینے
اک تازہ سفر سایۂ دیوار میں دیکھو

یہ اطلس و کمخواب مرا اصل نہیں ہیں
ملنا ہو تو مجھ کو مرے پندار میں دیکھو

اب جرم ہے ہمسائے کا ہمسائے سے ملنا
یہ تازہ خبر آج کے اخبار میں دیکھو

میں نیند میں چلتا ہوا کھو جاؤں نہ قیصر
آہٹ مرے قدموں کی شبِ تار میں دیکھو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ماں کے بعد

شہر امکاں سے کیا گیا کوئی
موسم گل چرا گیا کوئی

قریۂ دل سے کوچۂ جاں تک
ساری شمعیں بجھا گیا کوئی

دشت بے سائباں ہے اور ہم ہیں
گھر کے رستے مٹا گیا کوئی

ہر دریچے میں آہٹیں اس کی
خوشبوئیں بانٹتا گیا کوئی

چاہتوں کے ہنر، دکھوں کے ملال
سب قرینے سکھا گیا کوئی

جن منڈیروں پہ دھوپ تھی قیصر
شب کے سائے بچھا گیا کوئی

فصیلِ جاں پہ کوئی آفتاب اترے گا
سرِ جسم پہ کس کا شباب اترے گا

کبھی تو نیلگوں آنکھوں کے خواب جاگیں گے
تری نظر میں مرا انتخاب اترے گا

یہ سیلِ اشک رواں کچھ رکے تو بات بنے
سبوِ شوق کہاں زیرِ آب اترے گا

سنا ہے اب کے برس بھیگتی رتوں کے لیے
مری زمین پہ کوئی سحاب اترے گا

میں اس صدی کا مسافر ہوں جس کے دامن میں
نہ گل کھلیں گے نہ کوئی گلاب اترے گا

کمانڈر سے کہنا کہ ہوشیار رہے
سپاہ شاہ پہ اک انقلاب اترے گا

جہاں سے تیر چلے تھے مرے قبیلے پر
اسی فصیل پہ اک دن عذاب اترے گا

مرا گمان ہے قیصر بدلتے موسم میں
ہماری خشک زمیں پر چناب اترے گا

بند دروازوں کے تالے جاگیں
دستکیں دو کہ اجالے جاگیں

میکدے بند ہیں گلیاں خاموش
ساقیا بول کہ پیالے جاگیں

کوئی تو صبح کی خوشبو چھوے
گاؤں سو جائے، گوالے جاگیں

ہر نئی صبح ہے عذابوں کی نقیب
کیوں مری بستیوں والے جاگیں

ان سے کہنا کہ بہت دیر ہوئی
جب کبھی قافلے والے جاگیں

اپنے ماضی سے جدا ہوں قیصر
وہ جو آئے تو حوالے جاگیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

خوابوں کا گزر دیدۂ بیدار سے ہوگا
خوشبو کا سفر ہر در و دیوار سے ہوگا

پھر کاسۂ سر کوچۂ قاتل میں بجیں گے
یہ کھیل تو جاری رسن و دار سے ہوگا

ہر حرف سے پھوٹے گی کرن صبح
جنوں کی
ہر باب رقم جرأتِ اظہار سے ہوگا

تعمیر شبستاں تو شہزادے کریں گے
تخریب کا آغاز شہر یار سے ہوگا

پہچان شرافت کی زر و مال سے ہوگی
معیار سخن جبّہ و دستار سے ہوگا

ہر صبح کی نسبت کسی مظلوم سے ہوگی
آغاز ہر اک شب کا ستمگار سے ہوگا

قیصر ترے لفظوں کی کسک یاد رہے گی
اظہارِ غمِ دوراں ترے اشعار سے ہوگا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اب دور تلک یاد کا صحرا ہے نظر میں
کچھ روز تو رہنا ہے اسی راہ گزر میں

ہم پیاس کے جنگل کی کمیں گاہ سے نہ نکلے
دریائے عنایت کا کنارہ تھا گھر میں

کس کے لیے ہاتھوں کی لکیروں کو ابھاریں
اپنا تو ہر اک پل ہے ستاروں کے اثر میں

اب خواب بھی دیکھے نہیں جاتے کہ یہ آنکھیں
بس جاگتی راتیں ہیں ترے سایۂ در میں

کس کے لیے پیڑوں کو اذیت میں رکھا جائے
خود دھوپ کے تنہائی چلی آئی ہے گھر میں

پھر قتل انا کے سواروں کی صدا آئی
پھر کون ہوا سودۂ الزام نگر میں

قیصر بھی صلیب اپنی اٹھائے ہوئے گزرا
کہتے ہیں کہ خوددار تھا جینے کے ہنر میں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

روتے روتے آنکھ ہنسے تو ہنسنے دو
ہونٹوں پہ مسکان کو زندہ رہنے دو

خوشبوؤں کی رُت پہ بھی ان کے پہرے ہیں
بے موسم کے پھول کھلیں تو کھلنے دو

کتنا گہرا سناٹا ہے ساحل پہ
لہروں سے طوفان اٹھے تو اٹھنے دو

جانے کب وہ ایک مسافر آ پہنچے
چوکھٹ پہ ایک دیپ جلا کر جلنے دو

جن خوابوں میں اس کی خوشبو پھیلی ہے
ان خوابوں کو دل میں زندہ رہنے دو

لوگوں سے کہہ دو امیدیں زندہ ہیں
قیصر آنسو پلکوں سے مت گرنے دو

GHAZAL
by junaid
http://urdu-mag.com
Barsoon Kay Intizaar Ka Anjaam Likh Dia
Kaaghaz Pay Shaam Kaat Kay Phir Shaam Likh Dia
Bikhri Pari Thi Toot Kay Kaliyaan Zameen Per
Tarteeb Day Kay Mein Nai Tera Naam Likh Dia
Aasan Nahi Thi Tark-E-Mohabbat Ki Dastaan
Jo Aansoon Nay Aakhri Paighaam Likh Dia
Allah! Zindagi Say Kahan Tak Nibhaoon Mein
Kiss Bewafa Kay Saath Mera Naam Likh Dia
Taqseem Ho Rahi Thi Khudai Ki Naimatein
Ik Ishq Bach Gaya So Mere Naam Likh Dia
Kisi Ki Dain Hai Yeh Shairi Meri
Uski Ghazal Pay Jisney Mera Naam Likh Dia . . .

www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

وہ عجیب خالی سی رات تھی، غمِ ہجر سے جو بھری رہی
مرے زرد لان پہ صبح تک، تری چاندنی سی دھری رہی

وہ بھٹک گیا، جو ستارہ تھا، وہ کدھر گیا؟ جو ہمارا تھا
نئے آسماں کے نصیب میں، وہی کہنہ در بدری رہی

وہی شام شام سے پیڑ تھے، وہی تارا تارا سی ٹہنیاں
وہی گونجتا ہوا آسماں، تری گونج جس میں بھری رہی

کوئی چاند ٹوٹ کے گر گیا، کوئی خواب جی میں بکھر گیا
مرے صبح کے در و بام پر، وہی شامِ غم نگری رہی

وہ طلائی سکہ کہ گھس گیا، مگر اپنی قدر نہ کھو سکا
گئی، لہجے میں جو کھنک سی تھی، تری بات پھر بھی کھری رہی

وہی زرد پتوں کا اِک ہجوم سا، سطر سطر میں گونج اُٹھا
مری حرف حرف اُجاڑ گود، مہِ صدا سے بھری رہی

کوئی عکسِ نورِ بسیط تھا، مرے ذہن و دِل پہ محیط تھا
رہا جب تلک کوئی سامنے، مرے ساتھ بے خبری رہی

نہ رہی تو حرف گری رہی، جو رہی تو نقش گری رہی
سو پسِ سخن، تری ہم سخن، مری شانِ بے ہنری رہی

VoiceOfLahore.com
وائس آف لاہور ڈاٹ کام
©voiceoflahore.com
© جملہ حقوق بحق ادارہ وائس آف لاہور ڈاٹ کام محفوظ ہیں۔

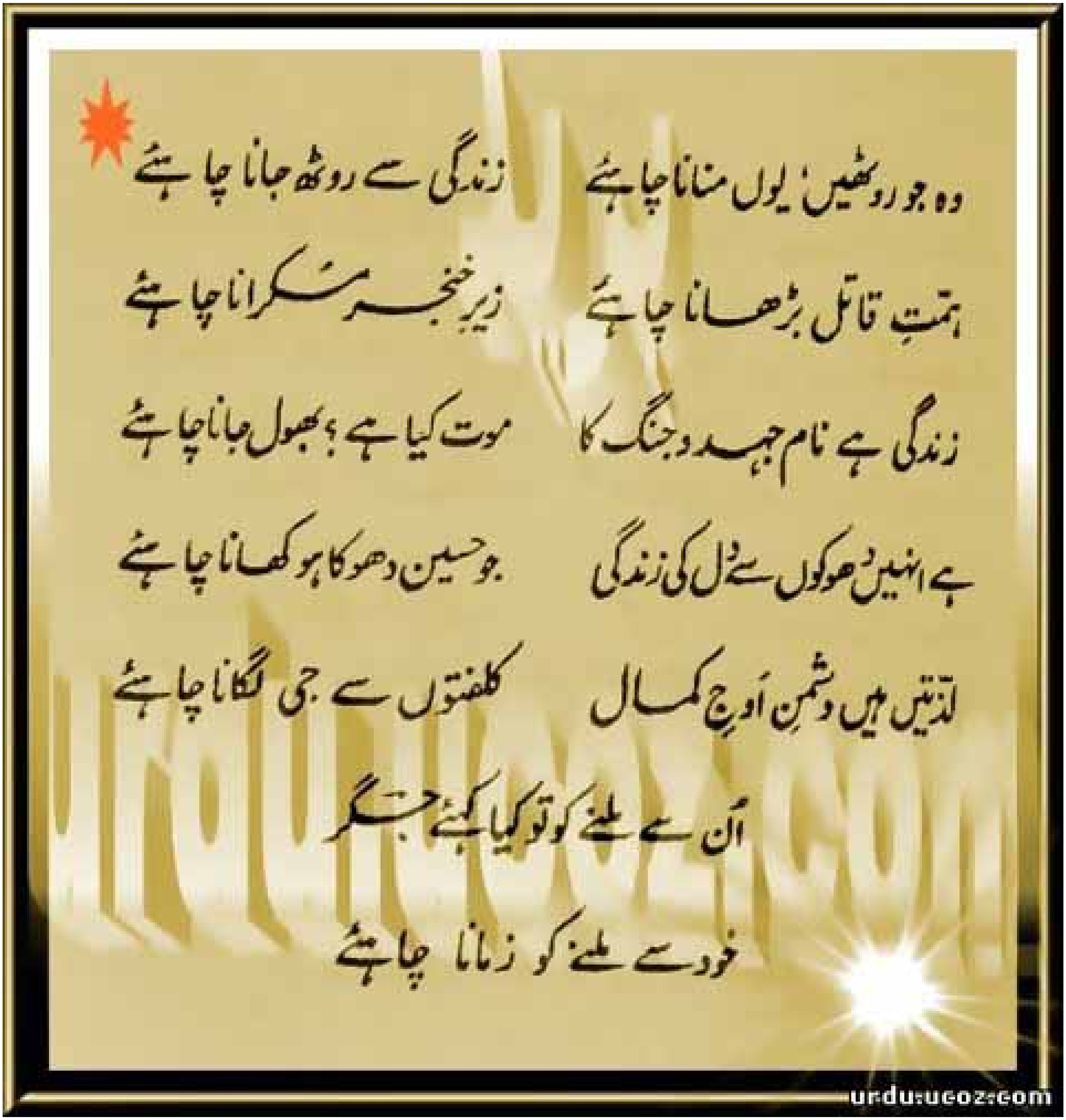
وہ جو روٹھیں یوں منانا چاہیئے
زندگی سے روٹھ جانا چاہیئے
ہمتِ قاتل بڑھانا چاہیئے
زیرِ خنجر مسکرانا چاہیئے
زندگی ہے نام جہد و جنگ کا
موت کیا ہے ؛ بھول جانا چاہیئے
ہے انہیں دھوکوں سے دل کی زندگی
جو حسین دھوکا ہو کھانا چاہیئے
لذتیں ہیں دشمنِ اوجِ کمال
کلفتوں سے جی لگانا چاہیئے
اُن سے ملنے کو تو کیا کہیئے جگر
خود سے ملنے کو زمانا چاہیئے
urdu.ucoz.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

غزل

قیصر عباس

چوکھی مار کے شاطر نکلا
رات کے غار سے سورج نکلا

کوئی ہمزاد تھا دروازے پہ
جب میں گھر چھوڑ کے باہر نکلا

ایک دوزخ تھی تہِ آبِ رواں
آگ میں جل کے سمندر نکلا

امن کی فاختہ اڑتی کیسے
وار ایسا تھا کہ شہپر نکلا

دھوپ حیراں تھی کہ بارش لے کر
خشک جنگل میں بھی جل تھل نکلا

اس خرابے میں تو مجھ سا کم ظرف
ہر تو مندار سے بہتر نکلا

عمر کی شام بھی آپہنچی تھی
جب تلک دل سے وہ ظالم نکلا

ایک چہرہ تھا تعاقب میں مرے
کب تری یاد سے قیصر نکلا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تج کیس گھنگرو والے، بادل پٹیاں سے کالے

تس جگ کے اجالے بجلیاں اٹھیاں گگن میں (ملا خیالی)

تج من تیرا کبوتر ہے تج ہوا میں حیراں

پھر پھر نکو اڑاتے دے پلکاں کی مار تیں (اشرفی)

وصل گر گشتہ پھر آکا یہ کتھاں غم نہ کیا

گھر ترا اسید کا ہوگا گلستاں غم نہ کیا (محمد قلی قطب شاہ)

طاقت نہیں دوری کی اب توں بیگ آمل رے پیا

تج بن منجے جینا بہوت ہوتا ہے مشکل رے پیا (وجہی)

ولیؔ کی شاعری میں یہ روایت کچھ دور تک چلتی ہے۔ جہاں ولی کی غزل میں اس طرح کے شعر ملتے ہیں:

مت غصے کے شعلے سوں جلتے کو جلاتی جا

تک مہر کے پانی سوں یہ آگ بجھاتی جا

تج چال کی قیمت سوں دل نئیں ہے مرا واقف

اے مان بھری چنچل تک بھاؤ بتاتی جا

لیکن آگے چل کر ولی کی زبان اور پیرایہ اظہار میں تبدیلی رونما ہوئی۔ شاید سفر دہلی اور شاہ سعداللہ گلشن کے مشورے سے فارسی غزل کے مطالعے کا اثر تھا۔ ولی نے فارسی غزل کی روایت کو اپنا لیا۔ ساتھ ہی انھوں نے فارسی لفظیات بھی اپنا لی۔ ولی کی غزلیہ شاعری میں ایسے مست سے شعر مل جاتے ہیں:

عیاں ہے ہر طرف عالم میں حسن بے حجاب اس کا

بغیر از دیدۂ حیراں نہیں جگ میں نقاب اس کا

زندگی جام عیش ہے لیکن   فائدہ کیا اگر مدام نہیں

سراج اورنگ آبادی کی شاعری میں دکنی اور فارسیت کے دونوں رنگ الگ الگ دکھائی دیتے ہیں۔ ان کی مشہور غزل کے یہ شعر ملاحظہ ہوں، جو فارسی روایت میں ڈوبی ہوئی ہے:

خبر تحیر عشق سن نہ جنوں رہا نہ پری رہی

نہ تو تو رہا نہ تو میں رہا جو رہی سو بے خبری رہی

چلی سمت غیب سے اک ہوا کہ چمن سرور کا جل گیا

مگر ایک شاخ نہال غم جسے دل کہیں سو ہری رہی

اور یہ اشعار قدیم دکنی غزل کی روایت سے قریب ہیں...

تصور تجھ بھواں کا اے صنم، سرن ہوا من کا

سدا دیول میں دیوا کام ہے ہر یک برہمن کا

نین کی پتلی میں اے سریجن تو مبارک مقام دستا

پلک پٹ کھول کر جو دیکھوں تو مجھ کو ماہ تمام دستا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

غزل

جیلیں بھرنے سے تحریک کبھی کچلی نہیں جاتی
اسلحوں کے زور پہ جنگیں کبھی جیتی نہیں جاتی

تمہیں کیا جھونک دو لوگوں کو میدان لڑائی میں
فوجوں کو بڑھا دینے سے بازی پلٹی نہیں جاتی

بموں کو جسم سے باندھے معصوم تیار بیٹھے ہیں
مایوسی میں مٹ جانے کی خواہش دیکھی نہیں جاتی

بنے ہو اپنے کیوں اپنے دشمن ذرا تو عقل سے کام لو
اتنی کم عقلی کسی قوم میں پائی نہیں جاتی

ہو جس شاخ پہ بیٹھے اسے تم کاٹتے کیوں ہو
پرانی عادتیں انسان کی بدلی نہیں جاتی

بے گناہوں کے خون کو جہاد کا نام دیتے ہو
مگر جنت اتنی آسانی سے تو پائی نہیں جاتی

تنویر تو رکھو ہمت اٹھا ہاتھ دعاؤں کا
جو نکلی ہو دعا دل سے کبھی خالی نہیں جاتی

تنویر سلیم

July 2007

www.iqbalkalmati.blogspot.com

یہ جو چہروں پہ لئے گردِ الم آتے ہیں
یہ تمہارے ہی پشیمانِ کرم آتے ہیں
اتنا کھل کر بھی نہ رو، جسم کی بستی کو بچا
بارشیں کم ہوں تو سیلاب بھی کم آتے ہیں
تو سنا تیری مسافت کی کہانی کیا ہے
میرے رستے میں تو ہر گام پہ خم آتے ہیں
خول چہروں پہ چڑھانے نہیں آتے ہم کو
گاوں کے لوگ ہیں ہم شہر میں کم آتے ہیں
وہ تو بیدل کوئی سوکھا ہوا پتا ہوگا
تیرے آنگن میں کہاں اُن کے قدم آتے ہیں

غزل ... یہ کیا عجیب راز ہے

یہ کیا عجیب راز ہے ، سمجھ سکوں تو بات ہے
نہ اب وُہ اُن کی بے رُخی ، نہ اب وُہ اِلتفات ہے

مری تباہیوں کا بھی فسانہ کیا فسانہ ہے
نہ بجلیوں کا تذکرہ نہ آشیاں کی بات ہے

یہ کیا سکوں ہے ؟ اِس سکوں میں کتنے اضطراب ہیں
یہ کس کا میرے سینے پر خنک سا ہات ہے

نگاہ میں بسا بسا ، نگاہ سے بچا بچا
رُکا رُکا ، کھچا کھچا ، یہ کون میرے سات ہے

چراغ بُجھ چکے ، پتنگے جل چکے ، سحر ہوئی
مگر ابھی مری جدائیوں کی رات ، رات ہے

مجید امجد ۔

17 دسمبر ، 1942 ۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

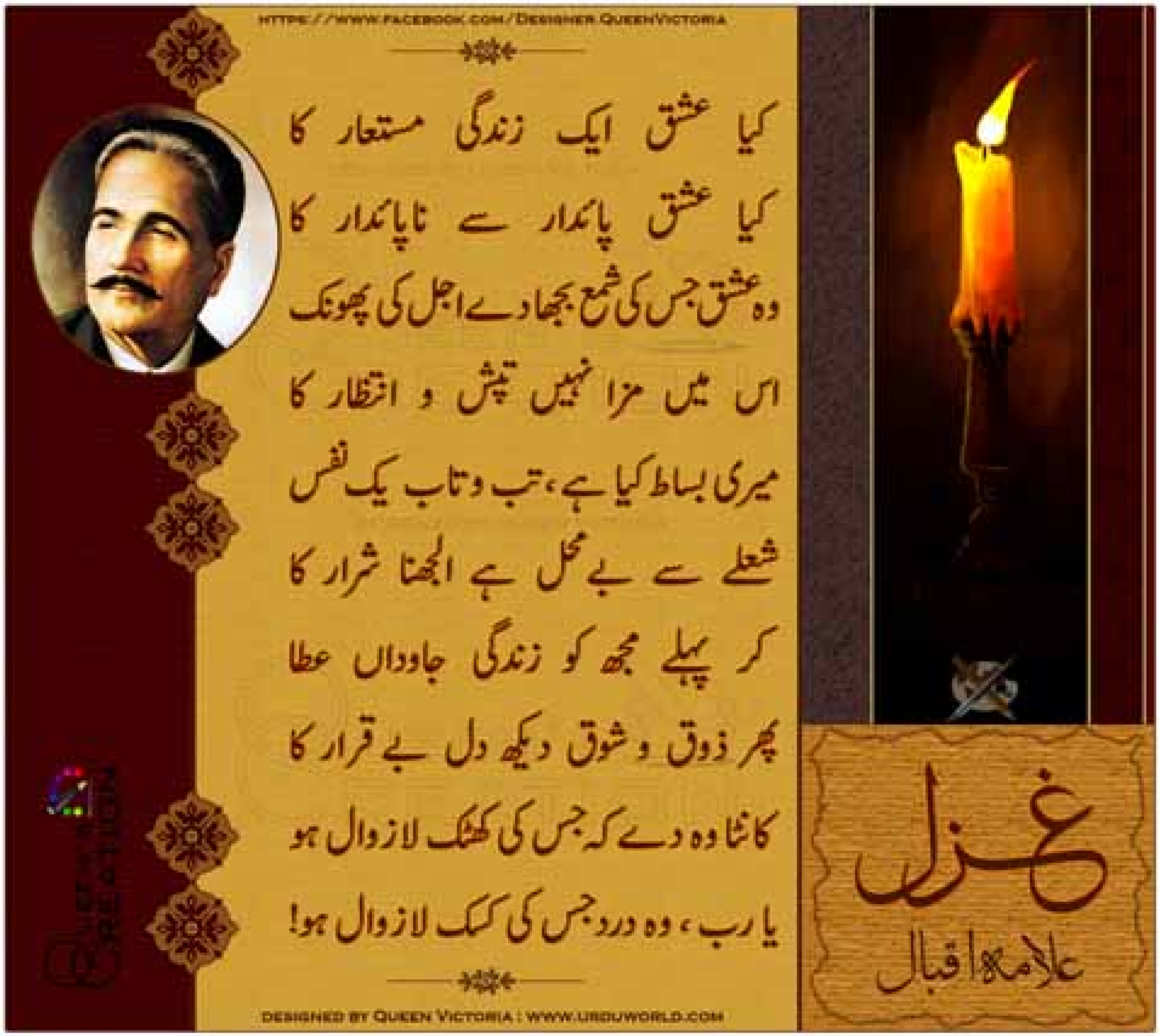

www.iqbalkalmati.blogspot.com

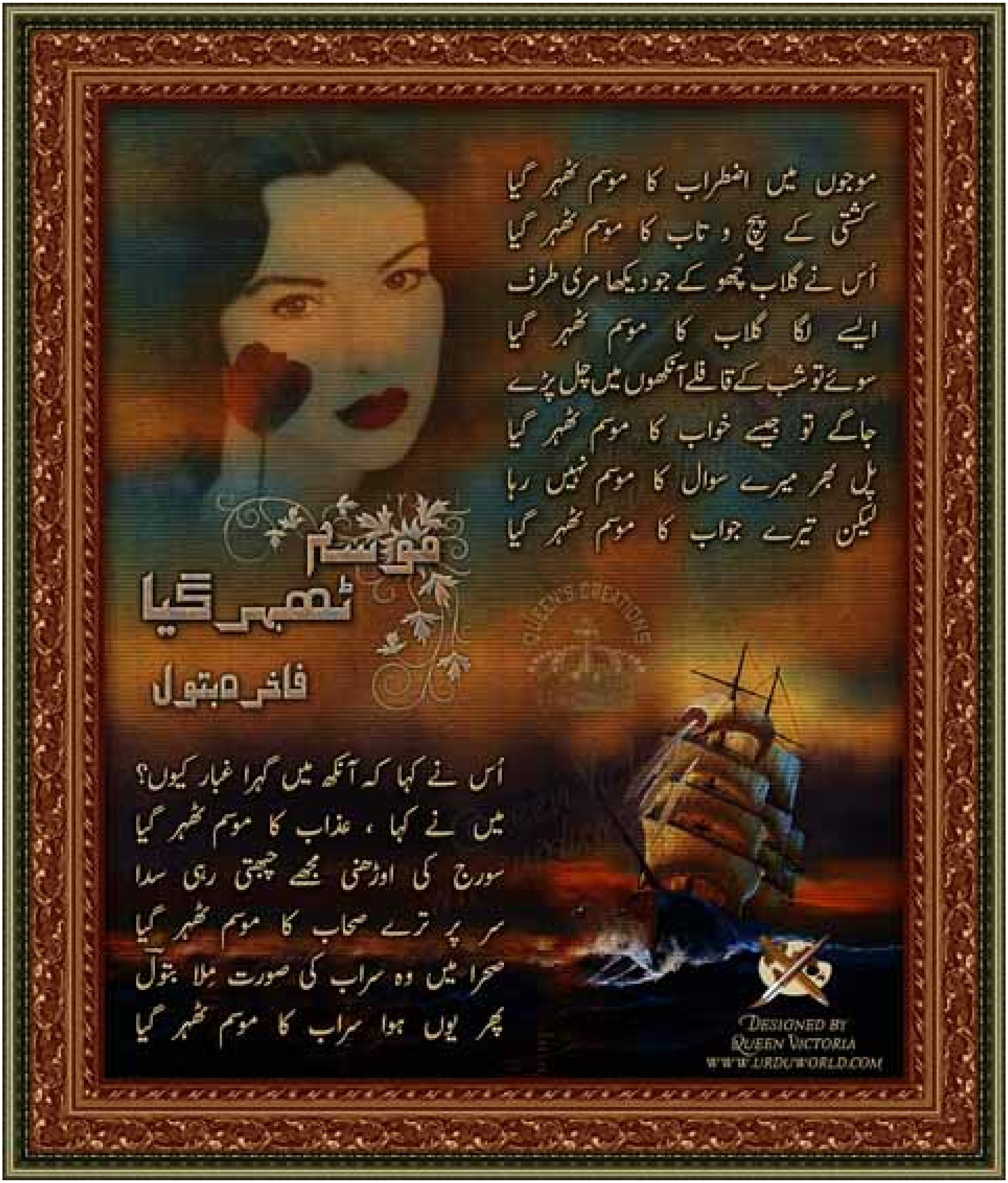

WWW.URDUWORLD.COM

غزل

چل مدح شاہ میں ہم بھی کریں خون دل کشید
سر پیچ و ہفت پارچہ مالائے مروارید

اب زور دست و بازوئے قاتل کا ذکر کیا
اہل قفس کے واسطے ہے قتل نو نوید

ہونے لگی ہے شہر میں ارزانی جمال
جیب طلب میں جب نہ رہی قوت خرید

واحسرتا کہ تنگی دامان آرزو
مژدہ کہ اہتمام دعائے ہلال عید

الجھا رہا ہے فکر و عمل کا معاملہ
یا راہ اہل بیت ہے یا بیعت یزید

کلیم احسان بٹ

DESIGNED BY QUEEN VICTORIA

www.iqbalkalmati.blogspot.com

غزل ۔ سعیدؔ

دل کی رفتار سے کیا باندھیں ارادہ اپنا
عمر تھوڑی ہے مگر عشق زیادہ اپنا

تجھ کو دیکھا ہے تو آنکھوں میں سمٹ آیا ہے
ورنہ یہ دل ہے سمندر سے کشادہ اپنا

ہم نے رشتوں کے وہ ناسُور نبھائے ہیں کہ بس
اب جو دشمن ہو وہ لگتا ہے زیادہ اپنا

تُو تو پھر جانِ زمانہ ہے ترا ذکر ہی کیا
یاد رہتا نہیں یاروں کو بھی وعدہ اپنا

ہم نے کر لی ہے لکیروں سے بغاوت ورنہ
ہر مسافر کو میسر نہیں جادہ اپنا

عشق بے مہر و ملاقات کہاں کھلتا ہے
دل لگایا ہے تو رکھ در بھی کشادہ اپنا

جانے کس کوہِ جنوں خیز کا پتھر ہے سعیدؔ
ضد پہ آ جائے تو بدلے نہ ارادہ اپنا

غزل

وحشتِ دل ہمیں آسان ہے یوں پہلے سے
کم ہے فرصت تو زیادہ ہے سکوں پہلے سے

کچھ ترے عشق نے دل کھول کے دیوانہ کیا
کچھ تو شامل تھا طبیعت میں جنوں پہلے سے

آنے والا بھی تری قدر سے ناواقف ہے
آ مرے دل تجھے برباد کروں پہلے سے

مدتوں بعد بہاروں کی خبر آئی ہے
خلقتِ شہر پشیمان ہے کیوں پہلے سے؟

خودسری سے مری ناراض ہے کیوں میرے خدا
سارا عالم ترے آگے ہے نگوں پہلے سے

مر مٹے ہم تو یہ ہنگامہ ہوا ہے، ورنہ
اک زمانہ تھا ترے زیرِ فسوں پہلے سے

کیا ڈبوئے گی مجھے موجِ غمِ یار سعید
میں کسی درد کی منجدھار میں ہوں پہلے سے

سعید

غزل

سعیدؔ۔ستمبر 2010

سفید گھر کی سیاہ چالوں کا سامنا ہے
سمجھ رہے تھے ہمیں اُجالوں کا سامنا ہے
بقا سمجھ کر فریب دستِ غنیم کھایا
لہو میں ڈوبے ہوئے نوالوں کا سامنا ہے
خدائے وحشت کے کارخانوں سے منسلک ہے
وطن کو مقتل شناس چالوں کا سامنا ہے
فلک بھی نالاں، زمیں بھی ناخوش، ہوا بھی دشمن
قدم قدم پہ نئے سوالوں کا سامنا ہے
فصیلِ ظلمت سے فصلِ آتش کے سانحے تک
سپاہِ شب کو خود اپنی چالوں کا سامنا ہے
مری تباہی سے میرا دشمن الگ نہیں ہے
اُسے بھی وحشت کے سو حوالوں کا سامنا ہے
سعیدؔ مانا بہت دنوں سے سُلگ رہے ہیں
ہمارے کل کو مگر اُجالوں کا سامنا ہے

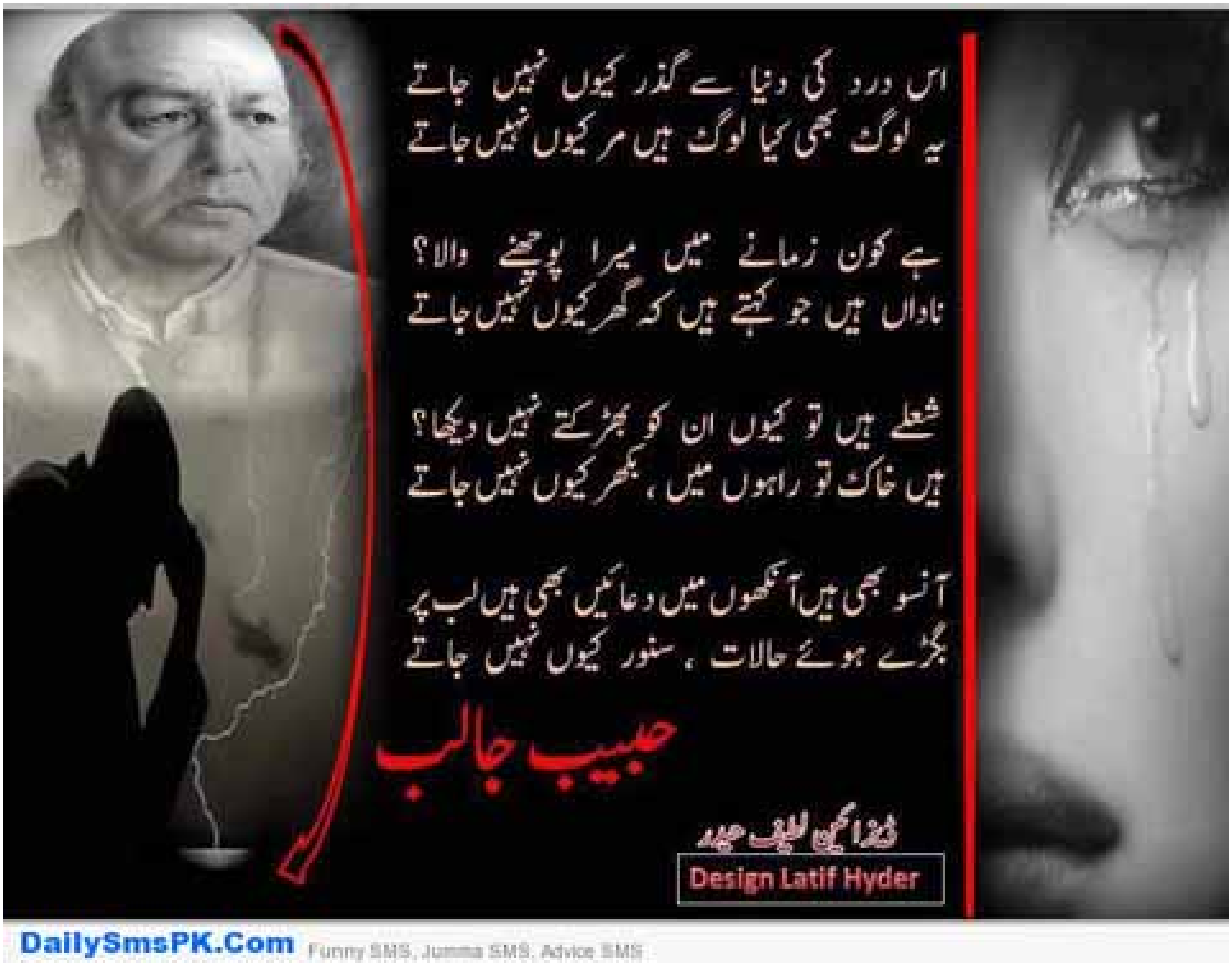
اس درد کی دنیا سے گذر کیوں نہیں جاتے
یہ لوگ بھی کیا لوگ ہیں مر کیوں نہیں جاتے

ہے کون زمانے میں میرا پوچھنے والا؟
ناداں ہیں جو کہتے ہیں کہ گھر کیوں نہیں جاتے

شعلے ہیں تو کیوں ان کو بھڑکتے نہیں دیکھا؟
ہیں خاک تو راہوں میں، بکھر کیوں نہیں جاتے

آنسو بھی ہیں آنکھوں میں دعائیں بھی ہیں لب پہ
بگڑے ہوئے حالات، سنور کیوں نہیں جاتے

حبیب جالب
Design Latif Hyder
DailySmsPK.Com
Funny SMS, Jumma SMS, Advice SMS

غزل

جب کوئی کلی صحن گلستان میں کھلی ہے
شبنم مری آنکھوں میں وہیں تیر گئی ہے

جس کی سرِ افلاک بڑی دھوم مچی ہے
آشفتہ سری ہے، مری آشفتہ سری ہے

اپنی تو اُجالوں کو ترستی ہیں نگاہیں
سورج کہاں نکلا ہے، کہاں صبح ہوئی ہے

بچھڑی ہوئی راہوں سے جو گزرے ہیں کبھی ہم
ہر گام پہ کھوئی ہوئی اک یاد ملی ہے

اِک عمر سنائیں تو حکایت نہ ہو پوری
دو روز میں ہم پر جو یہاں بیت گئی ہے

ہنسنے پہ نہ مجبور کرو ، لوگ ہنسیں گے
حالات کی تفسیر تو چہرے پہ لکھی ہے

ہر قدم گریزاں تھا، ہر نظر میں وحشت تھی
مصلحت پرستوں کی رہبری قیامت تھی

منزلِ تمنا تک کون ساتھ دیتا ہے
گردِ سعی لاحاصل ہر سفر کی قسمت تھی

آپ ہی بگڑتا تھا آپ من بھی جاتا تھا
اس گریز پہلوں کی یہ عجیب عادت تھی

اس نے حال پوچھا تو یاد ہی نہ آتا تھا
کس کو کس سے شکوہ، کس سے کیا شکایت تھی

دشت میں ہواؤں کی بے رخی نے مارا ہے
شہر میں زمانے کی پوچھ گچھ سے وحشت تھی

یوں تو دن دیہاڑے بھی لوگ لوٹ لیتے ہیں
لیکن ان نگاہوں کی اور ہی سیاست تھی

ہجر کا زمانہ بھی کیا غضب زمانہ تھا
آنکھ میں سمندر تھا دھیان میں وہ صورت تھی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

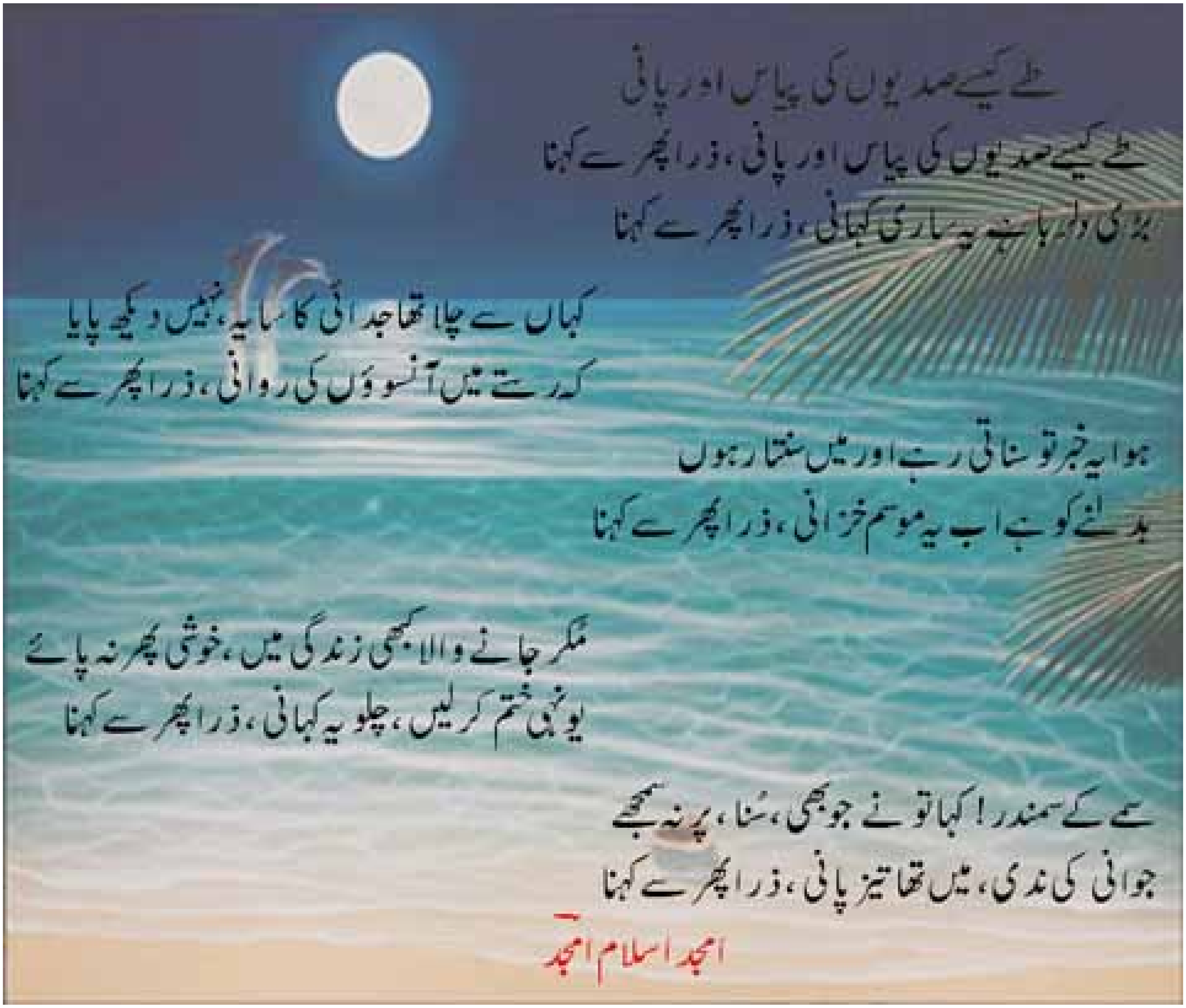

www.iqbalkalmati.blogspot.com

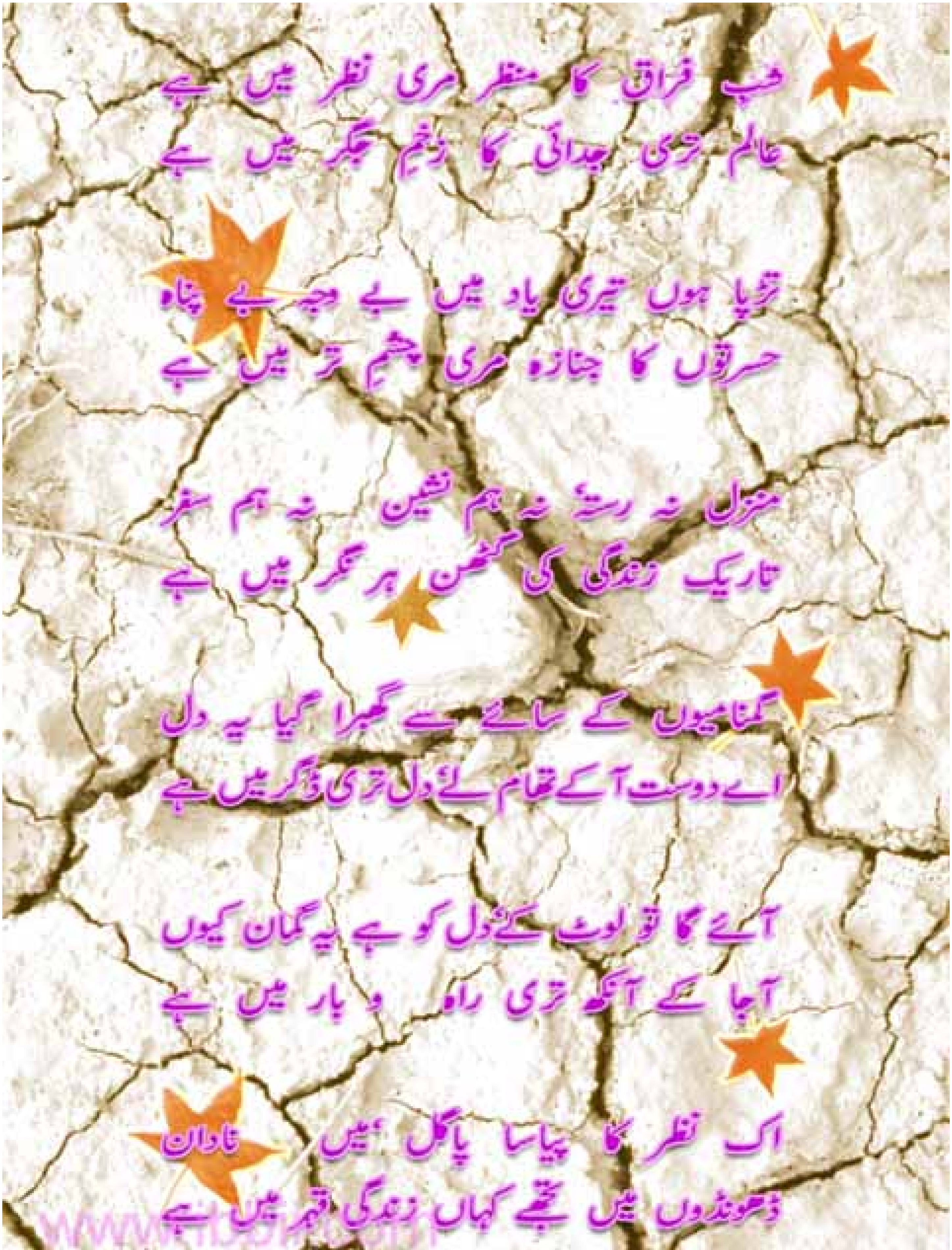

سب کو دِل کے داغ دکھائے ایک تجھی کو دکھا نہ سکے
تیرا دامن دور نہیں تھا، ہاتھ ہمیں پھیلا نہ سکے

تو اے دوست کہاں لے آیا چہرہ یہ خورشید جمال
سینے میں آباد کریں گے، آنکھوں میں تو سما نہ سکے

نا تجھ سے کچھ ہم کو نسبت، نا تجھ کو کچھ ہم سے کام
ہم کو یہ معلوم تھا لیکن دِل کو یہ سمجھا نہ سکے

اب تجھ سے کِس منہ سے کہہ دیں سات سمندر پار نہ جا
بیچ کی اِک دیوار بھی ہم تو پھاند نہ پائے ڈھا نہ سکے

من پاپی کی اُجڑی کھیتی سوکھی کی سوکھی ہی رہی
اُمڈے بادل، گرجے بادل، بوندیں دو برسا نہ سکے

IT Dunya

Ibn-e-Ensha

www.iqbalkalmati.blogspot.com

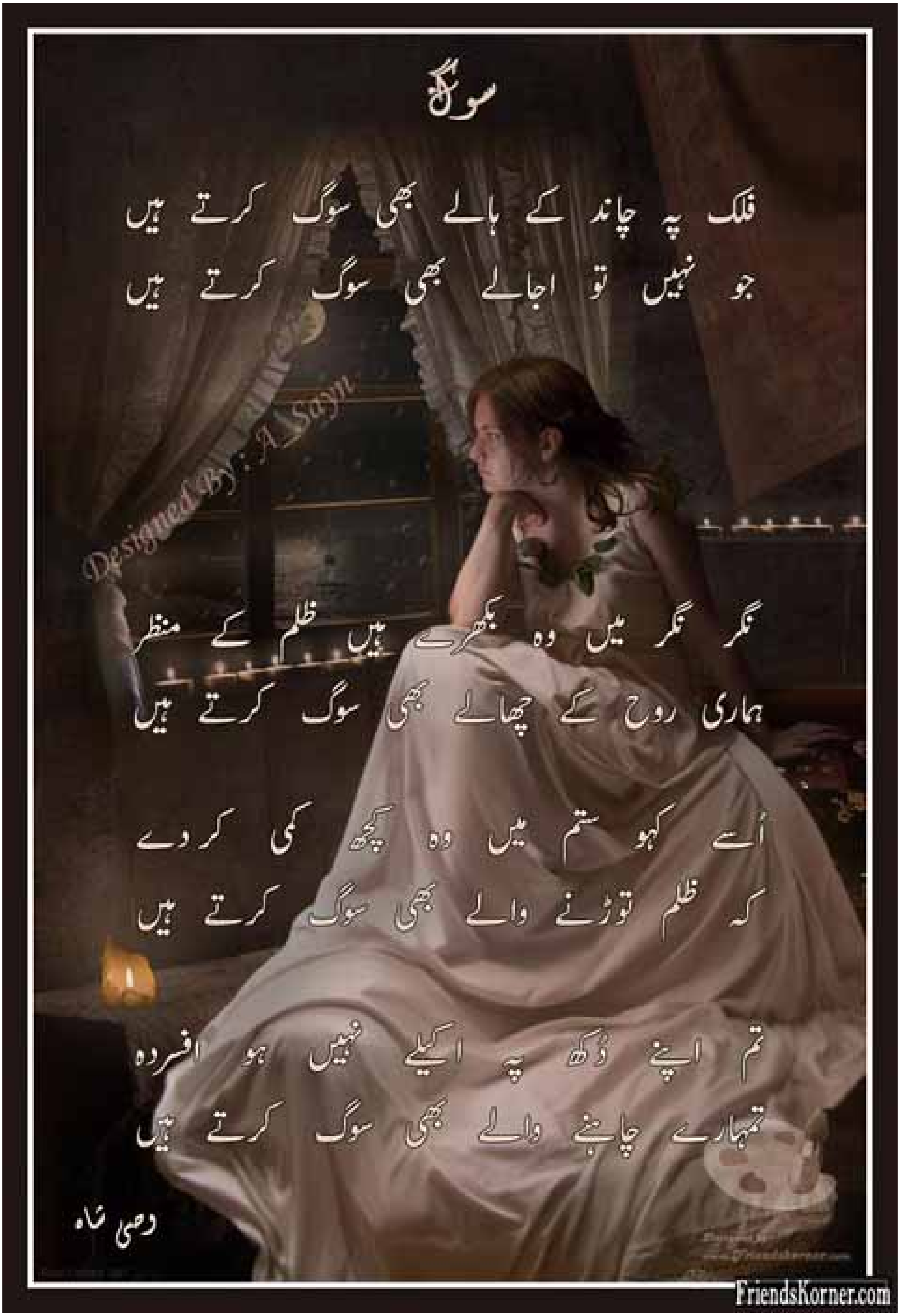

www.iqbalkalmati.blogspot.com

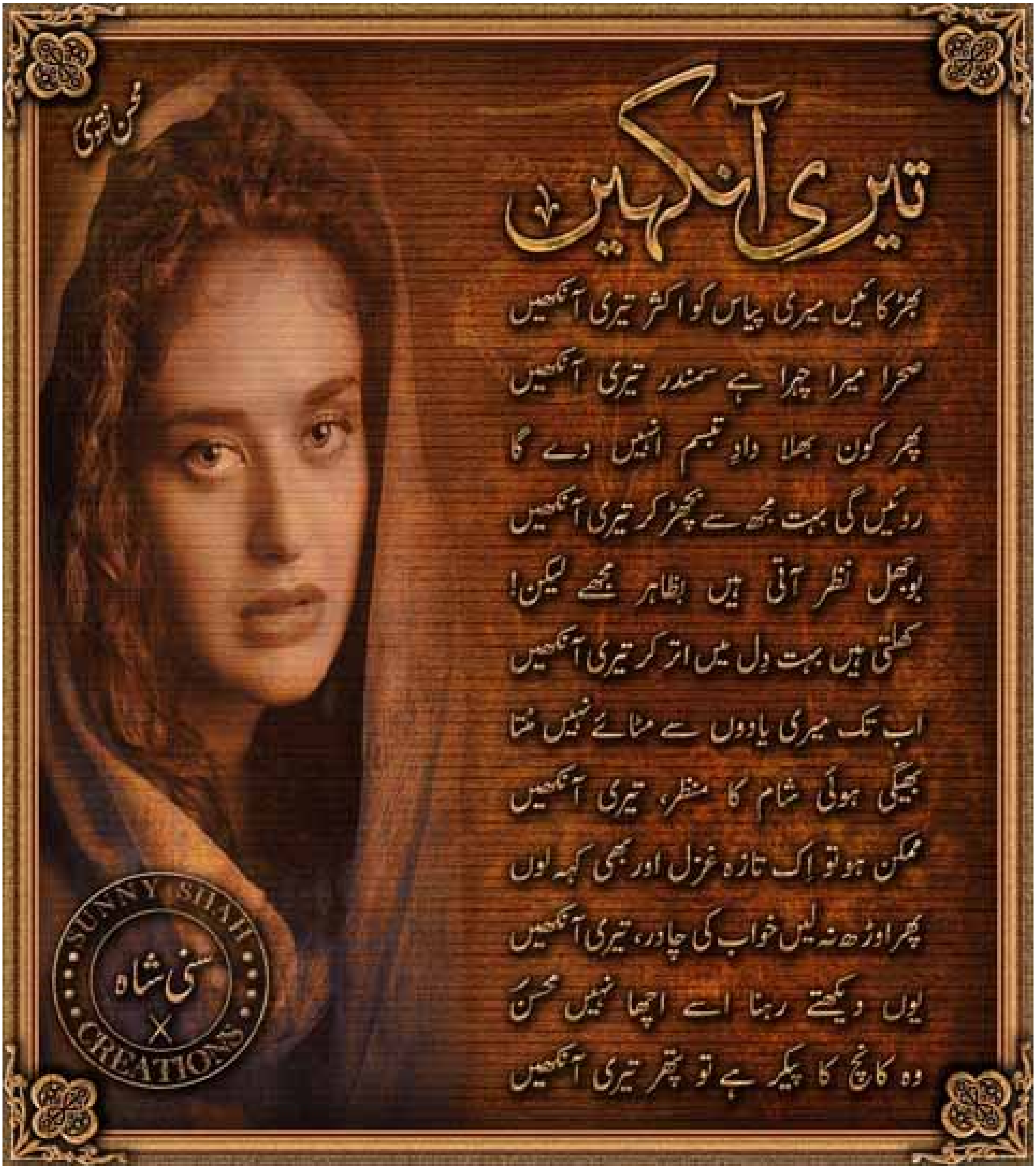

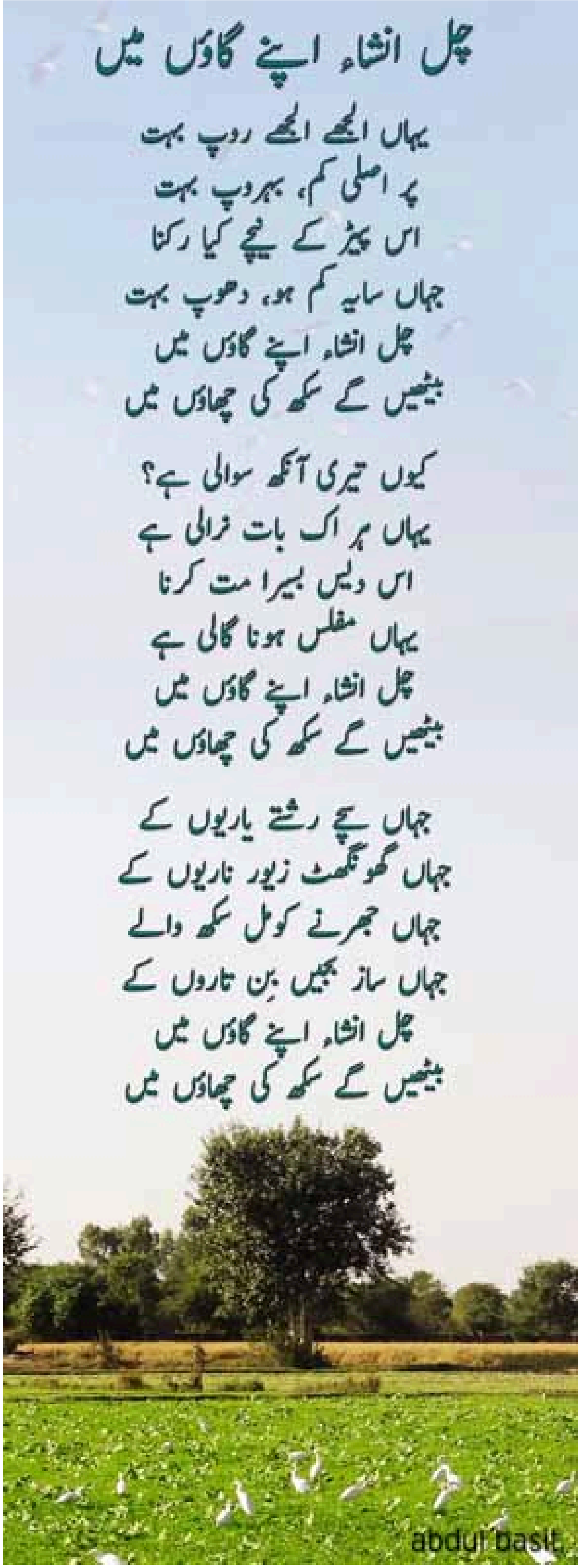
چل انشاء اپنے گاؤں میں
یہاں اُلجھے اُلجھے روپ بہت
پر اصلی کم، بہروپ بہت
اس پیڑ کے نیچے کیا رکنا
جہاں سایہ کم ہو، دھوپ بہت
چل انشاء اپنے گاؤں میں
بیٹھیں گے سکھ کی چھاؤں میں
کیوں تیری آنکھ سوالی ہے؟
یہاں ہر اک بات نرالی ہے
اس دیس بسیرا مت کرنا
یہاں مفلس ہونا گالی ہے
چل انشاء اپنے گاؤں میں
بیٹھیں گے سکھ کی چھاؤں میں
جہاں سچے رشتے یاریوں کے
جہاں گھونگھٹ زیور ناریوں کے
جہاں جھرنے کومل سکھ والے
جہاں ساز بجیں بن تاروں کے
چل انشاء اپنے گاؤں میں
بیٹھیں گے سکھ کی چھاؤں میں
abdul basit

غزل
ابنِ انشاء

دل عشق میں بے پایاں ، سودا ہو تو ایسا ہو
دریا ہو تو ایسا ہو ، صحرا ہو تو ایسا ہو
ہم سے نہیں رشتہ بھی ، ہم سے نہیں ملتا بھی
ہے پاس وہ بیٹھا بھی ، دھوکہ ہو تو ایسا ہو
دریا بہ حباب اندر ، طوفاں بہ سحاب اندر
محشر بہ حجاب اندر ، ہونا ہو تو ایسا ہو
وہ بھی رہا بیگانہ ، ہم نے بھی نہ پہچانا
ہاں ، اے دل دیوانہ ، اپنا ہو تو ایسا ہو
ہم نے یہی مانگا تھا ، اس نے یہی بخشا ہے
بندا ہو تو ایسا ہو ، داتا ہو تو ایسا ہو
اس دور میں کیا کیا ہے ، رسوائی بھی ، لذت بھی
کانٹا ہو تو ایسا ہو ، چبھتا ہو تو ایسا ہو
اے قیس جنوں پیشہ ، انشاء کو کبھی دیکھا
وحشی ہو تو ایسا ہو ، رسوا ہو تو ایسا ہو

Ashq e Mehi
www.friendskorner.com

Sadurdupoetry.com
غزل
جانے کیوں شکست کے عذاب لیے پھرتا ہوں
میں کیا ہوں ہر کیا حواب لیے پھرتا ہوں
اُس نے اک بار کیا تھا سوالِ محبت
میں ہر لمحہ وفا کا جواب لیے پھرتا ہوں
اُس نے پوچھا کب سے نہیں سوئے
میں تب سے جاگی ہوئی راتوں کا حِساب لیے پھرتا ہوں
اُس کی حواہش تھی کہ میری آنکھوں میں پانی دیکھے
میں اُس وقت سے آنسوئوں کے سیلاب لیے پھرتا ہوں
افسوس یہ کہ پھر بھی وہ میرا نہ ہوا
میں جس کی آرزو کی کتابل لیے پھرتا ہوں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

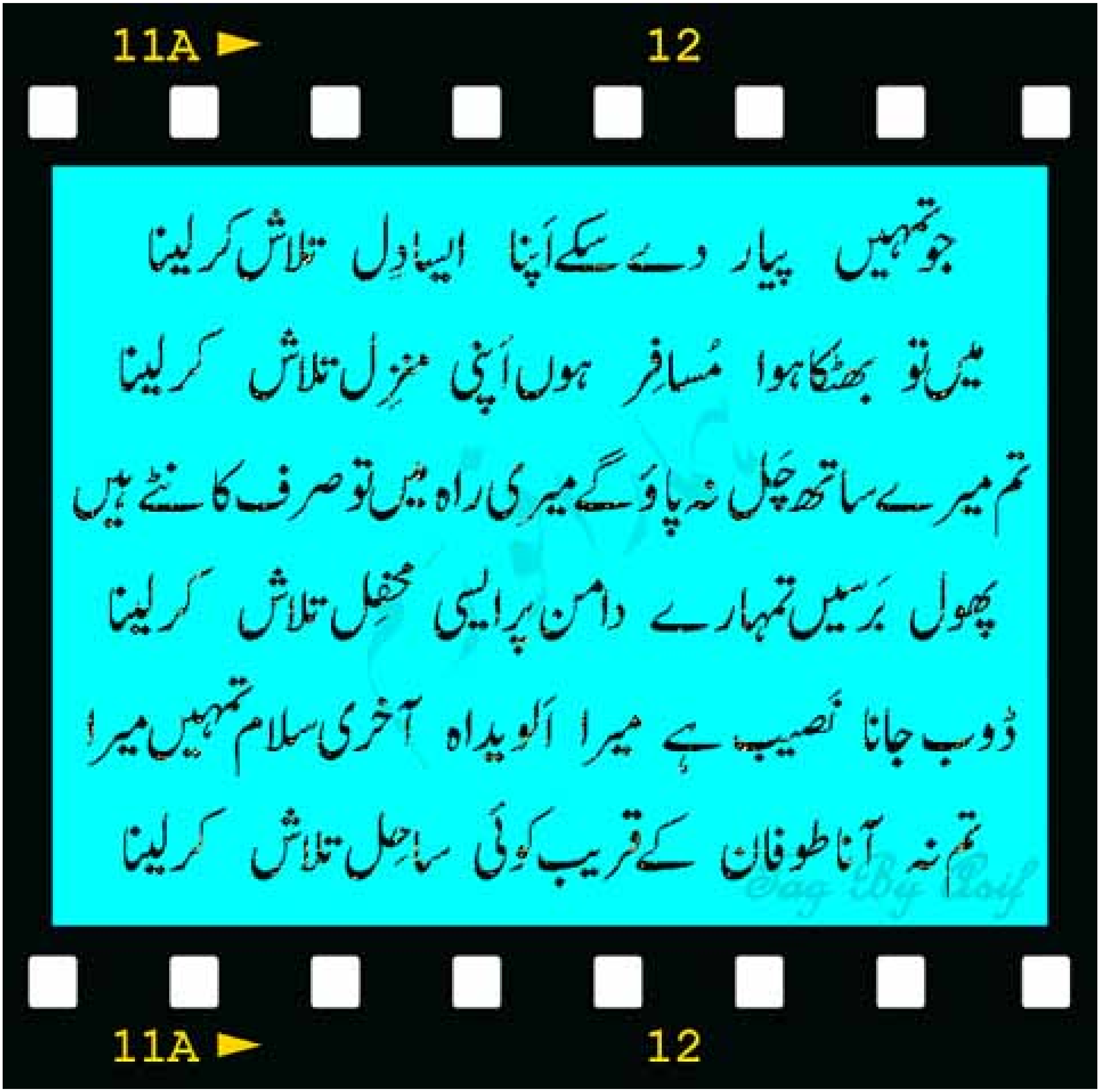
11A ► 12
جو تمہیں پیار دے سکے اپنا ایسا دِل تلاش کرلینا
میں تو بھٹکا ہوا مُسافِر ہوں اپنی منزِل تلاش کرلینا
تم میرے ساتھ چل نہ پاؤ گے میری راہ میں تو صرف کانٹے ہیں
پھول برسیں تمہارے دامن پر ایسی محفِل تلاش کرلینا
ڈوب جانا نصیب ہے میرا الوداع آخری سلام تمہیں میرا
تم نہ آنا طوفان کے قریب کوئی ساحِل تلاش کرلینا
11A ► 12

www.iqbalkalmati.blogspot.com

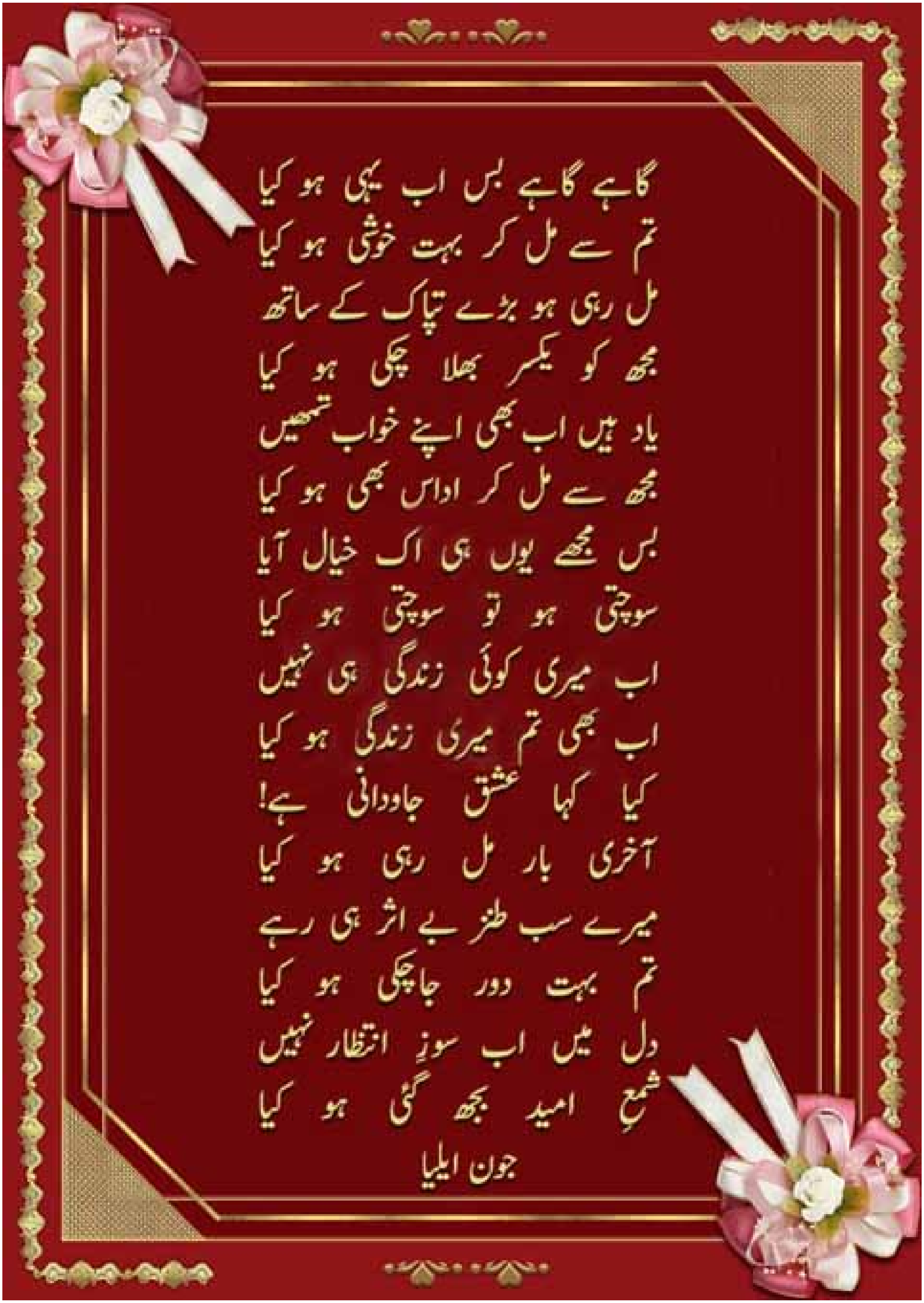

www.iqbalkalmati.blogspot.com

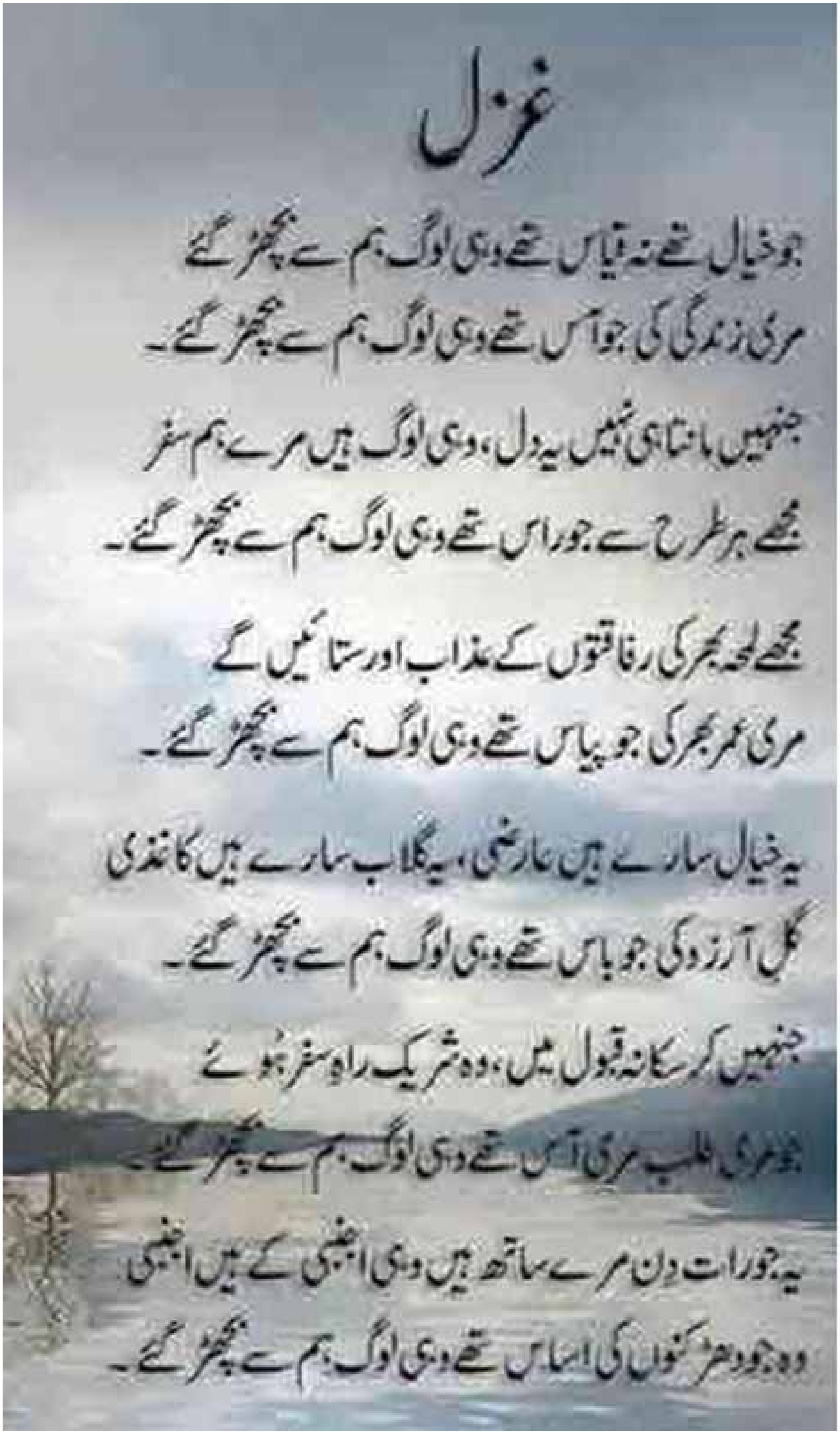

www.iqbalkalmati.blogspot.com

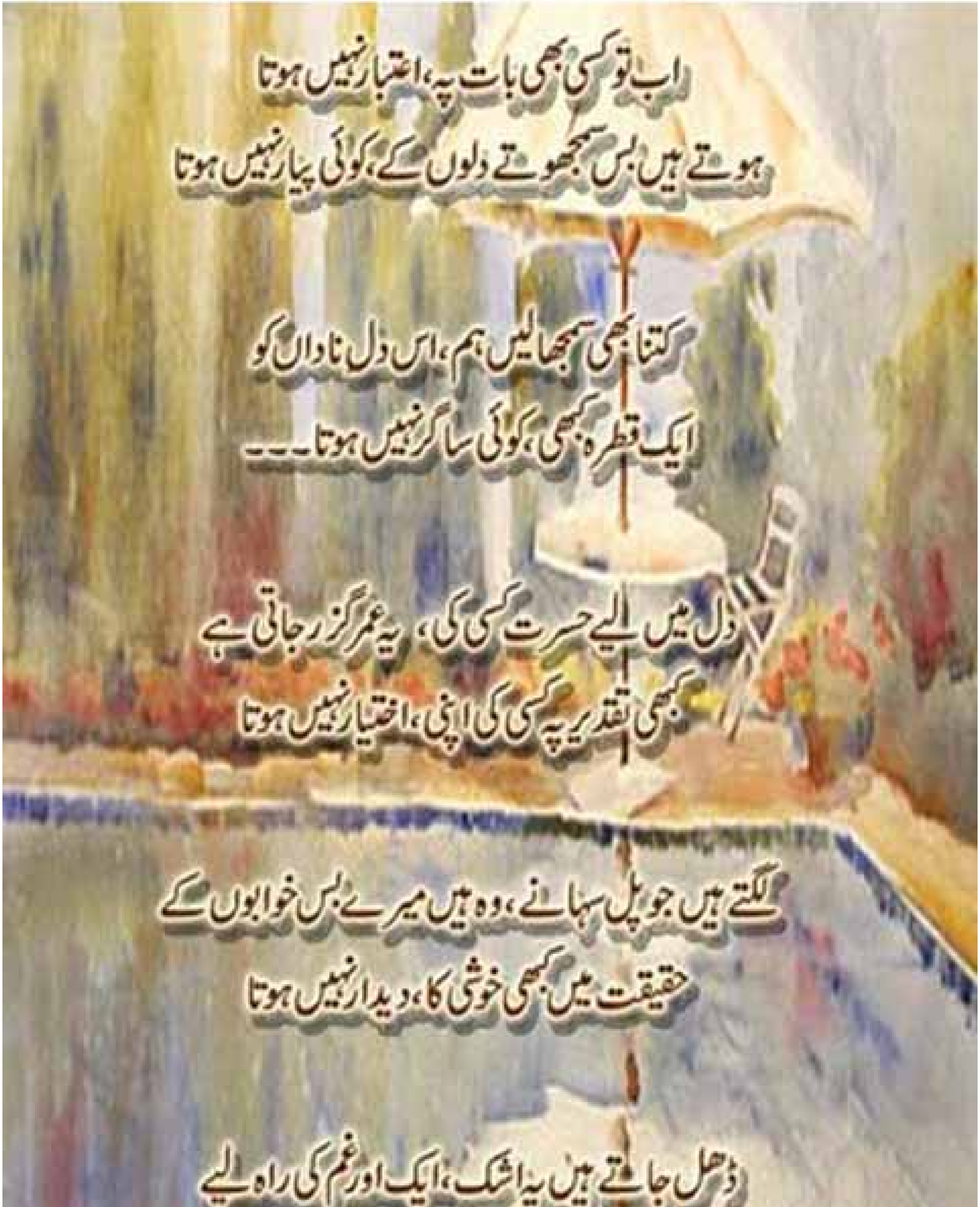

لہو والے ہتھ
جدوں دا اوس دا ویا ہویا اے
اج اوہ مڑ کے آئی اے
جیویں کوئی وچھڑی روح
اسانوں اُڑ کے آئی اے
شاماں ویلے سب توں لُک کے
دروازے دال آندی اے
لکھ سمجھاؤ فیر کی ہویا
فیر دی روندی جاندی اے
روندیاں روندیاں چج دے پچھوں
رنگلے ہتھ دکھاندی اے
منیر نیازی
http://ibbii.wordpress.com

کنگن

کاش میں تیرے حسیں ہاتھ کا کنگن ہوتا
تو بڑے پیار سے چاؤ سے مان کے ساتھ
اپنی نازک سی کلائی میں چڑھاتی مجھ کو
اور بے تابی سے فرقت کے خزاں لمحوں میں
تو کسی سوچ میں ڈوبی جو گھماتی مجھ کو
میں تیرے ہاتھ کی خوشبو سے مہک سا جاتا
جب کبھی موڈ میں آکر مجھے چوما کرتی
تیرے ہونٹوں کی میں حدت سے میں دہک سا جاتا
رات کو جب بھی تو نیندوں کے سفر پر جاتی
مرمریں ہاتھ کا ایک تکیہ بنایا کرتی
میں تیرے کان سے لگ کر کئی باتیں کرتا
تیری زلفوں کو تیرے گال کو چوما کرتا
جب بھی تو بند قبا کھولنے لگتی جاناں
اپنی آنکھوں کو تیرے حسن سے خیرہ کرتا
مجھ کو بے تاب سا رکھتا تیری چاہت کا نشہ
میں تیری روح کے گلشن میں مہکتا رہتا
میں تیرے جسم کے آنگن میں کھنکتا رہتا
کچھ نہیں تو یہ ہی بے نام سا بندھن ہوتا
کاش میں تیرے حسیں ہاتھ کا کنگن ہوتا

وصی شاہ

Rarepoetry.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com